خواتینِ اسلام کیلئے ضروری دینی مسائل اور نصیحتوں پر مشتمل ایک لاجواب کتاب

ایک ولیِ کامل کے قلم سے

تعلیمُ النِّساء

تصنیفِ لطیف

حضورِ اعلیٰ، فانی فی اللہ، باقی باللہ

سلطان العلماء، زبدۃ الاتقیاء، خواجۂ خواجگان

حضرت خواجہ عبید اللہ ملتانی الچشتی القادری
نوَّرَ اللہُ تعالیٰ مَرقَدہٗ

(المعروف پیر خاصے والے)

(۱۲۱۹ھ-۱۳۰۵ھ)

مترجم استاذ العلماء، حضرت علامہ مولانا

مفتی میاں محمد عبد العلی صاحب مدظلہ العالی

سجادہ نشین خانقاہِ عبیدیہ رحمانیہ ملتان

ناشر مکتبہ "فیضانِ سنت"

نزد پیپل والی مسجد اندرون بوہڑ گیٹ ملتان 0306-7305026

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

خواتینِ اسلام کیلئے ضروری دینی مسائل اور نصیحتوں پر مشتمل ایک لاجواب کتاب

ایک ولیِ کامل کے قلم سے

تعلیمُ النِّساء

تصنیفِ لطیف

حضورِ اعلیٰ، فانی فی اللہ، باقی باللہ

سلطان العلماء، زبدۃ الاتقیاء، خواجہ خواجگان

حضرت خواجہ عبید اللہ ملتانی الچشتی القادری

نوَّرَ اللّٰہُ تعالیٰ مَرقَدَہ'

(المعروف پیر خاصے والے)

(۱۲۱۹ھ۔۱۳۰۵ھ)

مترجم: استاذ العلماء، حضرت علامہ مولانا

مفتی میاں محمد عبد العلی صاحب مدظلہ العالی

سجادہ نشین خانقاہِ عبیدیہ رحمانیہ ملتان

ناشر: مکتبہ ''فیضانِ سنت'' اندرون بوہڑ گیٹ ملتان

رابطہ: 0306-7305026, 0311-1958386

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب:	تعلیمُ النساء
مصنف:	حضرت خواجہ عبید اللہ ملتانی رحمہ اللہ تعالیٰ
مترجم:	مفتی میاں محمد عبد العلی مدظلہ العالی
نظرِ ثانی:	خواجہ محمد عادل صاحب مدظلہ العالی
تخریج:	مولانا محمد سجاد علی مراد آبادی
تسہیل:	حافظ محمد ریحان احمد قادری عطاری
ناشر:	محمد مطلوب احمد رضا عطاری
اشاعت اول:	جمادی الاولیٰ 1437ھ
تعداد:	1100
قیمت:	100 روپے

ملنے کے پتے

ضیاء القران پبلی کیشنز لاہور، شبیر برادرز 40 زبیدہ سنٹر لاہور، مکتبہ امام احمد رضا کری روڈ راولپنڈی، اویسی بک سٹال گوجرانوالہ، مسلم کتابوی دربار مارکیٹ لاہور، مکتبہ اعلیٰ حضرت دربار مارکیٹ لاہور، فرید بک سٹال اردو بازار لاہور، مکتبہ برکات المدینہ کراچی، مکتبہ غوثیہ ہول سیل پرانی سبزی منڈی کراچی، اکبر بک سیلرز اردو بازار لاہور، مکتبہ مہریہ کاظمیہ نیو ملتان،

فہرست

حمدِ باری تعالیٰ ---------- 11

نعتِ رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ---------- 14

منقبت ---------- 16

افتتاحیہ ---------- 21

ترجمہ اصل کتاب ---------- 27

علمِ دین حاصل کرنا ضروری ہے اور ہر مسلمان پر فرض ہے -- 27

دینی تعلیم کے فوائد ---------- 28

دین نہ سیکھنے کا نقصان ---------- 28

بری عورتوں کی مثال ---------- 28

نیک عورتوں کی مثال ---------- 29

والدین پر بچوں کو احکامِ شرع کی تعلیم دینا فرض ہے ----- 31

بچوں کی تربیت میں عورت کا کردار ---------- 31

دنیا پر آخرت کو ترجیح دینی چاہئے ---------- 31

ازواجِ مطہرات کی پیروی کریں ---------- 32

ایمان والے مرد و خواتین کی بہترین صفات ---------- 33

اپنی نگاہوں کی حفاظت کریں ---------- 34

ایک دوسرے کا مذاق نہ اڑائیں ---------- 35

بیٹیوں اور دیگر افراد سے حسنِ سلوک کی تلقین ---------- 36
نیکی اور گناہ کی معرفت ضروری ہے ---------- 38
عورتوں کو علمِ دین حاصل کرنا چاہئے ---------- 39
شوہر کے حقوق کا خیال رکھنا ضروری ہے ---------- 39
مصیبت پر صبر اور اس کا اجر ---------- 41
بخار کی برکت ---------- 42
خیرات کرنے کی ترغیب ---------- 42
حسنِ معاشرت کی تلقین ---------- 43
غریبوں کا خیال رکھنا چاہئے ---------- 44
افضل خواتین کا ذکرِ خیر ---------- 44
مہمان نوازی کی برکت ---------- 45
اہلِ بیت اطہار کا ایثار ---------- 46
دنیا کا بہترین اسباب ---------- 48
صبر مصیبت کے شروع میں ہوتا ہے ---------- 48
عبادت سے گناہ مٹ جاتے ہیں ---------- 49
غیبت کی تباہ کاری ---------- 49
مفلس کون؟ ---------- 50
نوحہ کی ممانعت ---------- 51
نماز کی فضیلت ---------- 52

تسبیحاتِ فاطمہ کی فضیلت ---------- 52
پانچ انمول موتی ---------- 53
تین کبیرہ گناہ ---------- 54
حضرت علی کو دوسرا نکاح منع فرمادیا ---------- 55
اولین و آخرین سے زیادہ ثواب ---------- 55
رشتہ داروں پر خیرات کا ثواب سب سے زیادہ ہے ---------- 56
اللہ کے ذکر کی برکت ---------- 56
منافق کی علامتیں ---------- 56
حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت ایمان کی جان ہے ---------- 57
ہمسائے کے حقوق کی اہمیت ---------- 57
غسلِ حیض کا طریقہ ---------- 57
اے ابراھیم! ہم تمہارے فراق پر انتہائی غمگین ہیں ---------- 58
والدین کی اہمیت ---------- 58
خالہ ماں کی جگہ ہے ---------- 59
جنت کی نعمتیں ---------- 59
نمازوں کے اوقات کی تفصیل ---------- 60
قبر میں صرف اعمال ساتھ جائیں گے ---------- 61
قیامت والے دن بزرگوں کی خدمت کام آجائے گی ---------- 61
انسان کا اصل مال ---------- 61

افضل صدقہ اپنوں پر ہے ---------- 62
کامل خواتین ---------- 63
نماز کے آداب ---------- 63
جنت کس کو ملے گی ---------- 63
جانوروں پر ظلم کا انجام ---------- 64
جنت میں غریبوں کی اکثریت ہوگی ---------- 64
اے عائشہ! میں تمہارے لئے ابو زرع کی طرح ہوں ---------- 64
چھوٹی بچی پر شفقت ---------- 68
میت پر نوحہ کی ممانعت ---------- 68
مریض کی نماز ---------- 69
حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا معجزہ ---------- 69
نیک عورت کی جزا ---------- 70
شوہر کی فرمانبرداری کی تاکید ---------- 70
میت نہلانے کے آداب ---------- 71
شوہر کے مال میں سے کچھ لینا کیسا؟ ---------- 72
فوتگی پر پڑھی جانے والی دعا ---------- 72
آخرت کی فکر کرو ---------- 72
کھانے کی چیزیں ڈھک کر رکھنی چاہئیں ---------- 73
انتہائی بڑھاپے سے پناہ مانگنا ---------- 73

صبح کی نماز کی اہمیت ---------- 73
رب کو یاد کرو ---------- 74
گلے میں درد کا علاج ---------- 74
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فضیلت ---------- 75
رضاعی رشتے کی حرمت ---------- 75
غیب کی پانچ کنجیاں ---------- 76
جہنم کی آگ کی تپش ---------- 76
قیامت قریب ہے ---------- 77
انسان اور اس کی موت کی تمثیل ---------- 77
توکل اور غیبی رزق ---------- 78
چند احادیثِ قدسیہ ---------- 78
روزے کی فضیلت پر چند روایات ---------- 80
بیماری بخشش کا ذریعہ ہے ---------- 81
شان و عظمت اولیاء ---------- 81
لوگوں کے ساتھ بھلائی کا اخروی انعام ---------- 81
مقامِ بندگی وشانِ خداوندی ---------- 82
میں تمام بادشاہوں کا بادشاہ ہوں ---------- 84
خواتین کے لئے ضروری فقہی مسائل ---------- 84
حیض اور استحاضہ کے مسائل ---------- 85

خونِ استحاضہ کی اقسام ---------- 88

استحاضہ کے احکام ---------- 89

حیض کے دنوں میں روزے کے مسائل ---------- 91

طہر کی کم سے کم مدت ---------- 92

نفاس کے احکامات ---------- 92

ایامِ حیض کو یاد رکھیں ---------- 96

خون حیض کے رنگ ---------- 97

حائضہ اور نفاس والی کے لیے یہ کام منع ہیں ---------- 97

حاملہ، مرضعہ اور حیض ونفاس والی عورت کے فضائل ---------- 98

استحاضہ کے چند اسباب ---------- 98

مستحاضہ اور ضالہ ---------- 99

مبتدئہ کے احکام ---------- 99

نفاس کب شروع ہوتا ہے ---------- 102

دورانِ زچگی بھی نماز معاف نہیں ---------- 103

حالتِ حیض میں حفظِ اوقات اور ذکر کے فضائل ---------- 103

عدت کے فضائل ومسائل ---------- 105

طلاق کے مسائل ---------- 106

طلاقِ صریح ---------- 107

طلاق کنایہ ---------- 108

بیوی کو طلاق کا اختیار دینا ---------- 108

طلاق کے بعد دوسری طلاق کا حکم ---------- 110

طلاقِ رجعی سے رجوع کا طریقہ ---------- 110

طلاقِ بائن کے بعد نکاح لازم ہے ---------- 110

تین طلاقوں کا حکم ---------- 111

ایلاء کا بیان ---------- 111

طلاق کی اقسام ---------- 112

احسن طلاق ---------- 112

مسنون اور حسن طلاق ---------- 113

طلاقِ بدعت ---------- 113

خلع کے مسائل ---------- 113

طلاق کے کچھ مزید متفرق مسائل ---------- 114

اکراہ اور جبر کی طلاق ---------- 115

نشے میں طلاق ---------- 116

طلاق کی کچھ مزید صورتیں ---------- 116

مسائلِ نکاح ---------- 119

اصیل، ولی اور وکیل کسے کہتے ہیں ---------- 120

ان عورتوں کا بیان جن سے نکاح حرام ہے ---------- 122

متعہ جائز نہیں ---------- 122

حق مہر کے احکام ---------------------- 123
خلوتِ صحیحہ کسے کہتے ہیں ---------------------- 123
رضاعت کے مسائل ---------------------- 123
تعددِ نکاح کے کچھ مسائل ---------------------- 127
نان نفقہ کے مسائل ---------------------- 128
وہ چیزیں جن کو دفن کرنے کا حکم ہے ---------------------- 131
عورتوں کے چند مخصوص احکامات ---------------------- 131
کچھ روزمرہ کے آداب ---------------------- 133

وچ ملتان دے ہن ٹکانے
یا وت رہندے وچ مگھیانے
حق شرع انصاف کوں جانے
چشتی مرد فرید دا ثانی
خواجہ عبید اللہ ملتانی

حمدِ باری تعالیٰ جلّ شانہٗ

از: حضورِ اعلیٰ، خواجہ خواجگان حضرتِ **خواجہ عبید اللہ ملتانی** الچشتی القادری رحمہ اللہ تعالیٰ

من جان جانِ جانم اندر جہاں نگنجم
من درنہاں عیاں ام اندر عیاں نگنجم

من مالکِ جہانم من ملک جاودانم
در دلق من نہانم اندر نہاں نگنجم

در ملک لا یزالی ماراست ذوالجلالی
من شاہِ لا مکانم اندر مکاں نگنجم

مائیم جملہ عالم جن و ملک ہم آدم
ظاہر بجملہ شانم در ہیچ شاں نگنجم

من بحر بیکرانم خورشیدِ بے عنانم
من ارض و آسمانم در آسماں نگنجم

من شاہبازِ قدسم من رازدارِ قدسم
من نار و من جنانم اندر جہاں نگنجم

ہم حور و ہم قصورم ہم ذوق و ہم سرورم
ظاہر بجسم و جانم در جسم و جاں نگنجم

من عاشق و عشیقم خود شاربِ رحیقم
من مست بے نشانم اندر نشاں نگنجم

من دُرِّ بے بہایم من لعلِ پرضیانم
من ابرِ دُرفشانم دربحر و کاں نگنجم

اندر ازل چو بودم خود را بخود نمودم
اکنوں ہم آنچنانم اندر چناں نگنجم

من عالم و مریدم من شاہد و شہیدم
خود رابخویش دانم در این و آں نگنجم

متکلم و بصیرم ہم سامع و خبیرم
من حیِّ با توانم اندر تواں نگنجم

ہم قادر و کلیم بر خلق من رحیم
بے وقت و بے زبانم اندر زماں نگنجم

ہم باہمہ بظاہر ہم بے ہمہ بباطن
بے ہر دو این و آنم اندر چناں نگنجم

من سارف الغیوبم من ساتر العیوبم
باہیچ من نمانم من دربیاں نگنجم

من عبدہم عبیدم کہ غنچۂ امیدم
طوطیِ خوش زبانم اندر زباں نگنجم

(دیوانِ چراغِ عبیدیہ، المعروف بہ داستانِ معرفت مطبوعہ 1305ھ)

نعتِ رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم

از: حضورِ اعلیٰ، خواجہءِ خواجگان حضرتِ **خواجہ عبید اللہ ملتانی** الچشتی القادری رحمہ اللہ تعالیٰ

من عاشقم بر روئے تو یا مصطفیٰ یا مجتبیٰ
من چوں سگم در کوئے تو یا مصطفیٰ یا مجتبیٰ

رویت مرا آمد ضحیٰ مویت مرا لیل و مسا
برقع تو از رخ بر کشا یا مصطفیٰ یا مجتبیٰ

اندر فراقت مردہ ام عمرِ بسر آوردہ ام
خونِ جگر بس خوردہ ام یا مصطفیٰ یا مجتبیٰ

شمس الضحیٰ بدر الدجیٰ نورالہدیٰ خیرالوریٰ
بحرالندیٰ کانِ سخا یا مصطفیٰ یا مجتبیٰ

دعویٰءِ عشقت میکنم بس لاف از خود میز نم
دایم بخود بر میتنم یا مصطفیٰ یا مجتبیٰ

عشقت کجا دعویٰ کجا ایں لفظِ بے معنیٰ کجا
ماؤ منی ایں جا کجا یا مصطفیٰ یا مجتبیٰ

من بندہءِ پیرِ تو ام بے تیر نخچیرِ تو ام
پروردہءِ شیرِ تو ام یا مصطفیٰ یا مجتبیٰ

من خارِ چشمِ دشمناں چوں بلبلاں نعرہ کناں
در وصفت اے شاہِ شہاں یا مصطفیٰ یا مجتبیٰ

مدحت چہ گویم من کہ ام نعتت چہ سنجم من چہ ام
خاکِ درت گشتہ بہ ام یا مصطفیٰ یا مجتبیٰ

کہتر ز جملہ بندگاں عو عو کنندہ چوں سگاں
بس کو مرا نام و نشاں یا مصطفیٰ یا مجتبیٰ

گردِ رہِ خود کن مرا از خویش بیخود کن مرا
در ودِّ بے بد کن مرا یا مصطفیٰ یا مجتبیٰ

(دیوانِ چراغِ عبیدیہ، المعروف بہ داستانِ معرفت مطبوعہ 1305ھ)

منقبت

حضورِ اعلیٰ، خواجہء خواجگان حضرتِ **خواجہ عبید اللہ ملتانی** الچشتی القادری رحمہ اللہ تعالیٰ

از: حضرت مولوی محمد خیر الدین صابر ملتانی علیہ الرحمۃ

خواجہء ذی صفا عبید اللہ
مرشدِ رہنما عبید اللہ

محوِ ذاتِ خدا عبید اللہ
خاص بود اولیاء عبید اللہ

یافت ہر کس ہدایت از فیضش
رہبر و مقتدا عبید اللہ

والہء و شیفتہ بذاتِ نبی
عاشقِ کبریا عبید اللہ

بود علامہء زماں بے مثل
اہلِ علم و حیا عبید اللہ

مستقیمِ شریعتِ نبوی
پیروِ مصطفیٰ عبید اللہ

عمر خود صرف کرد در طاعت
عابدِ بے ریا عبید اللہ

بود مسکین نواز حضرتِ من
بر رہِ حق فدا عبید اللہ

زبدہء اصفیاء عبید اللہ
قدوہء اتقیاء عبید اللہ

ہادئ گمرہاں عبید اللہ
اہل زہد و تقی عبید اللہ

بود نورِ جمالِ ذاتِ خدا
مہ لقا دلربا عبید اللہ

کاشف سرِّ "لی مع اللہ" بود
واقف اینما عبید اللہ

از خدا بخش[1] بہرہ کامل یافت
آں محبّ خدا عبیداللہ

والیِ ملکِ دینِ حق بیشک
آں ولیِ خدا عبیداللہ

اللہ اللہ بود وردِ زباں
داشت شغلِ خدا عبیداللہ

دائما ذکر و فکرِ حق میداشت
در دلِ پرضیاء عبیداللہ

صابرا گو بوقتِ استقبال
مرحبا مرحبا عبیداللہ

(۱) یعنی آپ رحمہ اللہ تعالیٰ کے پیر و مرشد محبّ المساکین، فخر العاشقین، خواجہ خواجگان خواجہ خدا بخش صاحب ملتانی ثم الخیر پوری رحمہ اللہ تعالیٰ (المتوفی 1251ھ) خلیفہ اعظم محبّ اللہ باکمال خواجہ حافظ محمد جمال ملتانی رحمہ اللہ تعالیٰ (المتوفی 1226ھ)

عرضِ ناشر

خواجہ خواجگان حضرتِ خواجہ عبیداللہ ملتانی الچشتی القادری رحمہ اللہ تعالیٰ (المتوفی ۱۳۰۵) (جن کا مزار مبارک قدیر آباد مدینۃ الاولیاء ملتان شریف میں ہے) تیرھویں صدی ہجری کی عظیم علمی وروحانی شخصیت ہیں، آپ سلسلہ عالیہ چشتیہ کے چمکتے دمکتے ستارے ہیں، آپ نے بہت سی علمی واصلاحی کتب تصنیف فرمائیں جو کہ علم وحکمت کے موتیوں سے پر ہیں۔

یہ بات انتہائی مسرت کا باعث ہے کہ حضرت خواجہ صاحب کی اولاد نے ان کی کتابوں کا ترجمہ کرنے کا بیڑہ اٹھایا ہے اور زہے نصیب کہ ان کی اشاعت کے لئے ہمارے ادارے کا انتخاب کیا ہے۔

اس سے پہلے ہمارے ادارے کو ''سرِّ دلبراں'' کا ترجمہ ''محبوبانِ خدا کے راز'' کے نام سے چھاپنے کا شرف بھی حاصل ہوا، جس کا ترجمہ حضرتِ علامہ، مولانا مفتی میاں محمد عبدالباقی صاحب زیدہ مجدہ نے کیا اور اب حضورِ اعلیٰ کی مایہ ناز تصنیف ''تعلیم النساء'' جس کا ترجمہ حضرت قبلہ مفتی میاں محمد عبدالعلی صاحب زید مجدہ نے فرمایا ہے کو چھاپنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

ادارہ ان دونوں شخصیات کا بالخصوص اور دیگر معاونین کا بالعموم شکریہ ادا کرتا ہے خاص طور پر حافظ محمد ریحان احمد عطاری صاحب کا کہ جن کے توسط سے یہ کتابیں ہم تک پہنچیں۔

ہم نے پوری کوشش کی ہے کہ کتاب کو اغلاط سے پاک رکھا جائے اور اس کو دیدہ زیب اور خوبصورت انداز میں منظر عام پر لایا جائے ہم اپنی اس کوشش میں کس

حد تک کامیاب ہوئے ہیں یہ ہم قارئین پر چھوڑتے ہیں، امید ہے ہماری کوشش رائیگاں نہیں جائے گی۔

قارئین سے التماس ہے کہ ہمیں اپنے مفید مشوروں سے نوازتے رہیں اور اگر کہیں کوئی غلطی پائیں تو ہمیں مطلع کریں تاکہ اگلے ایڈیشن میں اس کی تصحیح کر دی جائے۔

قارئین سے مزید التجا ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ جل مجدہ ہمیں مزید توفیقِ رفیق عطا فرمائے تاکہ یہ اشاعتی سلسلہ قائم ودائم رہے۔

آمین بجاہِ طٰہٰ ویٰسین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

محمد مطلوب احمد رضا عطاری

مینیجنگ ڈائریکٹر

مکتبہ فیضانِ سنت

افتتاحیہ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

اَمَّا بَعْدُ: یہ بات کسی پر مخفی نہیں کہ کم وبیش ہر انسان ماں کی گود ہی میں پرورش پاتا ہے، لہٰذا معاشرہ کی اصلاح میں عورت کو جو مقام حاصل ہے وہ یقیناً کلیدی حیثیت رکھتا ہے، عورت بحیثیت بیٹی، بیوی اور بہو کے بعد آخر ماں اور ساس بن کر اپنے اثرات واضح طور پر اپنے زیر دستوں پر چھوڑتی ہے، لہٰذا اسی اہمیت کے پیشِ نظر خود عورت کی اصلاح کے لیے ہر دور میں علماء وصلحاء اپنی اپنی یادگاریں قلمبند کرتے گئے۔

اسی ضمن میں تیرھویں صدی ہجری کی عظیم علمی وروحانی شخصیت حضورِ اعلیٰ، فانی فی اللہ، باقی باللہ، حضرت الشیخ مولنا المولوی المفتی محمد عبید اللہ الملتانی الچشتی القادری (المتوفی 1305ھ) (جن کا سلسلہ صرف دو واسطوں سے سلسلہء چشتیہ کی عظیم روحانی شخصیت قبلہء عالم وعالمیان، محب اللہ الصمد، حضرت خواجہ نور محمد مہاروی علیہ الرحمہ (متوفی ۱۲۰۵ھ) سے جاملتا ہے) نے جہاں مختلف عنوانات پر انتہائی اہم اور نادر تصانیف اپنی یادگار چھوڑی ہیں وہاں عورتوں کی تربیت کے لیے بزبانِ ہندی (سرائیکی) منظومہ کتاب الموسوم بہ ''تحفہِ زناں'' اور بزبانِ فارسی نثر میں ''تعلیم النساء'' بھی یادگار کے طور پر محفوظ ہیں۔

مگر تقدیرِ خداوندی کہ حضرتِ موصوف حضورِ اعلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ (جو کثیر التصانیف بزرگ ہو گزرے ہیں) کی تصانیف پر ایک صدی تک خاطر خواہ کام معرضِ التواء میں رہا،

حتیٰ کہ اس اَحقر لاشئی ، خادمِ درویشاں ، بلکہ خاکِ قدمِ ایشاں محمد عادل بے حد غافل عفی اللہ عنہ نے ۱۳۹۹ھ میں آپ کے اور آپ کی اولادِ امجاد و خلفائے کرام کے حالات پر دو جلدوں میں مفصل کتاب الموسوم بہ ''عباد الرحمان'' تصنیف کر کے اس میں علمائے کرام کو بالعموم اور اور متوسلینِ سلسلہء عالیہ، بہشتیہ، چشتیہ، نظامیہ، جمالیہ، عبیدیہ کو بالخصوص اس درد کا احساس دلایا۔

بحمدہٖ تعالیٰ! حضرتِ موصوف، حضورِ اعلیٰ کی اولادِ امجاد میں تا حال مفتی معنی پرور اور اصحابِ علم و دانش حضرات کی کمی نہیں ،لہٰذا یہ بات حضراتِ متوسلین کے لیے بڑی خوش آئند ہے کہ حضراتِ والا شان، زیبِ آستانِ عزت نشان، اپنی انتہائی علمی و روحانی مصروفیات کے باوجود اب ذاتی طور پر اس طرف متوجہ ہیں کہ حضورِ اعلیٰ کی تصانیف سے استفادہ کو عام کیا جائے اور وہ اس کے بغیر ممکن ہی نہ تھا کہ ان کی کتب کو ترجمہ سے مزین کیا جائے۔

لہٰذا اس سلسلہ کی پہلی کوشش میں خاندانِ عالیشان کی عظیم علمی شخصیت ، حضرتِ علامہ فہامہ ،مفتیء بے بدل، عندلیبِ گلستانِ رسالت، حضرت مولانا محمد عبدالباقی صاحب زیدہ مجدہٗ ''سرِّ دلبراں'' (فارسی) کا ترجمہ کرنے میں کامیاب ہو کر اب حضورِ اعلیٰ کی مایہ ناز تصنیف جسے کنزِ مدفون اور درِّ مکنون کہا گیا یعنی ''ردُّ الضّالین'' کے ترجمہ میں مصروف ہیں۔

بحمدہٖ تعالیٰ ''سرِّ دلبراں'' کا ترجمہ ''محبوبانِ خدا کے راز'' کے نام سے طباعت پذیر ہو چکا ہے بلکہ اب اس کے دوسرے ایڈیشن کی تیاری ہو رہی ہے۔

کچھ اس ترجمے کے بارے میں:

زیرِ نظر کتاب کا قصہ کچھ اس طرح ہے کہ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ کسی سفر میں یہ احقر ،مترجمِ کتاب ھذا، مستغنی عن الالقاب، استاذِ محترم ،حضور قبلہ مفتی میاں محمد عبدالعلی صاحب دام اقبالہ و زید مجدہٗ کے ساتھ تھا اور ''تعلیم النساء'' و ''تعلیم الصبیان'' (قلمی) میرے زیرِ مطالعہ تھیں، ان کی بعض عبارات پر حضرتِ مترجم صاحب زیدہ مجدہ سے تبادلہء خیال کرتا رہا تو آپ نے از حد افسوس فرمایا کہ اس قدر قیمتی سرمایہ ہمارے جدِّ اعلیٰ چھوڑ گئے اور ہم نے اب تک اس کی طرف توجہ ہی نہ کی ،لہٰذا عزمِ مصمم فرمایا کہ انشاءاللہ العزیز میں خود ان کا ترجمہ کر کے شائع کرواؤں گا۔

مترجم کتاب ھٰذا حضور قبلہ مفتی میاں محمد عبدالعلی صاحب زیدہ مجدہٗ کی عدم فرصتی سے کون واقف نہیں کہ آپ بہ یک وقت مفتی، مدرس، اور سجادہ نشین کی حیثیت سے شب و روز دینِ متین کی خدمت میں مصروفِ عمل ہیں، اس کے باوجود کچھ عرصہ ہی میں ''تعلیم النساء'' (کے اہم مضامین) کا ترجمہ کر کے فقیر حقیر راقم الحروف کو نظرِ ثانی کے لیے عطا فرمایا کہ بندہء لاشئی آنجناب ستودہ صفات کا کمترین غلام ابن غلام اور نالائق ترین شاگرد ہے فلہٰذا اس کرم پر شکریہ ادا کیا۔

چند دنوں میں نظرِ ثانی مکمل کی تو کئی عنوانات ایسے پائے جو اصل کتاب میں تو موجود تھے مگر ترجمہ میں موجود نہیں تھے ،لہٰذا مشورتاً عرض کیا کہ خدارا مکمل ترجمہ فرمایا جائے کہ ایک سطر بھی چھوڑنے کے قابل نہیں ،لہٰذا کریمانہ عادت کے پیشِ نظر غلام ابن غلام کی فرمائش پر پھر مکمل ترجمہ فرمایا اور سبحان اللہ ترجمہ بھی خوب سے خوب تر فرمایا جس پر وہ یقیناً یقیناً مبارک باد کے مستحق ہیں۔

پھر ہمارے بے حد مخلص دینی اسلامی بھائی جناب مولانا حافظ محمد ریحان احمد عطاری صاحب نے اسے عنوانات اور پیرہ بندی سے مزین کر کے اس کی افادیت کو دوبالا کیا۔

بعد ازاں حضور مترجم محترم کے مقبول ونظر منظور شاگرد رشید اور متوسلِ خاص جناب محمد سجاد **علی مراد آبادی** نے فقیر حقیر کی درخواست پر اس کی تخریج کر کے اس کی اہمیت میں اضافہ کیا۔

''سرِّ دلبراں'' کی طرح اس کتاب مستطاب کی کمپوزنگ وطباعت کا انتظام و اہتمام بھی چونکہ ہمارے انتہائی مخلص دینی اسلامی بھائی جناب حافظ محمد ریحان احمد صاحب عطاری نے ہی سنبھال رکھا ہے لہٰذا انہوں نے ہی مجھے پروف ریڈنگ کے ساتھ ساتھ یہ چند حروف لکھنے کا بھی حکم فرمایا، حالانکہ یہ کام وہ خود مجھ سے کہیں بہتر انداز میں کر سکتے تھے مگر شرفِ تعمیل پر فخر سمجھتے ہوئے غلامی کر کے اُن کی امانت اُن کے سپرد کی۔

اس تمام دورانیے میں حضور مترجم محترم کے مریدِ خاص جناب صوفی محمد قاسم آرائیں صاحب (پاکستان نیوی کراچی) بھی ہمہ وقت رابطہ میں رہے (اور وہی اس کام میں سب کے لیے محرک بھی بنے)

حق تعالیٰ جل شانہٗ ان سب حضرات کو جو اس کام کو عملی جامہ پہنانے میں معاون بنے جزائے خیر عطا فرمائے، بندہ لاشئیان سب حضرات کا تہِ دل سے شکر گزار ہے۔

مترجم سے مصنف تک:

قارئین حضرات کی معلومات میں اضافہ کے لیے ضروری سمجھتا ہوں کہ مترجمِ محترم کا سلسلۂ نسب مصنفِ محترم تک لکھ دوں تا کہ تعارف کے ساتھ ساتھ اللہ والوں کے مقدس ناموں کی برکات بھی شامل ہو جائیں۔

مستغنی عن الالقاب، حضرت مولانا مفتی محمد عبد العلی صاحب زید مجدہٗ (مترجم کتاب ھذا) بن غوّاصِ بحرِ وحدت، حضرت مولانا مفتی محمد عبد اللطیف صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ (متوفی ۱۴۲۷ھ) بن مصدر الفرح والسرور حضرت مولانا مفتی محمد عبد الشکور صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ (متوفی ۱۴۰۰ھ) (بندہ لاشئی کے پیر و مرشد اور نانا جان) بن ولیِ لا ثانی حضرت مولانا مفتی محمد عبد الکریم صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ (متوفی ۱۳۹۰ھ) بن مفتیِ اعظم ہند حضرت مولانا محمد عبد العلیم صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ (متوفی ۱۳۵۹ھ) بن حضرت مولانا شیخ العرب والعجم مفتی محمد عبد الرحمان صاحب المعروف بہ حضرت عربی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ (متوفی ۱۳۳۰ھ) بن فانی فی اللہ باقی باللہ حضرت مولانا مفتی محمد عبید اللہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ (مصنف کتاب ھذا، متوفی ۱۳۰۵ھ)

متوسلینِ سلسلہ عالیہ کے لیے خصوصاً اور تمام اہلِ علم حضرات اور وابستگان ودامن گرفتگانِ سلسلہ عالیہ چشتیہ کے لیے عموماً یہ بات باعثِ عزت ہے کہ حضرت فانی فی اللہ، باقی باللہ، حضور اعلیٰ، حضرتِ خواجہ محمد عبید اللہ ملتانی صاحب کی تصنیفِ لطیف ''قول فصل فی البیعۃ والسماع''، مع ''شرح مفصل'' اور ''تعلیم الصبیان'' کا اردو ترجمہ بھی ماضی قریب میں بحمدہٖ وبتوفیقہٖ تعالیٰ حضرت سجادہ نشین صاحب محترم مکرم قبلہ استاذیم مفتی محمد عبد العلی صاحب مکمل فرما چکے ہیں، ان شاء اللہ العزیز عنقریب وہ بھی

منظر عام پر ہوں گے، اللہ تبارک وتعالیٰ اس سلسلہ کو قائم و دائم رکھے، ان حضرات مترجمین کی صحت و عافیت کے ساتھ درازیِ عمر کے لیے ہم سب دعا گو ہیں، خدا کرے حضرت ''فانی فی اللہ'' کا یہ فیضان تا قیامت جاری وساری رہے، آمین!۔

میں بحیثیتِ ادنیٰ خادم وجاروب کشِ آستانہ عالیہ اس سلسلہ عالیہ سے عقیدت رکھنے والوں بالخصوص متوسلین علمائے کرام کو دعوت دیتا ہوں کہ ''عباد الرحمٰن'' جلد اول ''چمنِ پنجم'' کا مطالعہ ضرور فرماویں جس میں حضرت فانی فی اللہ کی تمام تصانیف کا تعارف کرایا گیا ہے، جس تصنیف پر کوئی صاحب کام کرنا چاہیں انشاء اللہ العزیز حضراتِ والا شان سے اجازت دلوائی جائے گی، یہ سعادت حاصل کر کے مطابق فرمانِ حضرتِ شیخ سعدی علیہ الرحمہ ہر شخص اپنا نام بھی زندہ رکھ سکتا ہے۔

نامِ نیک رفتگان ضائع مکن
تا بماند نامِ نیکت یادگار

(نوٹ: مترجم محترم کی طرف سے کیے گئے اضافات اور حواشی کو اصل ترجمے کی نسبت باریک فونٹ اور قوسین میں لکھا گیا ہے، اسی طرح تخریج وحوالہ جات کو اس سے بھی باریک فونٹ میں لکھا گیا ہے تا کہ مصنفِ ذی شان کی اصل عبارات ممتاز رہیں، علاوہ ازیں اصل متن میں آیاتِ قرآنیہ کی بجائے ان کا فارسی ترجمہ مفہوماً لکھا گیا ہے جبکہ ہم نے مکمل آیات اور ان کے مکمل ترجمہ کا اہتمام بھی کر دیا ہے نیز آخر میں اصل کتاب کے کچھ صفحات کا عکس بھی تبرکاً دیا جا رہا ہے)

فقط جاروب کشِ آستانہ عالیہ

فقیر حقیر بحرص و ہوا اسیر محمد عادل بے حد غافل

صفر المظفر ۱۴۳۷ھ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ
عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ

اَمَّا بَعْد:

یہ چند اوراق ہیں جو مُلّا عبید اللہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے اُن مسائل کے بیان میں تحریر کئے ہیں جن کا جاننا عورتوں پر لازم اور واجب ہے۔

بلکہ جن لوگوں کو اِن مسائل کا علم ہو اُن پر لازم ہے کہ وہ اپنی عورتوں کو ان مسائل کی تعلیم دیں اور اِن کے سیکھنے پر عورتوں کو مجبور کریں، ورنہ وہ لوگ گناہ گار ہوں گے اور اُن کی عورتوں کا گناہ بھی اُن پر عائد ہوگا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قران مجید میں ارشاد فرمایا:

(یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ)

''اے ایمان والو: اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو ایسی آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں''

(القرآن سورۃ التحریم آیت 6)

ان پتھروں سے مراد گندھک کے پتھر ہیں جو انتہائی تیزی سے جلتے ہیں، اگر عام پتھر ہی مراد ہوں تب بھی یہ اس آگ کی تیزی پر دلالت کرتے ہیں۔

علمِ دین حاصل کرنا ضروری ہے اور ہر مسلمان پر فرض ہے:

الحاصل علمِ دین کے اہم مسائل کا ادراک ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض

ہے، اسی وجہ سے اس دعا گو نے مسلمانوں کی خیر خواہی کیلئے چند مسائل ان اوراق میں درج کئے ہیں، دعا ہے کہ رب العزت ان کو مسلمانوں کی ہدایت کا سبب بنائے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّکَ أَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْم

دینی تعلیم کے فوائد

تفسیر کشاف میں یہ حدیث مذکور ہے کہ:

”اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحمت فرمائے جو اپنے اہل خانہ کو کہے کہ نماز، روزہ اور زکوۃ کو لازم پکڑو، یتیم اور مسکین اور ہمسایوں کے حقوق ادا کرو، جو شخص ایسا کرے گا امید ہے کہ اللہ عزوجل اُس کے اہل کو اس کے ساتھ جنت میں جمع فرمائے گا“۔

(الکشاف لجار اللہ زمخشری جلد 4 ص 568 الناشر دار الکتاب عربیہ بیروت)

دین نہ سیکھنے کا نقصان

تفسیر کشاف میں یہ روایت بھی موجود ہے کہ:

”قیامت کے دن اس شخص کو سب سے زیادہ عذاب ہوگا جس کے اہل خانہ نے علم دین نہ پڑھا ہوگا“۔

(اخرجہ فی قولہ تعالیٰ ”یا ایھا الذین امنوا قوا انفسکم ۔۔۔ الخ“ الکشاف، ایضاً)

بری عورتوں کی مثال:

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے بدکردار اور بدعقیدہ عورتوں کو حضرت نوح اور حضرت لوط علیہما السلام کی بیویوں کے ساتھ تشبیہ دی ہے جو اگرچہ انبیاء کی بیویاں تھیں لیکن اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور خیانت کی مرتکب ہوئیں۔

نوح علیہ السلام کی بیوی کہنے لگی کہ میرا شوہر دیوانہ ہے (معاذ اللہ) اور لوط علیہ

السلام کی بیوی نے بھی ان کی موافقت نہ کی بلکہ دل اور زبان سے ان کی مخالفت پر کمر بستہ رہی، تو ان انبیاء نے (ان کے کفر کے سبب) اُن کو خدا کے قہر اور عذاب سے نہ بچایا، بالآخر وہ دوزخ میں داخل ہوئیں۔

(یاد رہے! یہ حکم ان کے کفر کی وجہ سے ہے ورنہ اہل ایمان گناہ گاروں کو انبیائے کرام علیہم السلام ضرور نفع پہنچاتے ہیں، جس پر وہ حدیث شریف دالالت کرتی ہے جس میں ہے کہ: مسجد میں جھاڑو دینے والی ایک خاتون کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اطلاع دئے بغیر دفنا دیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”یہ قبریں اپنے اہل پر ظلمت سے بھری ہوئی ہیں، میری نماز سے اللہ تعالیٰ انھیں منور فرما دیتا ہے“ (بخاری باب الصلوۃ علی القبر))

اسی طرح نوح علیہ السلام کے بیٹے نے جب اپنے والد کا کہنا نہ مانا اور خدا تعالیٰ کی نافرمانی کی تو اس کا حشر بھی (اپنے کفر کے سبب) کافروں کے ساتھ ہوا۔

نیک عورتوں کی مثال:

جبکہ دین دار عورت جو اللہ تعالیٰ کے احکام کو دل وجان سے تسلیم کرے اگرچہ اس کا شوہر کتنا ہی برا کیوں نہ ہو اس کی مثال فرعون کی بیوی جیسی ہے جو حضرتِ موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائی تھیں، فرعون اُن کے ہاتھ اور پاؤں میں میخیں ٹھونکتا اور گرم دھوپ میں ان کے سینے پر بھاری پتھر رکھ دیتا، آپ تیز دھوپ میں جل رہی ہوتی تھیں اور بارگاہِ ربُّ العزت میں یہ عرض کر رہی ہوتی تھیں:

”پروردگار! مجھے فرعون اور اسکے عذاب اور ظالم قوم سے رہائی عطا فرما“

(القرآن سورۃ التحریم آیت نمبر 11)

(چنانچہ اللہ پاک نے اُن کی دعا کو اس طرح قبول فرمایا کہ) فرشتے اُن پر سایہ کرتے

تھے اور جب آپ نے وفات پائی تو سیدھی جنت میں چلی گئیں۔

(تفسیر خازن زیر آیت سورۃ التحریم 11)

کچھ علماء فرماتے ہیں کہ آپ اپنی ظاہری حیات ہی میں جنت میں تشریف لے گئیں۔

نیز قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے حضرتِ عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ بی بی مریم کی عظمت کا ذکر بھی فرمایا، جنہوں نے بدکاری سے اپنی شرمگاہ کی حفاظت فرمائی، اللہ پاک نے اُن میں اپنی روح نفخ فرمائی، اسی وجہ سے آپ حضرتِ عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ حاملہ ہوئیں، اگرچہ کفار نے آپ کی طرف بدکاری کی نسبت کی، مگر اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ ان کو کسی اجنبی نے چھوا تک نہ تھا، نیز حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جو کہ ابھی گہوارے میں تھے اپنی والدہ کی بے گناہی کی گواہی دی۔

(القرآن سورۃ مریم 28-27)

قرانِ پاک میں ہے کہ "عیسیٰ علیہ السلام کی مثال خدا تعالیٰ کے نزدیک حضرت آدم علیہ السلام کی طرح ہے"

(القرآن سورۃ آل عمران 59)

بغیر باپ حضرتِ عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش حضرت بی بی مریم رضی اللہ تعالیٰ عنھا کی خصوصیت ہے جو کسی اور میں نہیں ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ اگر مرد نیک ہو اور عورت بری یا عورت نیک ہو اور مرد برا، تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک کی برائی دوسرے کو نقصان نہیں دیتی، بشرطیکہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہو، اگر عورت نیکی میں مرد سے تعاون نہیں کرتی تو مرد کی نیکی عورت کو

فائدہ نہ دے گی، اسی طرح عورت کی نیکی مرد کیلئے مفید نہ ہوگی جبکہ مرد برا ہو، اور مرد کی بری عادتیں عورت کو نقصان نہیں دیں گی۔

والدین پر بچوں کو احکامِ شرع کی تعلیم دینا فرض ہے:

والدین پر بچوں کو احکامِ شرع کی تعلیم دینا اسی طرح فرض ہے، جس طرح خاوند پر بیوی بچوں کا نفقہ (خرچہ) فرض ہے اگرچہ بیوی مالدار اور خاوند غریب ہو۔

بچوں کی تربیت میں عورت کا کردار:

(بچوں کی اچھی تربیت اور دینی تعلیم میں ماں کا کردار بڑا اہم ہے) اس لئے اس پر لازم ہے کہ خود کو اور بچوں کو دینی تعلیم و تربیت دیکر دوزخ کی آگ سے محفوظ رکھے، شب و روز اس اہم کام میں خود کو مصروف رکھے، خورد و نوش، لباس اور دنیاوی رسومات میں تکلفات (یعنی حد سے بڑھ جانے) سے خود کو پاک رکھے۔

دنیا پر آخرت کو ترجیح دینی چاہئے:

چنانچہ فرمانِ خداوندی ہے:

قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ وَّالْآخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى

"(اے محبوب) فرما دیجئے کہ دنیاوی نفع حقیر چیز ہے متقی اور خدا سے ڈرنے والوں کیلئے آخرت بہت بہتر ہے"

(القرآن سورۃ النساء 77)

قرآنِ مجید میں اس بات کا ذکر بھی ہے کہ ازواجِ مطہرات نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دنیوی زینت و اسباب سے ایسی چیز طلب کی جو آپ ﷺ کے پاس موجود

نہ تھی، وہ چیز انہوں نے یہودی عورتوں کے پاس دیکھی تھی، تو اللہ پاک نے آپ کو حکم فرمایا کہ:

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَاجِكَ إِن كُنتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا ○ وَإِن كُنتُنَّ تُرِدْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ فَإِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلْمُحْسِنَاتِ مِنكُنَّ أَجْرًا عَظِيمًا

اے نبی! اپنی ازواج کو فرمادو کہ تم اگر دنیاوی زندگی اور زینتِ دنیا کا ارادہ رکھتی ہو تو آؤ میں تمہیں کوئی چیز دے کر بے ضرر طلاق دے دیتا ہوں اور اگر تمہارا ارادہ اللہ و رسول اور آخرت کا گھر اختیار کرنے کا ہے تو اللہ نے تم میں سے نیکوکاروں کیلئے اجرِ عظیم (یعنی جنت کو) تیار کر رکھا ہے۔

(سورۃ الاحزاب آیت 28,29)

(اس آیت کے نزول کے بعد) ازواجِ مطہرات نے دارِ آخرت کو دنیا پر ترجیح دیتے ہوئے آخرت کو اختیار کیا اور اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنی نفسانی خواہشات پر مقدم رکھا۔

ازواجِ مطہرات کی پیروی کریں:

نیز اللہ پاک نے ازواجِ مطہرات کو حکم فرمایا کہ اپنے گھروں میں ٹھہری رہیں اور جاہلیتِ اُولیٰ والی زینت اختیار نہ کریں، نماز قائم کریں، زکوۃ ادا کریں اور اللہ و رسول کی اطاعت کریں جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

(القرآن سورۃ الاحزاب 33)

لہٰذا خواتین کو چاہئے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات کی پیروی کریں، انہی کی پیروی سے وہ روزِ قیامت رہائی پائیں گی۔

البتہ (شوہر کے انتقال کے بعد) نکاح (نہ کرنے) میں ان کی پیروی جائز نہیں کیونکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ازوجِ مطہرات کا دوسری جگہ نکاح کرنا حرام تھا۔

(القرآن سورۃ الاحزاب 53)

اُن کے علاوہ دوسری عورتوں کے لئے یہ حکم ہے کہ اگر ان کے گناہ میں مبتلا ہونے کا خطرہ ہو تو ولی پر لازم ہے کہ ان کا نکاح کردے۔

(الدرالمختار کتاب النکاح)

ایمان والے مرد و خواتین کی بہترین صفات:

قرآن مجید میں ہے کہ:

إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقَانِتِينَ وَالْقَانِتَاتِ وَالصَّادِقِينَ وَالصَّادِقَاتِ وَالصَّابِرِينَ وَالصَّابِرَاتِ وَالْخَاشِعِينَ وَالْخَاشِعَاتِ وَالْمُتَصَدِّقِينَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَالصَّائِمِينَ وَالصَّائِمَاتِ وَالْحَافِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ وَالذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا وَّالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا

"یقینی بات ہے کہ مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں، مومن مرد اور مومن عورتیں، فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں، صبر کرنیوالے مرد اور صبر کرنیوالی عورتیں، عجز و انکساری کرنے والے مرد اور انکساری کرنے والی عورتیں، صدقہ کرنے والے مرد اور صدقہ کرنے والی عورتیں، روزہ دار مرد اور روزہ دار عورتیں، شرمگاہوں کی

حفاظت کرنیوالے مرد اور عورتیں، کثرت سے خدا کو یاد کرنے والے مرد اور کثرت سے یاد کرنے والی عورتیں، (ان سب کے لئے) اللہ پاک نے مغفرت اور اجرِ عظیم تیار کر رکھا ہے"

(القرآن سورۃ الاحزاب 35)

اپنی نگاہوں کی حفاظت کریں:

نیز فرمانِ خداوندی ہے کہ:

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ذَالِكَ أَزْكَىٰ لَهُمْ إِنَّ اللّٰهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ o وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ آبَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَائِهِنَّ أَوْ أَبْنَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي أَخَوَاتِهِنَّ أَوْ نِسَائِهِنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ أَوِ التَّابِعِينَ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا عَلَىٰ عَوْرَاتِ النِّسَاءِ وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِنْ زِينَتِهِنَّ وَتُوبُوا إِلَى اللّٰهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ o وَأَنْكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنْكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ إِنْ يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ o

(اے محبوب) مومن مردوں کو فرما دیجئے کہ اپنی نظروں کو جھکا کر رکھیں (ان

چیزوں کو دیکھنے سے جن کی طرف نظر کرنا حرام ہے) اور حرام فعل سے اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، یہ کام ان کے لئے انتہائی بہتر ہے، بلا شبہ اللہ تعالی با خبر ہے اُن کاموں سے جو وہ کرتے ہیں، اور مومن عورتوں کو فرما دیجیے کہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں (ان چیزوں کی طرف دیکھنے سے جن کی طرف نظر کرنا حرام ہے) اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور ظاہر نہ کریں اپنی زینت مگر وہ زینت جو ظاہر ہے ان سے (جیسے ہتھیلیاں اور پاؤں) اور دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں، اور پوشیدہ زینت ظاہر نہ کریں مگر اپنے شوہروں کے لئے یا اپنے باپ یا شوہروں کے باپوں کیلئے یا اپنے بیٹوں یا شوہروں کے بیٹوں کیلئے یا اپنے بھائی یا اپنے بھتیجوں کے لئے یا اپنے بھانجوں کے لئے یا مسلمان عورتوں کے لئے، (نہ کہ غیر مسلم عورتوں کے لئے) یا اپنی کنیزیں جو اپنے ہاتھ کی ملک ہوں، یا نوکر بشرطیکہ شہوت والے مرد نہ ہوں یا وہ بچے جنہیں عورتوں کی شرم کی چیزوں کی خبر نہیں، اور زمین پر پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جانا جائے ان کا چھپا ہوا سنگھار، اور اے مومنو! اللہ تعالی کی طرف تم سب رجوع کرو تاکہ تم فلاح پاسکو، اور اپنے میں سے غیر شادی شدہ مرد اور عورتوں کا نکاح کرو اور لائق غلاموں اور کنیزوں کا بھی، اگر وہ تنگدست ہوں گے تو اللہ تعالی اپنے فضل سے ان کو مالدار فرما دے گا، اور اللہ وسعت والا علم والا ہے۔

(القرآن سورۃ النور 30,31)

ایک دوسرے کا مذاق نہ اڑائیں:

نیز فرمانِ خداوندی ہے کہ:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسَىٰ أَنْ يَكُونُوا خَيْرًا

مِنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِّنْ نِّسَاءٍ عَسٰى أَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوْا أَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْأَلْقَابِ

"اے ایمان والو! ایک قوم دوسری قوم کے لوگوں سے تمسخر نہ کریں ہوسکتا کہ وہ مسخری کرنے والوں سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں سے مسخری کریں ہوسکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور ایک دوسرے کے عیب نہ نکالو، نہ ایک دوسرے کو برے القاب دو" (القرآن سورۃ حجرات 11)

مزید فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَّأْكُلَ لَحْمَ أَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ

"اے ایمان والو! بدگمانی سے اجتناب کرو کیونکہ بعض گمان گناہ ہیں، اور عیب جوئی نہ کرو، اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو کیونکہ یہ ایسا ہے جیسے مردہ بھائی کا گوشت کھانا، حالانکہ تم میں سے کوئی بھی اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے۔

(القرآن سورۃ حجرات 12)

بیٹیوں اور دیگر افراد سے حسنِ سلوک کی تلقین:

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:

"جو شخص بیٹیوں کی وجہ سے کسی قسم کی آزمائش میں آئے پھر ان سے نیک

سلوک کرے تو اس کے لئے یہ بیٹیاں آتشِ دوزخ سے حجاب ہوں گی"

(ریاض الصالحین باب ملاطفۃ الیتیم والبنات)

اس حدیث کا شانِ نزول یہ ہے کہ:

ایک عورت حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آئی اور کسی چیز کا سوال کیا اتفاقاً اس وقت آپ کے پاس صرف ایک کھجور کا دانہ تھا وہ اسے دے دیا تو اس نے اس کے دو حصے کئے اور اپنی دو بیٹیوں کو دے دئے جو اس کے ہمراہ تھیں اور خود نہ کھایا، جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر تشریف لائے تو بی بی صاحبہ نے سارا قصہ آپ کی خدمت میں ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

نیز فرمایا کہ:

"جو شخص اللہ تعالیٰ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ مہمان کا احترام کرے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے تو اسے چاہئے کہ ہمسائے کے ساتھ نیک سلوک کرے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ اچھی گفتگو کرے یا بالکل خاموش رہے۔

(مشارق الانوار حدیث 1802، مہمان کی خدمت کا بیان، مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی)

نیز فرمایا کہ:

"جو شخص مخلوق پر رحم نہیں کرے گا وہ رب کی رحمت سے محروم ہوگا"

(ریاض الصالحین، باب تعظیم حرمات المسلمین وبیان حقوقھم)

مزید فرمایا کہ:

"جو شخص جھوٹی بات اور جھوٹا عمل نہ چھوڑے تو روزہ رکھنے کا اس کو کوئی فائدہ نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکے پیاسے رہنے کی قطعاً کوئی حاجت نہیں"

(ریاض الصالحین، باب امر الصائم بحفظ لسانہ)

مزید فرمایا کہ:

''جو شخص اطاعتِ خداوندی میں منت مانے تو اس منت کو پورا کرنا لازم ہے، اور اگر نافرمانی کی منت مانے تو اس کا ترک کرنا واجب ہے''

(ریاض الصالحین، باب المنثورات والملح)

نیکی اور گناہ کی معرفت ضروری ہے:

کاتب الحروف فرماتے ہیں:

ہر مرد وزن پر لازم ہے کہ اپنی زبان کو فحش ولغو اور دروغ گوئی سے محفوظ رکھے سب سے اہم بات یہ ہے کہ گناہ اور نیکی کے درمیان فرق پہچانے تا کہ برے کاموں کو نیکی سمجھ کر نہ کرتا رہے۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ:

''اللہ تعالیٰ جب کسی کے ساتھ نیکی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے۔

(ریاض الصالحین، کتاب العلم)

جس سے اس پر عیاں ہو جاتا ہے کہ یہ کام اچھا ہے یا برا، اس کے بعد دین پر عمل کرنا اسے فائدہ دیتا ہے، ورنہ وہ نیکی سمجھ کر کوئی کام کرے گا اور حقیقت میں وہ گناہ کا کام ہوگا''

مثلاً کوئی شخص حرص کی وجہ سے حرام مال جمع کرتا ہے تا کہ اس کے بچے خوشحال رہیں، اس کام کو وہ اچھا سمجھتا ہے اور حرام مال جمع کرنے میں زندگی برباد کرتا ہے اور

اللہ کے فرائض سے روگردانی کرتا ہے، حرام رزق کی وجہ سے اس کی اولاد بھی گناہوں کی مرتکب ہوتی ہے، اور یوں اس کے دین ودنیا دونوں برباد ہو جاتے ہیں۔

یا مثلاً کوئی شخص سود پر قرض لیکر کاروبار کرے یا کسی غریب کو سودی قرضہ دے تا کہ وہ کاروبار کرے تو وہ (جہالت کی وجہ سے) سمجھتا ہے کہ اس کی حاجت روائی کر کے میں نے نیکی کی ہے حالانکہ اس طرح وہ اپنے دین ودنیا دونوں برباد کر لیتا ہے۔

یا مثلاً کوئی شخص بغیر نان ونفقہ حج پر چلا جاتا ہے، لوگوں سے سوال کرتا ہے اور نمازیں نہیں پڑھتا، اہل وعیال کو نفقہ نہیں دیتا (لاعلمی کی وجہ سے وہ سمجھتا ہے کہ میں نیکی کر رہا ہوں، درحقیقت وہ بھی گناہ میں مبتلا ہوتا ہے، وعلیٰ ھذا القیاس)

عورتوں کو علمِ دین حاصل کرنا چاہئے:

پس اگر عورت خود بھی دینی علم پڑھی ہوگی اور بچوں کو بھی پڑھائے گی تو وہ آخرت میں نجات پانے والوں میں سے ہوگی ورنہ دوزخ کی حقدار ہوگی۔

چونکہ خواتین کی اکثریت علمِ دین اور فکرِ آخرت سے بے بہرہ ہوتی ہے اس لئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:

''جنت میں عورتیں بہت کم جائیں گی''

(ریاض الصالحین، باب الاستغفار)

شوہر کے حقوق کا خیال رکھنا ضروری ہے:

نیز آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

''جب شوہر گھر میں ہو تو کوئی عورت نفلی روزہ شوہر کی اجازت کے بغیر نہ

رکھے''

(ترمذی باب ماجاء فی کراہیۃ صوم المراۃ)

اسی طرح شوہر کی غیر موجودگی میں بغیر اجازت، ماں باپ اور دوسرے رشتہ داروں کو بھی گھر میں نہ آنے دے، اگر شوہر کی کمائی میں سے (شوہر کی رضا کے ساتھ) راہِ خدا میں خرچ کرے تو نصف ثواب شوہر اور نصف بیوی کو ملے گا''

نیز ارشاد فرمایا کہ:

''کوئی عورت کسی دوسری عورت کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے تاکہ اس کے شوہر سے خود نکاح کرلے، جو کچھ اس کا مقدر ہے اس سے زیادہ نہ لے سکے گی''۔

(ابوداؤد باب فی المراۃ تسال زوجہا طلاق امراۃ لہ)

مزید فرمایا کہ:

''کسی عورت کے لئے یہ حلال نہیں کہ تین دن سے زیادہ سوگ کرے مگر وہ عورت جس کا شوہر فوت ہوجائے اس کی عدت چار مہینے دس دن ہے جس میں وہ سوگ کرے گی''

(ترمذی باب ماجاء فی عدۃ المتوفی عنہا زوجہا)

مزید ارشاد فرمایا کہ:

''جو عورت شوہر کا بستر چھوڑ کر رات بسر کرے تو صبح تک فرشتے اس پر لعنت بھیجتے رہتے ہیں''

(مشارق الانوار حدیث 813 مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی)

ایک اور حدیث میں ہے کہ:

''اگر شوہر بیوی کو بستر کی طرف بلائے اور وہ نہ آئے اور شوہر اس وجہ سے اس پر ناراض ہو تو اس عورت پر فرشتے صبح تک لعنت بھیجتے رہتے ہیں''

(مشارق الانوار حدیث 814 مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی)

مصیبت پر صبر اور اس کا اجر:

نیز فرمایا کہ:

''جس عورت کے تین بچے فوت ہوجائیں تو وہ اس کے لئے آتشِ دوزخ سے حجاب بن جائیں گے''

(مشارق الانوار حدیث 1872 مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی)

مزید فرمایا کہ:

جس مسلمان کو کوئی مصیبت پہنچے تو یہ کلمات پڑھ لے:

''اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیہِ رَاجِعُونَ اَللّٰھُمَّ اُجُرنِی فِی مُصِیبَتِی وَ اَخلِفُ لِی خَیراً مِنھَا''

ترجمہ: ''بے شک ہم اللہ کے لئے ہیں اور ہمیں اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے، اے اللہ مجھے میری مصیبت میں اجر عطا فرما اور اس کا نعم البدل عطا فرما''

تو اللہ تعالیٰ اس کو اس سے بہتر چیز عطا فرمائے گا۔

(مسلم شریف باب مایقال عند المصیبۃ)

مزید فرمایا کہ:

''جس مسلمان کو کسی قسم کی کوئی مصیبت پہنچے یہاں تک کہ کانٹا جو اسے چبھتا ہے اس سے اس کے گناہ مٹ جاتے ہیں''

(ریاض الصالحین، باب الصبر)

بخار کی برکت:

ایک بار آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُمِّ سائب کو فرمایا کہ:

کانپ کیوں رہی ہو؟

عرض کی: بخار کی وجہ سے، اللہ پاک کبھی اس میں برکت نہ کرے''

فرمایا:

''اسے برا مت کہو کیونکہ یہ بخار فرزندِ آدم کے گناہوں کو لے جاتا ہے یعنی اس سے گناہ معاف ہوجاتے ہیں جیسا کہ آگ سے لوہا صاف ہوجاتا ہے''

(ریاض الصالحین، باب کراہیہ سب الحمی)

خیرات کرنے کی ترغیب:

ایک مرتبہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ:

''جب شوربا پکاؤ تو اس میں پانی زیادہ ڈال کر اپنے ہمسایوں کو بھی یاد کیا کرو (یعنی اُن کو بھی بھیجا کرو)''

(ریاض الصالحین، باب حق الجار)

نیز فرمایا کہ:

''اے عورتوں کی جماعت! خیرات کیا کرو کیونکہ میں گمان کرتا ہوں کہ تمہاری اکثریت دوزخ میں ہوگی''

(مشارق الانوار حدیث 61 مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی)

نیز فرمایا کہ:

اے فاطمہ بنتِ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اے صفیہ بنتِ عبدالمطلب!

میرے مال میں سے جو چاہو سوال کرو مگر میں اللہ تعالیٰ (کے عذاب سے بچانے) سے کسی چیز کا مالک نہیں''

(مشارق الانوار حدیث 144 مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی)

(یاد رہے اس حدیث کا حکم آیۂ کریمہ ''وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى'' (اے محبوب! آپ کا رب آپ کو اتنا نوازے گا کہ آپ راضی ہوجائیں گے) سے منسوخ ہے، یا یہ حدیث کفار کے ساتھ مخصوص ہے کہ جن کا خاتمہ کفر پر ہوگا یعنی کفر کرنے والے کے لئے میں کسی چیز کا مالک نہیں)

حسنِ معاشرت کی تلقین:

نیز فرمایا:

''اے مومن عورتو! اپنے ہمسایوں کی کسی چیز (تحفے) کو ہلکا اور معمولی گمان نہ کیا کرو اگرچہ بکری کا پایہ ہی کیوں نہ ہو (یعنی ہدیہ کو معمولی سمجھ کر ترک نہ کرو)''۔

(ریاض الصالحین، باب حق الجار)

ایک جگہ ارشاد فرمایا کہ:

''جو مصیبت کے وقت بال منڈوائے یا کپڑے پھاڑے یا (رونے کی) آواز بلند کرے وہ ہم میں سے نہیں''

(مشارق الانوار حدیث 75 مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی)

نیز فرمایا کہ:

''وہ ہم میں سے نہیں جو بوقتِ مصیبت چہرے پر طمانچے مارے یا گریبان پھاڑے اور جاہلیت والی باتیں کرے''

(ترمذی باب النھی عن ضرب الخدود و شق الجیوب)

غریبوں کا خیال رکھنا چاہئے:

نیز فرمایا:

"بدترین طعام اس ولیمے کا کھانا ہے جس میں مالداروں کو بلایا جائے اور غریبوں کو نظر انداز کر دیا جائے"

(ریاض الصالحین باب ملاطفۃ الیتیم والبنات وسائر الضعفۃ)

مزید فرمایا:

"جس شخص نے (بلاوجہ شرعی) دعوت (ولیمہ) کو رد کیا اس نے اللہ و رسول کی نافرمانی کی" (ریاض الصالحین باب ملاطفۃ الیتیم والبنات وسائر الضعفۃ)

(البتہ جو شخص بازاری عورتوں کے ناچ گانے یا شراب یا دیگر محرمات وغیرہ کی وجہ سے دعوتِ ولیمہ ترک کرے وہ گناہ گار نہیں)

افضل خواتین کا ذکرِ خیر:

فرمایا کہ:

"قریش کی عورتیں بہترین عورتیں ہیں جو بچپن میں بچوں پر انتہائی مہربان اور شوہروں کے مال کی نگہبان ہوتی ہیں یعنی فضول خرچی نہیں کرتیں"

فرمایا کہ:

"عورتوں میں سے بہترین عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ بی بی مریم ہیں، ان کے بعد بی بی خدیجۃ الکبریٰ یعنی حضرت بی بی فاطمۃ الزہرا کی والدہ ماجدہ رضی اللہ تعالیٰ عنھن"

(مشارق الانوار حدیث، 1572 مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی)

فرمایا کہ:

"عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فضیلت تمام عورتوں پر ایسے ہے جیسے ثرید (شوربے میں روٹی کے ٹکڑوں) کو دوسرے تمام کھانوں پر"

(مشارق الانوار حدیث، 1578 مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی)

فرمایا کہ:

"فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میرے جگر کا ٹکڑا ہیں"

(مشارق الانوار حدیث، 1582 مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی)

ایک دن حضرت امِ حبیبہ رضی اللہ عنہا یوں دعا فرما رہی تھیں کہ:

"بار خدایا! مجھے میرے شوہر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نفع دے اور باپ ابوسفیان اور بھائی معاویہ کے ساتھ بھی"

آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب یہ دعا سنی تو ارشاد فرمایا کہ:

"تم نے وقتِ مقررہ، ایام معدودہ اور قسمت میں طے شدہ رزق کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے سوال کیا ہے جو نہ وقت سے پہلے مل سکتا ہے اور نہ بعد میں، اگر اللہ تعالیٰ سے سوال کرتی ہو تو یوں سوال کرو کہ اے اللہ! مجھے عذابِ قبر اور عذابِ دوزخ سے پناہ عطا فرما، یہ اس دعا سے بہتر ہے"

مہمان نوازی کی برکت:

صحیح بخاری اور مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

ایک شخص نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میں بھوکا ہوں تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ایک زوجہ کے گھر کسی کو بھیجا تو انہوں نے

جواب دیا کہ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ معبوث فرمایا ہے، اس وقت میرے پاس سوائے پانی کے کچھ نہیں، پھر آپ نے قاصد کو یکے بعد دیگرے دوسری زوجہ پھر تیسری یہاں تک کہ نو کی نو ازواجِ مطہرات نے یہی جواب دیا۔

پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کو مخاطب ہو کر فرمایا کہ کوئی ہے جو اس کی مہمان داری کرے، اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے گا۔

حضرتِ ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ میں اس کی مہمان داری کروں گا اور پھر آپ اس مہمان کو اپنے گھر لے گئے۔

گھر جا کر اپنی بیوی سے پوچھا کہ کھانے کی کوئی چیز موجود ہے؟

انھوں نے جواب دیا کہ تھوڑی سی روٹی بچوں کے لیے رکھی ہوئی ہے، ان صحابی نے بیوی سے کہا کہ بچوں کو بہانے سے سلا دو اور جب مہمان گھر میں آئے اور کھانے کی طرف ہاتھ بڑھائے تو چراغ کی روشنی زیادہ کرنے کے ارادہ سے اٹھنا اور چراغ بجھا دینا، پھر ہم منہ ہلاتے رہیں گے مگر کھانا نہیں کھائیں گے۔

چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور ساری رات گھر والے بھوکے رہے، صبح کے وقت جب وہ صحابی نماز کے لئے حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کو فرمایا کہ اللہ عزوجل نے بہت تعجب فرمایا فلاں مرد اور فلانی عورت کے اس عمل پر جو انہوں نے اپنے مہمان کے ساتھ کیا۔

(ریاض الصالحین باب الایثار)

اہلِ بیتِ اطہار کا ایثار:

تفسیرِ کشاف میں حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

ایک مرتبہ حضرت امامِ حسن اور امامِ حسین رضی اللہ عنہما بیمار ہو گئے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چند صحابہ کے ساتھ عیادت کیلئے تشریف لائے کسی صحابی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مشورہ دیا کہ ان کی صحت یابی کے لئے آپ نذر (منت) مان لیں تو حضرتِ علی، حضرت فاطمہ اور (اُن کی کنیز) فضہ نے تین روزوں کی منّت مان لی، رضی اللہ عنہم۔

چنانچہ صاحبزادگان جب صحت یاب ہو گئے تو انہوں نے روزے رکھنے کا ارادہ کیا، گھر میں کھانے کی کوئی چیز نہ تھی جسے کھا کر روزہ رکھتے۔

حضرت علی نے شمعون یہودی سے بطور قرض بارہ کلو جو لئے جن کو پیس کر پانچ روٹیوں کا آٹا گوندھا اور روٹیاں پکائیں، ابھی افطار کا ارادہ کر رہے تھے کہ ایک فقیر نے صدا دی اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اہلِ بیت تم پر سلام ہو! میں مسلمان مسکینوں میں سے ایک مسکین ہوں مجھے کھانا دو، اللہ تمہیں جنت کے دسترخوان سے کھانا کھلائے۔ انہوں نے تمام روٹیاں اٹھا کر اسے دے دیں اور خود پانی سے افطار کیا یہاں تک کہ صبح کو بھی کچھ کھائے بغیر روزہ رکھ لیا، شام کو افطار کے لئے کھانا سامنے رکھا تو اس دوران ایک یتیم نے آ کر سوال کیا تو وہ سارا کھانا اسے دے دیا اور خود پانی سے افطار کیا، تیسرے دن بھی کچھ کھائے پیئے بغیر روزہ رکھ لیا، شام کو افطار کے لئے جب کھانا سامنے رکھا تو ایک قیدی نے آ کر سوال کیا، انھوں نے پھر سارا کھانا اسے دے دیا اور خود پانی سے افطار کیا۔

اگلے دن جب صبح ہوئی تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ امام حسن اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ہاتھ پکڑ کر آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا کہ دونوں صاحبزادے بھوک کی شدت سے کانپ

رہے تھے، تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری کتنی المناک حالت ہے جو میں دیکھ رہا ہوں، پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اسی وقت اٹھے اوران کے ساتھ حضرت علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر تشریف لے گئے، دیکھا تو حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا گھر کے محراب میں اس عالم میں تشریف فرما تھیں کہ (شدتِ بھوک کی وجہ سے) ان کا پیٹ پیٹھ کے ساتھ ملا ہوا اور آنکھیں اندر دھنسی ہوئی تھیں۔

ان کی یہ حالت دیکھ کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر سخت رقت طاری ہوئی، اتنے میں حضرت جبرائیل امین سورۃ ''دَھــر'' کی آیات لے کر نازل ہوئے جس میں یہ سارا واقعہ موجود ہے، رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:

''دنیا مومن کا قید خانہ اور کافر کے لئے جنت ہے''۔

(تفسیر کشاف، سورۃ الدھر الآیت 14 اخرجہ فی قولہ تعالیٰ وجزاھم بما صبروا)

دنیا کا بہترین اسباب:

آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

دنیا کا سارا اسباب بالکل معمولی ہے، البتہ نیک بیوی (دنیا کا) بہترین اسباب ہے۔

(ریاض الصالحین، باب فضل الزھد فی الدنیا)

صبر مصیبت کے شروع میں ہوتا ہے:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ:

آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک عورت پر گزرے جو اپنے (فوت شدہ) بچے پر رو رہی تھی تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''اللہ سے ڈر اور صبر کر'' اس نے

(آپ کو پہچانے بغیر) جواب دیا آپ کو میری مصیبت کی کیا پرواہ (یہ سنکر) آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہاں سے چلے گئے، کسی نے اس عورت کو بتایا کہ یہ رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے یہ سن کر وہ عورت دم بخود رہ گئی، جیسے اُسے سانپ سونگھ گیا ہو پھر وہ عورت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گھر آئی، دروازہ پر کوئی دربان نہ تھا، عرض کی مجھے علم نہ تھا کہ آپ ہیں (گویا معافی طلب کرتی تھی) تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''صبر وہ ہوتا ہے جو شروع مصیبت میں ہو''۔

(مشارق الانوار حدیث، 535 مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی)

عبادت سے گناہ مٹ جاتے ہیں:

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

''پنجگانہ نمازیں، جمعہ سے جمعہ تک، ماہ رمضان سے رمضان تک، ان کے درمیان جو گناہ ہوئے ہوں ان کو مٹا دیتے ہیں، بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے پرہیز کرے''۔

(ریاض الصالحین باب فضل الصلوۃ)

غیبت کی تباہ کاری:

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

''مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان کے شر سے تمام مسلمان سلامت ہوں''

(ریاض الصالحین، باب النھی عن الایذاء)

ایک دن آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ سے سوال فرمایا کہ ''جانتے ہو کہ غیبت کیا ہے؟ عرض کی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بہتر جانتے

ہیں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

''کسی مسلمان کی پیٹھ کے پیچھے ایسی چیز ذکر کرنا جو اسے ناپسند ہو''

صحابہ نے عرض کی: بالفرض وہ عیب اس میں موجود ہو تو؟ فرمایا کہ ''اس میں وہ عیب موجود ہو تو غیبت ہے ورنہ بہتان۔

مزید فرمایا کہ

''غیبت کا گناہ زنا سے زیادہ ہے''

(ترمذی، باب ماجاء فی الغیبۃ)

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

''جو زنا کا مرتکب ہو پھر صدقِ دل سے توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرما کر اسے بخش دیتا ہے۔

مزید فرمایا کہ: ''کوئی کسی کی غیبت کرے پھر (یوں دعا کرے) کہ اے اللہ! مجھے اور اسے بخش دے! تو یہ اس کے بعض گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا (یعنی جس کی غیبت کی اس کے لئے مغفرت کی دعا کرنا غیبت کرنے والے کے لئے کفارہ بن جاتا ہے)

مفلس کون؟

ایک دن آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کو فرمایا کہ:
تمہیں علم ہے کہ مفلس کون ہے؟ عرض کی کہ جس کے پاس پیسے اور اسبابِ دنیا نہ ہوں، فرمایا کہ:

''میری امت میں مفلس وہ ہے جو (روزِ قیامت) نماز اور روزے لے کر

حاضر ہوگا، مگر ساتھ ہی کسی کی بدگوئی کی ہوگی، کسی کو زنا کی تہمت لگائی ہوگی، کسی کا مال کھایا ہوگا، کسی کا خون بہایا ہوگا اور کسی کو ضرب لگائی ہوگی، تو اس کی نیکیاں ان لوگوں میں تقسیم کر دی جائیں گی، بالفرض اگر اس کی نیکیاں ختم ہو جائیں گی تو مظلوموں کے گناہ اس کے ذمہ ڈال کر اسے دوزخ میں پھینک دیا جائیگا، پھر فرمایا کہ (حقیقت میں) یہی ظالم مفلس ہے۔

(مشارق الانوار حدیث، 1727 مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی)

نوحے کی ممانعت:

حضرت ام سلمہ سے نقل ہے کہ میرے شوہر ابوسلمہ فوت ہوئے تو میں نے کہا کہ میرے شوہر مسافر تھے اور حالتِ سفر میں ان کا انتقال ہوا ہے، میں ان پر اس طرح نوحہ اور گریہ کروں گی (یعنی روؤں اور پیٹوں گی) کہ لوگ اس کا قصہ بیان کریں گے، میں رونے کی مکمل تیاری کر چکی تھی اور وہ عورت بھی آ گئی جو اس کام میں میرا تعاون کرنا چاہتی تھی کہ اچانک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور ہماری یہ حالت دیکھ کر فرمایا کہ

''اللہ پاک نے جس گھر سے شیطان کو بھگا دیا تم اسے دوبارہ اسی گھر میں داخل کرنا چاہتی ہو''

آپ کا یہ فرمان سن کر ہم اس کام سے رک گئیں۔ (یاد رہے کہ آواز سے رونا منع ہے صرف آنسوؤں کا آ جانا اس سے مستثنیٰ ہے)

(مشارق الانوار حدیث، 529 مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی)

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

جب آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت زینب وفات پا گئیں تو عورتیں آواز سے رونے لگیں۔

حضرتِ عمر انہیں خاموش کرانے کے لئے تازیانہ (چابک) لہرانے لگے تو آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُنہیں ہاتھ سے پیچھے کیا اور فرمایا کہ عمر جلدی نہ کرو، پھر اُن عورتوں کو فرمایا کہ شیطانی آوازیں بند کرو پھر فرمایا کہ جو آنکھ اور دل سے ہو سو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جو ہاتھ اور زبان سے ہو وہ شیطان کی طرف سے ہے۔

(مشکوٰۃ شریف باب البکاء علی المیت)

یعنی آنکھ سے آنسو بہیں اور دل میں غم ہو اس میں گناہ نہیں البتہ اگر ہاتھ سے سینہ کوبی اور زبان سے غلط کلمات ادا کئے جائیں تو اس پر سزا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسے جنازہ کے پیچھے جانے سے منع فرمایا ہے جس میں کوئی بین کرنے والی ہو۔ (ابن ماجہ باب فی النھی عن النیاحۃ)

فضیلتِ نماز:

ایک دن حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کو فرمایا کہ:

''مجھے بتاؤ اگر کسی کے گھر کے سامنے نہر بہتی ہو اور وہ اس میں دن میں پانچ بار نہائے تو اسکے جسم پر میل لگی رہے گی؟ صحابہ نے عرض کی کہ اس کے جسم پر ہرگز میل نہیں رہے گی تو ارشاد فرمایا کہ یہی مثال پنجگانہ نمازوں کی ہے کہ ان کے ذریعہ اللہ تعالیٰ ان کے (صغیرہ) گناہ مٹا دیتا ہے۔

(ریاض الصالحین باب فضل الصلوٰۃ)

تسبیحاتِ فاطمہ کی فضیلت:

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

ایک مرتبہ حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنھا نے چکی چلانے کی وجہ سے ہاتھوں میں پڑنے والے چھالوں اور گھریلو کام کاج کی شکایت کی، پھر بی بی صاحبہ کو خبر ہوئی کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس کنیزیں آئی ہوئی ہیں تو وہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گھر تشریف لے گئیں، اتفاقاً آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت گھر میں موجود نہیں تھے، حضرتِ عائشہ کو انہوں نے ساری صورتِ حال بتائی۔

دوسرے دن آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرتِ علی کے گھر تشریف لائے، کہتی ہیں ہم نے آپ کے لئے قیام کا ارادہ کیا تو حکم فرمایا کہ بیٹھے رہو۔

حضرت علی فرماتے ہیں کہ پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے اور بی بی فاطمہ کے درمیان بیٹھ گئے، میں نے اپنے سینے میں آپ کے پاؤں مبارک کی ٹھنڈک محسوس کی، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہیں ایسا عمل بتاتا ہوں جو اس (کنیز) سے بہتر ہے جس کے لئے تم آئی تھیں (نمازِ عشاء سے فارغ ہو کر) جب بستر پر آؤ تو چونتیس مرتبہ ''اللہ اکبر'' اور تینتیس مرتبہ ''الحمد اللہ'' اور تینتیس مرتبہ ''سبحان اللہ'' پڑھ لیا کرو، یہ تمھارے لئے اس سے بہتر ہے جو تم چاہتے ہو بخدا میں تمہیں اس حال میں کبھی لونڈی نہ دوں گا جب تک کہ اہل صفہ کی کمر بھوک کی وجہ سے جھکی ہوئی ہو۔

(مشارق الانوار حدیث، 1922 مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی)

پانچ انمول موتی:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے جا رہا تھا، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

۱) اے بیٹے! اپنے رب کی طرف نگاہ رکھو، وہ تمہاری نگہبانی فرمائے گا۔

۲) اپنے رب کی طرف متوجہ رہو، اس کو روبرو پاؤ گے، یعنی موجود پاؤ گے۔

۳) جب مدد چاہو اپنے رب جل جلالہ سے مدد مانگو۔

۴) یہ بات یاد رکھو کہ اگر ساری مخلوق مل کر تمہیں فائدہ پہنچانا چاہے کبھی فائدہ نہ پہنچا سکے گی مگر اس قدر جتنا اللہ پاک نے تمہارے مقدر میں لکھ دیا ہے۔

۵) اور اگر تمہیں نقصان پہنچانے پر سب لوگ متفق ہو جائیں تو کبھی نقصان نہ پہنچا سکیں گے مگر اتنا جتنا تقدیر میں لکھ دیا گیا ہے، قلمیں (تقدیر لکھ کر) فارغ اور صحیفے خشک ہو چکے ہیں (یعنی اب تبدیلی نہیں ہوگی)۔

تین کبیرہ گناہ:

ایک دن آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کو فرمایا:

کیا میں تمہیں ایسے گناہ نہ بتاؤں جو سب سے بڑے کبیرہ گناہ ہیں؟

عرض کی ضرور ارشاد فرمائیے!

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

۱) اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا۔

۲) والدین کی نافرمانی کرنا۔

اس وقت آپ تکیہ لگائے ہوئے تھے مگر (تاکید کے لیے) اٹھ بیٹھے، پھر فرمایا:

۳) جھوٹ بولنا اور جھوٹی گواہی دینا۔

اور آپ اس بات کی بار بار تکرار فرماتے رہے۔

(ریاض الصالحین، باب بیان غلظ تحریم شھادۃ الزور)

حضرت علی کو دوسرا نکاح منع فرمادیا:

ایک مرتبہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (منبر پر تشریف فرما ہو کر) ارشاد فرمایا کہ:

بنی ہشام بن مغیرہ (ابوجہل کے خاندان والے) مجھ سے اجازت چاہتے ہیں کہ وہ اپنی بیٹی کا نکاح علی بن ابی طالب سے کر دیں، میں کبھی اس کی اجازت نہ دوں گا، کبھی رخصت نہ دوں گا، اس پر کبھی راضی نہ ہوں گا، ہاں اگر علی میری بیٹی کو طلاق دے دیں تو اُن کی بیٹی سے نکاح کر سکتے ہیں، خدا کے دشمن اور اس کے محبوب کی بیٹی ایک شخص کے نکاح میں جمع نہیں ہو سکتیں، میری بیٹی میرے گوشت کا ٹکڑا ہے، جو بات اسے خوش کرے وہ مجھے خوش کرتی ہے جو بات اسے ایذا دے وہ مجھے ایذا دیتی ہے۔

(مسلم شریف باب من فضائل فاطمۃ رضی اللہ عنہا)

اولین وآخرین سے زیادہ ثواب:

ایک مرتبہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کو فرمایا:

کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتاؤں جس سے تم پچھلے اور اگلے آنے والے لوگوں سے زیادہ ثواب حاصل کر لو؟ عرض کی: یارسول اللہ! ضرور فرمائیے!

ارشاد فرمایا کہ:

''ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ ''سبحان اللہ'' ۳۳ مرتبہ ''الحمد للہ'' ۳۳ مرتبہ ''اللہ اکبر'' پڑھ لیا کرو'' ایک روایت میں ''اللہ اکبر'' ۳۴ مرتبہ ہے۔ (اور جس میں ۳۳ کا ذکر ہے اس میں فرمایا کہ سو کی گنتی پوری کرنے کے لیے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر پڑھ لیا کرو)

(مشارق الانوار حدیث، 349 مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی)

رشتہ داروں پر خیرات کا ثواب سب سے زیادہ ہے:

حضرتِ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اجازت لئے بغیر ایک کنیزہ کو آزاد کر دیا، چنانچہ جب آپ میری باری کے دن میرے پاس تشریف لائے تو میں نے آپ سے اس بات کا تذکرہ کیا، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

''وہ کنیزہ اگر تم اپنے ماموں کو دے دیتیں تو اس کا ثواب زیادہ ہوتا''

اللہ کے ذکر کی برکت:

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

جس گھر میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے اور وہ گھر جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا جائے دونوں کی مثال زندہ اور مردہ کی سی ہے۔

منافق کی علامتیں:

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

چار خصلتیں ایسی ہیں کہ جس میں وہ چاروں موجود ہوں سمجھ لو کہ وہ خالص منافق ہے، اگر اس میں کوئی ایک خصلت ہوگی تو جب تک اس کو چھوڑے گا نہیں اس میں ایک خصلت نفاق کی باقی رہے گی۔

وہ چار خصلتیں یہ ہیں:

۱) جب اسے امانت دی جائے تو اس میں خیانت کرے۔

۲) جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔

۳) جب عہد کرے تو عہد شکنی کرے۔

۴) اور جب جھگڑا کرے تو گالیاں دے۔

(ریاض الصالحین باب تحریم کذب)

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت ایمان کی جان ہے:

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''اس ذات کی قسم جس کے قبضہء قدرت میں میری جان ہے تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن ہو ہی نہیں سکتا جب تک کہ مجھے اپنی اولاد اور ماں باپ اور سب انسانوں سے زیادہ محبوب نہ رکھے''

(مشارق الانوار حدیث، 34 مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی)

ہمسائے کے حقوق کی اہمیت:

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

''اس ذات کی قسم جس کے قبضہء قدرت میں میری جان ہے تم میں سے کوئی اس وقت تک (کامل) مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اپنے ہمسائے یا مسلمان بھائی کے لئے وہ پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے''

(مشارق الانوار حدیث، 35 مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی)

غسلِ حیض کا طریقہ:

حضرتِ اسماء رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے غسلِ حیض کا

طریقہ پوچھا تو ارشاد فرمایا:

''(عورت) پانی اور بیری کے پتوں سے وضو کامل کرے، پھر سر پر پانی ڈالے اور سر کو خوب ملے تا کہ بالوں کی جڑوں میں پانی پہنچ جائے، پھر پورے جسم پر پانی بہائے، پھر روئی خوشبو سے گیلی کر کے شرمگاہ کے ارد گرد لگائے، (تا کہ بد بو ختم ہو جائے) اس طرح عورت پاک ہو جائے گی''۔

اے ابراھیم! ہم تمہارے فراق پر انتہائی غمگین ہیں:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ:

ایک دن آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہمارے ساتھ ابو سیف لوہار کے گھر تشریف لے گئے جو آپ کے صاحبزادے حضرتِ ابراھیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دایہ تھے (یعنی ان کی بیوی حضرت ابراہیم کو دودھ پلاتی تھیں) آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صاحبزادے کو اٹھایا اور بوسہ دیا۔

پھر جب آپ دوبارہ ان کے گھر میں تشریف لائے تو حضرتِ ابراھیم کے آخری سانس تھے، یہ دیکھ کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے آنسو جاری ہو گئے، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے یہ دیکھ کر عرض کی حضور! آپ رو رہے ہیں؟ فرمایا: (بغیر آواز کے) یہ رونا عین رحمت ہے، پھر فرمایا آنکھیں رو رہی ہیں، دل غمگین ہے اور ہم زبان سے صرف وہ بات کہتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے، بخدا اے ابراھیم! ہم تمہارے فراق پر انتہائی غمگین ہیں۔

والدین کی اہمیت:

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آپ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا کہ اولاد پر ماں باپ کا کیا حق ہے؟ فرمایا:

''وہ دونوں (اگر راضی ہیں تو) تیرے لئے جنت ہیں اور (اگر ناراض ہیں تو) تیرے لئے دوزخ ہیں''

خالہ ماں کی جگہ ہے:

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

ایک شخص نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی حضور! میں کبیرہ گناہ کا مرتکب ہوا ہوں کیا کوئی توبہ کی صورت ہے، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ کیا تیری ماں زندہ ہے؟ عرض کی نہیں، فرمایا کیا تیری خالہ زندہ ہے؟ عرض کی جی ہاں، فرمایا: چلا جا اس کے ساتھ نیکی کر۔

(ترمذی باب ماجاء فی برالخالۃ)

جنت کی نعمتیں:

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

''جنت اور دوزخ جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ تمہارے قریب ہیں (اچھے اور برے اعمال کے لحاظ سے)

(مشارق الانوار حدیث، 2190 مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی)

نیز فرمایا کہ:

''اہلِ جنت بہشت میں کھائیں پئیں گے مگر بول و براز نہیں کریں گے، ناک اور منہ سے بلغم نہیں آئے گا، کستوری کی طرح مہکتی ڈکار اور پسینہ آئے گا جس سے کھانا ہضم ہو جائے گا، سانس لینے کی طرح سہولت کے ساتھ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی حمد

اور تسبیح کریں گے"۔

(مشکوۃ باب صفۃ الجنۃ واھلہا)

نمازوں کے اوقات کی تفصیل:

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

ایک شخص نے نمازوں کے اوقات کے بارے میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا تو آپ خاموش رہے، حضرت ابوموسیٰ کہتے ہیں کہ جونہی صبح صادق ہوئی (کہ ابھی اندھیرے کی وجہ سے) ایک دوسرے کی پہچان نہ ہوتی تھی اس وقت آپ نے تکبیر پڑھنے کا حکم دیا، پھر دوپہر کو جونہی زوال ہوا ظہر کی نماز قائم کی یوں محسوس ہوتا تھا کہ ابھی آدھا دن ہوا ہے، ابھی سورج کافی بلند تھا کہ عصر کی نماز قائم کی، پھر جونہی سورج غروب ہوا تو مغرب کی نماز پڑھی، پھر جب شفق یعنی سفیدی غائب ہوئی نمازِ عشاء قائم فرمائی۔

پھر دوسرے دن صبح کی نماز دن روشن کر کے پڑھی کہ گمان ہوتا تھا سورج نکل آیا ہے یا نکلنے کے قریب ہے، پھر ظہر کی نماز میں تاخیر کی کہ کل جس وقت عصر کی نماز پڑھی گئی تھی اس سے کچھ پہلے پڑھی، پھر عصر میں اتنی تاخیر کی کہ جب عصر سے فارغ ہوئے تو یوں محسوس ہوتا تھا جیسے سورج پیلا ہو گیا ہے، پھر مغرب ادا کی جبکہ شفق غروب ہونے کو تھی پھر عشاء کی نماز پڑھی جبکہ تہائی رات گزر چکی تھی۔

تیسرے دن جب صبح ہوئی تو اس شخص کو بلایا جس نے اوقاتِ نماز کے بارے میں سوال کیا تھا فرمایا کہ نمازوں کے اوقات ان دو وقتوں کے درمیان ہیں۔

قبر میں صرف اعمال ساتھ جائیں گے:

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:

مرنے کے بعد قبر تک تین چیزیں انسان کے ساتھ جاتی ہیں دو چیزیں واپس آجاتی ہیں اور ایک ساتھ رہ جاتی ہے، واپس آنے والی چیزیں مال اور اولاد ہیں اور باقی رہنے والی چیز اعمال ہیں۔

(ریاض الصالحین باب فی المجاھدۃ)

قیامت والے دن بزرگوں کی خدمت کام آجائے گی:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:

(روزِ قیامت) دوزخیوں کی صفیں بندھی ہوں گی، ایک بہشتی شخص وہاں سے گزرے گا تو ایک دوزخی اُن کو بلائے گا اور کہے گا حضرت ! کیا آپ مجھ کو نہیں پہچانتے میں وہی ہوں جس نے پیاس کے وقت آپ کو پانی پلایا تھا، دوسرا دوزخی کہے گا میں وہ ہوں جس نے آپ کو وضو کے لئے پانی دیا تھا، پھر وہ جنتی بزرگ ان دونوں کی سفارش کریں گے اور دونوں کو جنت میں لے جائیں گے۔

(مشکوۃ باب الحوض والشفاعۃ)

انسان کا اصل مال:

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:

"فرزندِ آدم کہتا ہے میرا مال! میرا مال! میرا مال! اس کا مال تو وہی ہے جو اس نے کھایا اور فنا کیا، یا پہنا اور اسے بوسیدہ کیا، یا راہِ خدا میں دیا اور ذخیرہ کیا، باقی مال تو

اسکے وارثوں کا ہے"۔

(مشارق الانوار حدیث،2149 مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی)

مزید فرمایا کہ:

"فرزندِ آدم بوڑھا ہوتا ہے مگر اس کی دو خصلتیں جوان ہو جاتی ہیں مال کی حرص اور زندگی کی حرص"۔

(مشارق الانوار حدیث،614 مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی)

افضل صدقہ اپنوں پر ہے:

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجہ بی بی زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی یارسول اللہ! آج آپ نے خیرات کا حکم فرمایا ہے، میں اپنے زیور خیرات کرنا چاہتی ہوں، میرے شوہر کہتے ہیں کہ وہ صدقہ مجھے اور میرے بچوں کو دے دو دوسروں کو دینے سے یہ بہتر ہے، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:

"وہ درست کہتے ہیں واقعی اس کا ثواب زیادہ ہے، اور یقیناً تمھارے خاوند اور تمھارے بچے تمھارے صدقہ وخیرات کے لیے زیادہ موزوں ہیں"

(بخاری باب الصدقۃ علی الاقارب)

کاتب الحروف فرماتے ہیں کہ اس سے مراد نفلی خیرات ہے کیونکہ اصول اور فروع اور خاوند یا بیوی کا ایک دوسرے کو زکوٰۃ دینا حنفیوں کے نزدیک جائز نہیں۔

(اصول وہ کہلاتے ہیں جن سے انسان پیدا ہوا ہے جیسے باپ، ماں، دادا، دادی، نانا، نانی وغیرہ اور فروع وہ کہلاتے ہیں جو اس سے پیدا ہوئے جیسے بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی، نواسا، نواسی وغیرہ، البتہ ان کے علاوہ بہن، بھائی، چچا، پھوپھی، خالہ، ماموں اور انکی اولاد کو زکوٰۃ دینا جائز ہے)

کامل خواتین:

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:

"مردوں میں کامل حضرات بہت ہیں مگر عورتوں میں کامل (ترین) فقط مریم بنتِ عمران اور آسیہ فرعون کی بیوی ہیں"۔

(مشارق الانوار حدیث،1572 مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی)

نماز کے آداب:

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:

مجھے حکم ہوا ہے کہ سات ہڈیوں پر سجدہ کروں، پیشانی، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور دونوں قدم، اور یہ بھی حکم ہوا ہے کہ سجدہ کی حالت میں کپڑے اور بالوں کو زمین پر گرنے سے نہ روکوں۔

(مشارق الانوار حدیث،285 مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی)

(یہ حکم مردوں کے لئے ہے عورتوں کو بال اکٹھے کر کے نماز پڑھنے کا حکم ہے)

جنت کس کو ملے گی:

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:

جنت کو مکروہ یعنی ناپسندیدہ چیزوں سے اور دوزخ کو شہوات یعنی خواہشاتِ نفسانی سے گھیر دیا گیا ہے۔

(مشکوٰۃ باب خلق الجنۃ والنار)

(یعنی جو خواہشاتِ نفسانیہ کے تابع ہوگا وہ دوزخ میں اور جو احکامِ شریعت پر عمل کرے گا جو مشکل اور دشوار ہیں تو وہ جنت میں جائے گا)

جانوروں پر ظلم کا انجام:

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:

"(پچھلی امتوں میں سے) ایک عورت کو اس لئے دوزخ میں ڈال دیا گیا کہ اس نے ایک بلی کو قید کر دیا تھا حتیٰ کہ بھوک اور پیاس کی وجہ سے وہ مرگئی"

(ریاض الصالحین باب النھی عن تعذیب العبد والدابۃ)

جنت میں غریبوں کی اکثریت ہوگی:

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:

"میں نے جنت میں نظر کی تو وہاں اکثریت غریبوں اور مسکینوں کی تھی، پھر میں نے دوزخ میں نظر کی تو وہاں عورتوں کی اکثریت پائی"

اے عائشہ! میں تمہارے لئے ابوزرع کی طرح ہوں:

ایک دن آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ "میں تمہارے لئے ابوزرع کی طرح ہوں"

ابوزرع کا قصہ یوں ہے کہ حضرتِ عائشہ فرماتی ہیں کہ:

گیارہ عورتیں ایک جگہ اکٹھی ہوئیں اور آپس میں عہد کیا کہ (اپنے اپنے شوہر کے اوصاف بیان کریں گی اور) کوئی بات چھپائیں گی نہیں۔

ان میں سے ایک کہنے لگی کہ:

میرا شوہر لاغر اونٹ کے گوشت کی طرح ہے جو بلند پہاڑ پر ہو، نہ اس کا راستہ ہموار ہے کہ کوئی اسے لا سکے، نہ اس کا گوشت فربہ (عمدہ) ہے جس کو منتقل کرنے کی

خاطر کوئی اتنی تکلیف اٹھائے۔

دوسری نے کہا کہ:

میرا شوہر اس طرح ہے کہ میں اس کی خبر نہیں بتا سکتی، اگر بتاؤں تو اس میں عیب ہی عیب ہیں۔

تیسری نے کہا کہ:

میرے شوہر کا قد بہت دراز ہے اگر بات کروں تو طلاق کی دھمکی دیتا ہے اگر خاموش رہوں تو معلق رہتی ہوں، یعنی نہ شوہر والی اور نہ بغیر شوہر والی۔

چوتھی بولی:

میرا شوہر تہامہ کے علاقے کی طرح ہے جس کی رات نہ گرم ہے نہ سرد، نہ اس سے کوئی خوف ہے نہ ملال۔

پانچویں بولی:

میرا شوہر جب گھر میں آتا ہے تو چیتے کی طرح سوتا رہتا ہے، آرام پسند ہے، جب باہر جاتا ہے تو شیر کی طرح دلیر ہوتا ہے اور دشمن کو خوب دفع کرتا ہے، جس سے عہد و پیمان کیا ہوا اس بارے میں اس سے کوئی پوچھتا ہی نہیں۔

چھٹی نے کہا کہ:

جب میرا خاوند کھاتا ہے تو سارا کھانا کھا جاتا ہے، اگر پیتا ہے تو سارا پی جاتا ہے، جب سوتا ہے تو کپڑوں میں لپٹ کر اکیلا ہی سو جاتا ہے بیوی کے بستر کی طرف ہاتھ نہیں بڑھاتا کہ کہیں اسے بیوی کا غم و اندوہ معلوم ہو۔

ساتویں نے کہا کہ:

میرا شوہر حوصلہ سے عاری بے وقوف شخص ہے،کون سا درد (عیب) ہے جو اُس میں نہیں، اپنی بیوی کو بے انتہا مارتا ہے، ہڈیاں توڑ دیتا ہے اور مار مار کر لہولہان کر دیتا ہے۔

آٹھویں نے کہا:

میرا شوہر ہاتھ لگانے میں اَرنَب (خرگوش) کی طرح اور خوشبو میں زَرنَب (خوشبودار گھاس) کی طرح ہے۔

نویں کہنے لگی کہ:

میرا شوہر بلند قامت (اونچے گھر والا)، عالی نسب، سخی، کثیر الضیافتہ، (مہمانوں کو کھانا کھلانے کی وجہ سے) گھر میں راکھ بہت رہتی ہے، اور اس کا مکان سرائے کے قریب ہے۔

دسویں نے کہا کہ:

میرا شوہر جاگیردار ہے، کیسا بڑا جاگیردار ہے، بہت عالیشان جاگیردار ہے، اس کے اونٹوں کے لئے بیٹھنے کی جگہیں بہت ہیں، وہ چراگاہ میں کم جاتے ہیں، جب اونٹ ڈھول کی آواز سنتے ہیں انہیں اپنے ذبح کئے جانے کا یقین ہو جاتا ہے۔

گیارہویں بولی:

میرا شوہر ابوزرع ہے، ابوزرع کا کیا کہنا، اس نے میرے دونوں کانوں کو زیوروں کی زینت سے بھر دیا، میرے دونوں بازوؤں کو گوشت سے پر کر دیا، اور مجھے قابلِ فخر بنا دیا، میں بکریاں چرانے والوں میں رہتی تھی، وہ مجھے بکثرت اونٹوں اور گھوڑوں میں لے گیا اور ایسے علاقے کا مالک بنایا جس میں میں کھیتیوں کی ڈھیریاں

ہی ڈھیریاں تھیں اور صاف شدہ دانے۔

میں اس سے جب بات کرتی ہوں تو کبھی برا نہیں مناتا، صبح تک سوئی رہتی ہوں، جب پیتی ہوں تو خوب پیتی ہوں۔

ابوزرع کی ماں کے بھی کیا کہنے! اس کے سامان کے صندوق بہت وزنی ہیں، گھر دیکھو تو بہت وسیع ہے۔

ابوزرع کے بیٹے کی بھی کیا بات ہے! اس کے سونے کی جگہ کھجور کی چھڑی برابر ہے، اور چھوٹی بکری کی دستی ہی سے سیر ہو جاتا ہے۔

ابوزرع کی بیٹی کا کیا پوچھتے ہو! ماں باپ کی انتہائی فرماں بردار، اس کے کپڑے جسامت سے پُر ہیں، ہمسائے اسے دیکھ کر حسد سے جلتے ہیں۔

ابوزرع کی کنیز بھی کیا ہی خوب ہے! مجال ہے کہ کبھی راز فاش کرے، کھانا ضائع نہیں کرتی، گھر کی صفائی کا بہت خیال رکھتی ہے۔

ایک دن (صبح صبح جبکہ) لسی سے مکھن نکل رہا تھا، ابوزرع گھر سے باہر نکلا، ایک عورت سے اس کی ملاقات ہوئی، جس کے ساتھ دو بچے چیتوں کی طرح اس کے پستانوں سے کھیل رہے تھے، ابوزرع نے مجھے طلاق دے کر اس سے نکاح کر لیا۔

میں نے بھی ایک بہادر گھڑ سوار سے نکاح کر لیا، جس کے ہاتھ میں نیزہ تھا، اس نے بھی مجھے بہت عیش کروایا اور ہر جانور کا جوڑا مجھے دیا، اس نے مجھ سے کہا کہ خود بھی عیش کرو اور بچوں کو بھی عیش کراؤ۔

مگر پھر بھی دوسرے شوہر نے جو کچھ مجھے دیا اگر میں سب جمع کروں تو ابوزرع کے چھوٹے برتن کے برابر بھی نہ ہوگا۔

(ترمذی باب ماجاء فی کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

چھوٹی بچی پر شفقت:

حضرت امِ خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ:

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بہت سے کپڑے آئے، ان میں ایک سیاہ رنگ کی چھوٹی چادر بھی تھی، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''ام خالد کو میرے پاس لے آؤ'' ام خالد کہتی ہیں میں بچی تھی مجھے اٹھا کر آپ کی خدمت میں لایا گیا، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے وہ چادر اپنے دست مبارک سے مجھے پہنائی اور پھر دعا فرمائی (خدا کرے) تو اسے بوسیدہ کرے اور پرانا کرے، دومرتبہ یہ کلمات آپ نے ارشاد فرمائے، اُس چادر میں سبز یا زرد رنگ کا حاشیہ تھا فرمایا: اُمِ خالد (دیکھو) کتنا خوبصورت حاشیہ ہے، پھر میں اٹھی اور مہرِ نبوت سے کھیلنے لگی، لوگوں نے مجھے اس سے منع کیا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسے کچھ نہ کہو۔

(مشارق الانوار حدیث،556 مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی)

میت پر نوحے کی ممانعت:

روایت ہے کہ:

حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت پر جب ان کے اہل خانہ رونے لگے تو ایک شخص نے انھیں منع کیا لیکن وہ نہ رکے، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی گئی کہ وہ کہا نہیں مانتے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جا کر ان کے منہ میں خاک ڈال دو'' حضرت عائشہ نے ان سے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہارا ناک خاک آلود کرے بخدا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے جو حکم فرمایا ہے وہ نہیں کرتے بلکہ

آپ کے رنج والم میں اضافہ کرتے ہو۔

مریض کی نماز:

حضرت عمران بن حصین کہتے ہیں کہ: مجھے بواسیر کی تکلیف تھی تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

''اول تو کھڑے ہو کر نماز پڑھو، اگر کھڑے ہو کر نہیں پڑھ سکتے تو بیٹھ کر، ورنہ لیٹ کر سر کے اشارہ سے نماز پڑھو''

(بخاری باب اذا لم یطق قاعدا صلی علی جب)

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا معجزہ:

حضرت عمران بن حصین سے روایت ہے کہ:

ہم ایک بار (حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ) سفر میں تھے، صحابہ نے سخت پیاس کی شکایت کی، تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سواری سے نیچے اترے اور فرمایا کہ فلاں شخص اور علی کو میرے پاس بلاؤ، (جب یہ دونوں حاضر ہوئے تو) آپ نے اُن دونوں کو حکم فرمایا کہ جا کر پانی تلاش کرو۔

دونوں پانی کی تلاش میں چل دیئے، کچھ فاصلے پر انھوں نے ایک عورت کو اونٹ پر سوار پایا، جو دو بڑی مشکوں کے درمیان بیٹھی ہوئی تھی، انہوں نے اونٹ کی مہار پکڑ لی اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں اس عورت کو لے آئے پھر اس کو اونٹ سے اتارا۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے برتن طلب کیا جس میں دونوں مشکیں کھول دیں، پھر آپ نے اعلان فرمایا کہ جس کو پانی پینے کی طلب ہو پی لے۔

راوی کہتے ہیں کہ اس وقت ہماری تعداد چالیس تھی، ہم سب نے سیر ہو کر پانی پیا، تمام برتن بھر لئے، بخدا اس کے باوجود وہ مشکیں یوں محسوس ہوتی تھیں کہ پہلے سے زیادہ بھری ہوئی ہیں۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس عورت کو فرمایا کہ اب جاؤ یہ پانی اپنے اہل کو پلاؤ اور اچھی طرح دیکھ لو کہ تمہارے پانی میں سے ایک قطرہ بھی کم نہیں ہوا، (یہ پانی تم نے نہیں بلکہ) اللہ پاک نے ہمیں پلایا ہے۔

جب وہ عورت اپنے قبیلہ میں آئی تو کہنے لگی میں کسی بہت بڑے جادوگر یا کسی نبی سے مل کر آئی ہوں، اس کے قبیلہ کے لوگوں نے جب یہ واقعہ سنا تو وہ سب اس عورت کے ذریعے حاضر بارگاہ ہو کر مشرف بہ اسلام ہو گئے۔

نیک عورت کی جزا:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''جو عورت نمازِ پنجگانہ قائم کرے، ماہِ رمضان کے روزے رکھے، حرام کام سے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے اور شوہر کی فرمانبردار ہو تو اسے کہو کہ جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔

(مشکوۃ باب عشرۃ النساء)

شوہر کی فرمانبرداری کی تاکید:

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''اگر میں کسی کو کسی دوسرے کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو میں عورت کو حکم

دیتا کہ وہ شوہر کو سجدہ کرے''

(مشکوۃ باب عشرۃ النساء)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''جو عورت اس حالت میں مرے کہ اس کا شوہر اس سے راضی ہو تو وہ ضرور جنت میں داخل ہوگی''

(مشکوۃ باب عشرۃ النساء)

مذکورہ بالا تینوں حدیثیں مشکوۃ شریف میں ہیں۔

میت نہلانے کے آداب:

حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے منقول ہے کہ:

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بڑی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا ابوالعاص بن ربیع کی زوجہ جب وفات پا گئیں تو نہلانے والی عورتوں کو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ غسل دینے میں ابتدا دائیں جانب سے کرو، وضو کے اعضا پہلے دھوؤ، پھر فرمایا تین یا پانچ بار یا اس سے زیادہ اگر کوئی مصلحت ہو تو غسل دے سکتی ہو، آخری مرتبہ کافور (سجدے کے اعضا پر) لگاؤ، جب غسل ذیکر فارغ ہو جاؤ تو مجھے بتانا، پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی چادر مبارک اتار کر دی اور حکم فرمایا کہ ان کو سب سے پہلے یہ چادر پہناؤ۔ (تاکہ اس کی برکتیں انھیں حاصل ہوں)

(بخاری کتاب الجنائز)

شوہر کے مال میں سے کچھ لینا کیسا؟

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

حضرت ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اہلیہ ہند حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں آئیں اور عرض کی کہ میرے شوہر بخیل ہیں کیا اُن کے مال سے بغیر اجازت خرچ کرسکتی ہوں؟ فرمایا کہ ''اتنا مال جو تمھیں اور تمھارے بچوں کو کافی ہو لے سکتی ہو''

(ریاض الصالحین باب بیان مایباح من الغیبۃ)

فوتگی پر پڑھی جانے والی دعا:

حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں کہ جب میرے شوہر ابوسلمہ فوت ہوئے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:

''یہ کلام پڑھو اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِی وَلَهُ وَاَعْقِبْنِی عُقْبٰی حَسَنَةً اے اللہ! مجھے اور انہیں بخش دے اور بہتر نعم البدل عطا فرما''

(ریاض الصالحین، باب مایقولہ من مات لہ میت)

آخرت کی فکر کرو:

حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:

''دنیا میں مسافروں کی طرح رہو یا راہ گذر کی طرح (یعنی معمولی ساز و سامان کے ساتھ) اور خود کو قبر والوں میں شمار کرو''

(ریاض الصالحین، باب ذکر الموت وقصر الامل)

نیز فرمایا کہ:

''جب شام کرو تو صبح کا انتظار نہ کرو اور جب صبح کرو تو شام کا انتظار مت کرو، مرض اور موت کے لئے صحت اور زندگی میں کچھ ذخیرہ کرلو''

(ریاض الصالحین، باب ذکر الموت وقصر الامل)

کھانے کی چیزیں ڈھک کر رکھنی چاہئیں:

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ ایک دن آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لیے دودھ لائے تو آپ نے فرمایا کہ:

''اسے ڈھانپ کر کیوں نہیں لائے اگر کچھ نہ تھا تو اس پر لکڑی ہی رکھ لیتے''

(ثابت ہوا کہ کھانے کی چیزیں ڈھک کر رکھنی یا لانی چاہئیں)

انتہائی بڑھاپے سے پناہ مانگنا:

حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ایک انتہائی بوڑھی عورت کو دیکھ کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:

''بہت بوڑھی ہوگئی ہو، خدا کرے کہ کبھی تمھاری عمر دراز نہ ہو''

(کیونکہ بہت بوڑھا اپنے لئے اور دوسروں کے لئے عذاب بن جاتا ہے، اسی وجہ سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ''ارذل العمر'' سے پناہ مانگی ہے۔)

صبح کی نماز کی اہمیت:

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے ایک ایسے شخص کا ذکر ہوا جس نے صبح کی نماز نہیں پڑھی تھی اور سویا رہا، فرمایا کہ:

''شیطان نے اس کے کانوں میں پیشاب کر دیا ہے''

(بخاری باب اذا نام ولم یصل بال الشیطن فی اذنہ)

رب کو یاد کرو:

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک رات آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بیدار ہوئے تو آپ بہت ہی خوفزدہ تھے فرمایا:

''سبحان اللہ! آج رات کتنے عجیب رحمت کے خزینے اور کتنے فتنے نازل ہوئے ہیں، کون ہے جو حجرے والیوں (یعنی ازواج مطہرات) کو بیدار کرے، تاکہ نماز پڑھ کر (اس کی یاد) کریں، بہت عورتیں ہیں جو دینا میں پردہ دار ہیں اور آخرت میں برہنہ ہوں گی''

(بخاری، باب ستکون فتنۃ کقطع اللیل المظلم)

گلے میں درد کا علاج:

ام قیس کو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

''تم بچوں کے گلے زور سے کیوں ملتی ہو؟ (جس کی وجہ سے بچوں کو تکلیف ہوتی ہے) تم املتاس (چوب ہندی) سے ان کا علاج کرو، اس میں سات بیماریوں کا علاج ہے، ان میں سے ایک ''ذات الجنب'' ہے جس کے لیے گھٹی دی جاتی ہے اور خناق ہو تو ناک میں قطرے ڈالے جاتے ہیں''۔

(مشکوٰۃ باب الطب)

کاتب الحروف فرماتے ہیں کہ علم طب سے معلوم ہوا ہے کہ جس کا مزاج بارد (ٹھنڈا) اور رطب (نمی والا) ہو اس کے لئے یہ فائدہ مند ہے۔ اللہ و رسولہ اعلم

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فضیلت:

حضرت ابو موسیٰ اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:

''عائشہ کو جہان بھر کی عورتوں پر ایسی فضیلت حاصل ہے جیسے ثرید کو سارے کھانوں پر''

(معلوم رہے کہ گوشت والے شوربے میں روٹی کے بھگوئے ہوئے ٹکڑوں کو ثرید کہتے ہیں یہ طعام آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو بہت مرغوب تھا)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

''جب آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے میرا نکاح ہوا تو اس وقت میری عمر سات سال تھی، جب رخصتی ہوئی تو اس وقت میں نو سال کی تھی، میرے کھلونے بھی میرے ساتھ جہیز میں بھیجے گئے، جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی تو اس وقت میں اٹھارہ برس کی تھی''

(نسائی شریف کتاب النکاح)

رضاعی رشتے کی حرمت:

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

''جب میرا نکاح ام یحییٰ سے ہوا تو ایک سیاہ فام عورت آ کر کہنے لگی کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا تھا (لہٰذا تم دونوں رضاعی بہن بھائی ہو تمہارا نکاح جائز نہیں) میں نے کہا کہ مجھے تو کوئی خبر نہیں کہ تم نے ہم دونوں کو دودھ پلایا تھا، پھر میں نے اپنے سسر ابواہاب سے جا کر پوچھا تو انہوں نے بھی لاعلمی کا اظہار کیا۔

حضرت عقبہ فرماتے ہیں کہ پھر میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ بابرکت میں حاضر ہوا اور سارا معاملہ عرض کیا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ: ”جب اُس عورت نے کہہ دیا ہے تو پھر تم اسے اپنے نکاح میں کیسے رکھ سکتے ہو؟ اسے چھوڑ دو“۔ (اس مسئلہ کی تفصیل آگے رضاعت کے مسائل میں آرہی ہے)

(بخاری باب شہادۃ المرضعۃ)

غیب کی پانچ کنجیاں:

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:
غیب کی پانچ چابیاں ہیں جن کا (ذاتی) علم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں:
۱) قیامت کا علم۔
۲) ماں کے پیٹ میں کیا ہے۔
۳) کوئی کل کیا کسب (عمل) کرے گا۔
۴) کس سرزمین میں موت آئے گی۔
۵) کس وقت بارش برسے گی۔

(بخاری، باب لا یدری متی یجئی المطر)

جہنم کی آگ کی تپش:

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:
”جو آگ تم جلاتے ہو وہ دوزخ کی آگ کا ستر میں سے ایک حصہ ہے“ صحابہ نے عرض کی حضور! جلانے کے لیے یہ آگ کیا کم ہے؟ فرمایا کہ ”دنیا کی آگ دوزخ کی آگ سے انہتر حصے کم ہے“

(بخاری، باب صفۃ النار)

قیامت قریب ہے:

ام المومنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

ایک دن آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس اس حال میں تشریف لائے کہ آپ خوفزدہ تھے، فرمایا:

” لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، عرب کے لیے ہلاکت ہے ایسے شر سے جو بالکل قریب آچکا ہے، یاجوج ماجوج کی دیوار اس قدر کھل گئی ہے، پھر آپ نے اپنے انگوٹھے اور شہادت والی انگلی سے حلقہ بنایا (یعنی قیامت اتنی قریب آگئی ہے) بی بی زینب نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا نیک لوگوں کے باوجود ہم ہلاک ہو جائیں گے؟ فرمایا: ”ہاں جب خباثت حد سے بڑھ جائے“۔

(ریاض الصالحین باب فی الامر بالمعروف)

انسان اور اس کی موت کی تمثیل:

ایک دن آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مربع (چوکور) خط بنایا پھر مربع کے درمیان میں ایک اور خط کھینچا جو مربع سے باہر نکل جاتا تھا پھر درمیان والے خط سے چھوٹے چھوٹے خط کھینچے پھر فرمایا کہ درمیان والا خط آدمی ہے اور جو مربع اسے ہر طرف سے احاطہ کئے ہوئے ہے وہ موت ہے اور جو خط مربع سے باہر نکلا ہوا ہے وہ اس کی آرزوئیں ہیں، درمیان میں جو چھوٹے چھوٹے خطوط ہیں وہ امراض و آفات ہیں اگر ایک بیماری سے بچ جاتا ہے تو دوسری بیماری اسے دبوچ لیتی ہے (یکے بعد

دیگرے ایسا ہی ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ موت آجاتی ہے اور اس کی آرزوئیں باقی رہ جاتی ہیں)

(ترمذی کتاب صفۃ القیامۃ)

(حضرت خواجہ صاحب نے اس مقام پر اس تمثیل کی ہیئت قلمی نسخے میں بنائی ہے جس کا عکس کتاب کے آخر میں دیا جارہا ہے)

توکل اور غیبی رزق:

مشکوٰۃ شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

ایک نیک شخص اپنے گھر آیا اور اپنے اہل کی فاقے کی حالت دیکھ کر باہر چلا گیا اتنے میں اسکی بیوی اپنی چکی کی طرف اٹھی تاکہ اُسے چلائے اور تنور کی طرف گئی تاکہ آگ جلائے، پھر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی اے پروردگار! ہمیں رزق عطا فرما، اتنے میں اس نے اپنے طشت کی طرف نظر کی تو آٹے سے بھرا ہوا تھا، تنور کی طرف نظر کی تو وہ بھی روٹیوں سے بھرا ہوا تھا، اتنے میں اس کا شوہر آگیا اور پوچھا کہ میرے جانے کے بعد کوئی چیز تمھارے پاس پہنچی ہے یا نہیں؟

بیوی نے کہا ہاں! اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ سب سامان آیا ہے، مرد آگے بڑھا اور چکی کا اوپر والا پتھر اٹھا دیا، صحابہ کرام نے یہ واقعہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اگر وہ شخص پتھر نہ اٹھاتا تو وہ چکی قیامت تک چلتی رہتی''۔

چند احادیث قدسیہ:

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''میں جس کی آنکھیں لے کر اس کی آزمائش کرتا ہوں پھر وہ اس پر صبر کرتا

ہے تو میں ان آنکھوں کے عوض اس کو بہشت عطا کرتا ہوں''

مزید آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ارشاد ربانی ہے:

''بندہ جب میری ملاقات کو دوست رکھتا ہے تو میں بھی اس کی ملاقات کو دوست رکھتا ہوں اور جو بندہ میری ملاقات کو پسند نہیں کرتا میں بھی اس کی ملاقات کو پسند نہیں کرتا''

(مشارق الانوار حدیث، 1834 مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

''میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ نعمتیں تیار کی ہیں جن کو آج تک نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کانوں نے سنا اور نہ کسی کے دل پر خیال ہی گذرا''

(مشکوٰۃ باب صفۃ الجنۃ واھلھا)

فرمان خداوندی ہے کہ:

عزت اور بزرگی (کبریائی) دونوں میری چادریں ہیں، جو شخص یہ چادریں مجھ سے کھینچنا چاہتا ہے (یعنی اپنے اندر بزرگی اور عظمت کی صفت پیدا کرنا چاہتا ہے) میں اسے عذاب دوں گا۔

(مشکوٰۃ باب الغضب والکبر)

خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

میں تمام شریکوں کے شرک سے بے نیاز ہوں، کوئی شخص کوئی عمل کرے اور اس عمل میں کسی کو میرا شریک بنائے تو میں اس کو اس کے شریک کے ساتھ چھوڑ دیتا ہوں۔

(مشارق الانوار حدیث 2162 مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

’’میں بندے کے گمان کے قریب ہوں جیسا کہ وہ میرے ساتھ گمان کرتا ہے، جب بندہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے پاس ہوتا ہوں، اگر وہ مجھے اپنے نفس میں (اکیلا) یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے ایسے ہی یاد کرتا ہوں اگر وہ مجھے بھرے مجمع میں یاد کرتا ہے تو میں اسے ایسی جماعت میں یاد کرتا ہوں جو اس کی جماعت سے بہتر ہوتی ہے‘‘

(مشکوۃ باب ذکر اللہ والتقرب الیہ)

روزے کی فضیلت پر چند روایات:

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:

’’فرزندِ آدم جو نیک عمل کرتا ہے تو اس کا ثواب دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھتا رہتا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مگر روزہ کہ وہ میرے لئے ہے اور میں خود ہی اس کا ثواب دوں گا، وہ میرے لئے اپنی نفسانی خواہشات اور طعام ترک کرتا ہے، روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں ایک خوشی جب وہ افطار کرتا ہے دوسری خوشی جب وہ اپنے رب سے ملاقات کرے گا‘‘

(مشکوۃ کتاب الصوم)

’’روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے افضل ہے اور روزہ جہنم کی آگ کے سامنے ڈھال ہے‘‘

’’روزہ دار کو چاہیئے کہ یاوہ گوئی اور بری باتوں سے بچے، اگر کوئی اس سے لڑے یا برا کہے تو اسے کہہ دے میں روزے سے ہوں‘‘

بیماری بخشش کا ذریعہ ہے:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

’’میں جسبندے کی بخشش کا عزم فرماتا ہوں تو اسے بیماری یا تنگیِ رزق میں مبتلا کر کے وہ گناہ جو اس کی گردن پر ہوتے ہیں محو کر کے پھر اُسے دنیا سے اٹھاتا ہوں‘‘

نیز فرماتا ہے کہ:

’’اے بندے! میری بندگی کے لیے اپنے آپ کو فارغ کر دے میں تیرے سینے کو غِنا سے بھر دوں گا اور تیرے فقر کو ختم کر دوں گا، اگر ایسا نہیں کرے گا تو تیرے ہاتھوں کو شغل سے بھر دوں گا اور تیری بھوک کبھی ختم نہ کروں گا‘‘

شان وعظمتِ اولیاء:

نیز فرمایا کہ:

’’میرا بندہ ہمیشہ نوافل سے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اُسے اپنا دوست بنالیتا ہوں، پھر میں اس کے کان بن جاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے، اور آنکھیں جن سے وہ دیکھتا ہے اور ہاتھ جن سے وہ پکڑتا ہے اور پاؤں جن سے وہ چلتا ہے، اگر وہ مجھ سے کوئی چیز مانگے تو میں اُسے ضرور عطا فرماتا ہوں، اگر وہ مجھ سے پناہ مانگے تو میں اسے پناہ عطا فرماتا ہوں‘‘

(مشارق الانوار حدیث، 2195 مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی)

لوگوں کے ساتھ بھلائی کا اخروی انعام:

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا:

’’اے ابن آدم! میں بیمار ہوا تھا تو نے میری عیادت نہ کی؟ بندہ عرض کرے

گا: اے پروردگار! تو تو سارے جہان کا پروردگار ہے، میں تیری عیادتکیسے کرتا؟ فرمائے گا: میرا فلاں بندہ بیمار تھا تو نے اس کی عیادت نہ کی، کیا تجھے علم نہ تھا کہ تو اگر اس کی عیادت کرتا تو تو مجھے وہیں پاتا۔

اے فرزندِ آدم! میں نے تجھ سے کھانا مانگا تھا مگر تو نے مجھے کھانا نہ دیا، بندہ عرض کرے گا تو تو تمام جہانوں کا پروردگار ہے، میں تجھے کیسے کھانا دیتا؟ فرمائے گا کہ تجھ سے میرے فلاں بندے نے کھانا مانگا تھا، تو نے اسے کھانا نہ دیا کیا تجھے خبر نہیں کہ اگر تو اسے کھانا دیتا تو تو میرے پاس آج اس کا اجر پالیتا۔

اے فرزندِ آدم! میں نے تجھ سے پانی مانگا تھا مگر تو نے پانی نہ دیا، عرض کرے گا میں تجھے کیسے پانی دیتا؟ حالانکہ تو ربُّ العٰلمین ہے، فرمائے گا کہ تجھ سے میرے فلاں بندے نے پانی مانگا تھا، تو نے اسے پانی نہ دیا کیا تجھے خبر نہیں کہ اگر تو اسے پانی پلاتا تو آج میرے پاس اس کا اجر وثواب پاتا''

(مشارق الانوار حدیث، 1718 مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی)

مقامِ بندگی وشانِ خداوندی:

خداتعالیٰ فرماتا ہے کہ:

اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو مگر وہ جنہیں میں ہدایت کروں پس مجھ سے ہدایت طلب کرو، میں تمھیں ھدایت دوں گا۔

اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو مگر وہ جنہیں میں کھانا دوں پس مجھ سے کھانا مانگو میں تمہیں کھانا دوں گا۔

اے میرے بندو! تم سب ننگے جسم ہو مگر وہ جنہیں میں کپڑے پہناؤں پس

مجھ سے کپڑے طلب کرو میں تمہیں کپڑے دوں گا۔

اے میرے بندو! تم سب شب وروز گناہ کرتے ہو اور میں تو وہ ہوں جو گناہ معاف کرتا ہے، پس مجھ سے تم سب گناہوں کی معافی مانگو! میں تمہارے گناہ معاف فرمادوں گا۔

اے میرے بندو! اگر تم مجھے نقصان پہنچانا چاہو تو کبھی نقصان نہ پہنچا سکو گے اگر تم مجھے فائدہ پہنچانا چاہو تو کبھی فائدہ نہ پہنچا سکو گے۔

اے میرے بندو! اگر تمام اولین وآخرین انسان اور جنات کسی سب سے بڑے پرہیزگار انسان کی طرح بن جائیں (تو ان کی پرہیزگاری) میرے خزانے میں (ایک ذرہ بھر بھی) اضافہ نہ کرسکے گی اور اگر تمہارے تمام اولین وآخرین انسان اور جنات گناہ گارترین بندے کی طرح (برے) بن جائیں تو وہ میری سلطنت میں (ذرہ بھر بھی) کمی نہ کرسکیں گے۔

اے میرے بندو! اگر اولین وآخرین، انسان اور جنات بلند ٹیلے پر کھڑے ہو کر مجھ سے اپنے دل کی ہر آرزو مانگیں میں ان کی ہر آرزو پوری کردوں، یہ چیز میرے خزائن میں اتنی بھی کمی نہ کرے گی جتنا سمندر میں سوئی ڈبونے سے کمی آتی ہے

اے میرے بندو! یہ تمہارے اعمال ہیں جنہیں میں دیکھتا ہوں، پھر میں تمہیں ان کی پوری جزا دوں گا، تم میں سے کوئی اگر نیک عمل کرے تو میرا شکر ادا کرے، اگر نیک کام کے علاوہ کوئی کام کرے تو صرف اپنے نفس کو ہی ملامت کرے۔

(مسلم شریف باب تحریم الظلم)

(یعنی تقاضائے ادب یہ ہے کہ نیک کام کی نسبت اللہ کی طرف کرے اور برے کام کی نسبت اپنی طرف)

میں تمام بادشاہوں کا بادشاہ ہوں:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

خدائے بزرگ وبرتر میں ہی ہوں، میرے سوا کوئی لائقِ عبادت نہیں، تمام بادشاہوں کا مالک اور تمام بادشاہوں کا بادشاہ ہوں، بادشاہوں کے دل میرے قبضۂ قدرت میں ہیں، یہ یقینی بات ہے کہ جب میرے بندے میری فرمانبرداری کرتے ہیں تو میں بادشاہوں کے دلوں کو اُن پر مہربان اور رحمت ورأفت سے بھر دیتا ہوں، اور جب وہ بندے میری نافرمانی پر کمربستہ ہو جائیں تو بادشاہوں کے دلوں کو قہر وعذاب سے بھر دیتا ہوں، جس کی وجہ سے لوگوں کو (گوناگوں) عذابوں میں مبتلا کرتے ہیں تم لوگ ان بادشاہوں کو بددعا نہ دیا کرو، بلکہ عجز وانکساری اور میری یاد میں خود کو مشغول رکھو تاکہ میں تمھیں ان کے شر (اور فتنے) سے امان میں رکھوں"

"مشکوٰۃ شریف" اور "مشارق الانوار" (بخاری ومسلم کی قولی احادیث کا مجموعہ) سے جو چند احادیث نقل کی ہیں ان کا ترجمہ (جو کہ اصل کتاب میں بزبانِ فارسی ہے) مکمل ہوا، اب میں فقہ کے وہ مسائل ذکر کرتا ہوں جو عورتوں کے ساتھ مخصوص ہیں۔

خواتین کے لیے ضروری فقہی مسائل

مسائل کے بیان سے پہلے میں چند احادیثِ مبارکہ بطورِ تبرک نقل کرتا ہوں۔

مشکوٰۃ شریف میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ام سُلیم سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کی یارسول اللہ! اللہ پاک حق بات سے حیا نہیں فرماتا، عورت کو اگر خواب میں احتلام ہو تو کیا اس پر غسل واجب ہے؟ ارشاد فرمایا: "ہاں (غسل واجب

ہے) لیکن اگر بیداری کے بعد گیلا پن نہ ہو تو پھر غسل ضروری نہیں"۔

کاتب الحروف فرماتے ہیں: یاد رہے کہ مردوں کے لیے بھی یہی حکم ہے، فقہ کی کتابوں میں یہ مسئلہ مذکور ہے کہ اگر خواب میں احتلام کا ہونا یاد نہ ہو مگر کپڑوں میں گیلا پن (یا داغ) دیکھے تو غسل واجب ہے خواہ مرد ہو یا عورت۔

مشکوٰۃ شریف ہی میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ:

فاطمہ بنت ابی حُبیش نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ مجھے استحاضہ (بیماری کا خون) مسلسل آتا رہتا ہے میں پاک نہیں ہوتی تو کیا نماز کو ترک کردوں؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جواب دیا: "ہرگز نہیں! یہ کسی رگ سے خون آتا ہے حیض کا خون نہیں، عادت کے دنوں میں جب خون آئے تو نماز نہ پڑھا کرو، جب وہ ایام گزر جائیں تو خون دھو کر (غسل کرکے) نماز پڑھ لیا کرو"

(مشکوٰۃ باب المستحاضۃ)

ایک عورت کو استحاضہ آتا تھا حضرت ام سلمہ نے اس کے بارے میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"اسے کہو کہ اس مرض سے پہلے کے ان دنوں کا شمار کرے جن دنوں میں حائضہ ہوا کرتی تھی پھر اُن دنوں میں نماز ترک کردیا کرے، جب وہ (عادت والے) دن گزر جائیں تو غسل کرے اور خون والی جگہ پر کپڑا رکھ کر نماز ادا کرے"

(مشکوٰۃ باب المستحاضۃ)

حیض اور استحاضہ کے مسائل:

کاتب الحروف فرماتے ہیں کہ:

امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک ان احادیث کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی

عورت کو پہلی دفعہ خون حیض آیا ہے اور دس دنوں سے زیادہ آ گیا ہے تو اس صورت میں پہلے دس دن خون حیض سمجھے بعد میں خود کو پاک جانے (اور نہا کر نماز شروع کر دے) اس طرح ہر مہینے دس دن حیض کے اور بیس دن پاکی کے ہونگے۔

(منہل الواردین از علامہ شامی، الفصل الرابع، مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ)

اگر اس استحاضہ سے پہلے حیض کی عادت تھی تو ہر ماہ عادت والے دنوں میں نماز، روزہ ترک کرے پھر وہ خود کو پاک سمجھے۔

(منہل الواردین از علامہ شامی، الفصل الرابع، مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ)

امام ابوحنفیہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک تین دنوں (یعنی بہتر گھنٹے) سے حیض کم نہیں ہو سکتا اور دس دنوں سے زیادہ نہیں۔

اگر تین دنوں سے ایک منٹ پہلے خون رک جائے پھر دس دنوں میں خون بالکل نہ آئے تو وہ خون حیض نہیں ہوگا، اس دوران جو نمازیں ترک ہوئی ہیں انہیں قضا کرے۔

(منہل الواردین، المقدمہ النوع الثانی، از علامہ شامی، مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ)

اگر دس دنوں سے خون زیادہ آ گیا تو دس دنوں سے جو زیادہ خون آیا ہے وہ حیض نہیں (بلکہ استحاضہ ہے) اسے چاہئے کہ دسویں دن نہا کر نماز شروع کر دے۔

(فتاوی ھندیہ کتاب الطہارت الباب السادس فی الدماء المختصۃ بالنساء)

پھر نماز کے ہر وقت میں علیحدہ وضو کرے (پہلے والا وضو کافی نہیں، جیسا کہ شرعی معذور کے احکام ہیں)

(عالمگیری کتاب الطہارت باب السادس فی الدماء المختصۃ بالنساء فصل رابع)

اگر کسی عورت کی عادت سات دنوں کی تھی مگر اس بار آٹھویں دن خون رکا تو

آٹھویں دن بھی نماز ترک کرے پھر نہا کر نماز پڑھے، اگر نویں دن رکا تو نویں دن نہا کر نماز شروع کرے اور اگر دسویں دن رکا تو دسویں دن نہا کر نماز شروع کر دے، یہ سب دن حیض ہی کے شمار ہونگے، اگر بالفرض اس صورت میں دس دنوں سے خون زیادہ آ گیا تو حیض صرف سات ہی دن ہوگا (جو عادت کے ایام تھے) باقی استحاضہ یعنی بیماری کا خون شمار ہوگا۔

(فتاوی ھندیہ کتاب الطہارت الفصل الاول فی الحیض)

سات دنوں کے بعد جو نمازیں فوت ہو جائیں ان کی قضا کرے، یہ بات بھی یاد رکھیں کہ اگر خون تین دنوں سے پہلے رک جائے تو نماز کو آخر وقت تک مؤخر کرے جب نماز قضا ہونے کا خطرہ ہو تو وضو کر کے نماز ادا کرے۔

اگر تین دن سے زیادہ پر اور دس دنوں سے پہلے خون رک جائے، اگر سابقہ عادت سے پہلے رک جائے تو اس صورت میں لازم ہے کہ نماز کو آخر وقت تک دیر کرے، جب نماز قضا ہونے کا خطرہ ہو تو غسل کر کے نماز ادا کرے، اگر سابقہ عادت کے مطابق خون رک گیا یا گزشتہ عادت سے زیادہ پر رکا، یا پہلے عادت نہیں تھی تو ان سب صورتوں میں اس کے لیے تاخیر مستحب ہے (لازم نہیں)۔

(منہل الواردین، الفصل الثالث)

اور ان گزشتہ تمام صورتوں میں خون دوبارہ آ جائے تو اس کے لئے اب پاکی کا حکم نہ رہے گا، خواہ حیض زندگی میں پہلی بار آیا ہو یا حسب عادت آیا ہو۔

اگر خون دس دنوں پر یا زیادہ پر ختم ہو تو دس دن گزرتے ہی اس کی پاکی کا حکم کیا جائے گا اور اس پر غسل لازم ہوگا۔

اگر کسی عورت کی عادت اس طرح ہے کہ ایک دن اسے خون آتا ہے اور دوسرے دن نہیں آتا، دس دن اسی طرح گزرتے ہیں تو جس دن خون دیکھے نماز روزہ ترک کرے دوسرے دن وضو کر کے نماز ادا کرے، پھر تیسرے دن نماز روزہ ترک کر کے چوتھے دن غسل کر کے نماز پڑھے، دس دنوں تک اسی طرح عمل کرتی رہے جس دن خون رکے غسل لازماً کرے، ہوسکتا ہے کہ اس کا حیض رک گیا ہو۔

(شرح الوقایہ باب الحیض)

وہ عورت جس کی عادت دس، بیس کی ہے (یعنی دس دن حائضہ اور بیس دن پاک رہتی ہے) اگر انیس دن پاک رہے ایک دن خون دیکھے پھر دس دن پاک رہے اس سے اگلے دن خون دیکھے تو جو دس دن دو خونوں کے درمیان ہیں وہ سب حیض کے ہیں، امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف کے نزدیک یہ مسئلہ کتاب ''کافی'' میں موجود ہے۔

(منھل الواردین، النوع الثانی)

جس عورت کی عادت مقرر نہ ہو کبھی پانچ دن خون آتا ہو اور کبھی چھ دن تو اگر ایسی عورت کو مسلسل خون آنا شروع ہو جائے تو اکثر مدت جو چھ دن ہیں خونِ حیض ہوگا باقی استحاضہ۔

(منھل الواردین، النوع الثانی، بحر الرائق، باب الحیض)

خونِ استحاضہ کی اقسام:

خونِ استحاضہ (جو بیماری کا خون کہلاتا ہے) چھ قسم ہے۔

۱) وہ خون جو تین دن سے کم ہو۔

۲) وہ خون جو دس دن سے زیادہ ہو۔

۳) اس عورت کا خون جس کی عادت دس دن سے کم ہو مگر اِس بار اُسے دس دن سے زیادہ خون آجائے، تو جو عادت سے زیادہ ہے وہ بھی استحاضہ ہے۔

۴) وہ خون جو حالتِ حمل میں دیکھے۔

۵) وہ خون جو آٹھ سال یا اس سے کم عمر والی دیکھے۔

۶) وہ خون جو آئسہ پچاس سال کے بعد دیکھے (پچاس سال کے بعد عورت حیض سے مایوس ہو جاتی ہے اس لئے اُسے آئسہ کہتے ہیں) بعض فقہاء کے نزدیک آئسہ ساٹھ سال کی عورت کو کہتے ہیں۔

(منھل الواردین، بحر الرائق، باب الحیض)

استحاضہ کے احکام:

استحاضہ والی عورت اور جو صاحبِ عذر ہو (صاحب عذر یا شرعی معذور وہ ہے جسے ایسا عذر ہو کہ اس کا وضو قائم نہ رہتا ہو مثلاً مسلسل پیشاب کے قطرے آتے ہوں، یا اس کا زخم مسلسل بہتا رہتا ہو، یا مسلسل ہوا خارج ہوتی رہتی ہو وغیرہ وغیرہ) کا حکم یہ ہے کہ وہ ہر نماز کے وقت میں نیا وضو کرے، پھر اس ایک نماز کے وقت میں جس قدر چاہے فرض اور نوافل پڑھے، جب نماز کا وقت ختم ہوگا تو اس کا وضو بھی ختم ہو جائے گا۔

(منھل الواردین، الفصل السادس)

مثلاً معذورِ شرعی نے (عصر کے وقت وضو کیا تو آفتاب ڈوبتے ہی اس کا وضو جاتا رہا، اور اگر آفتاب نکلنے کے بعد اور) زوال سے پہلے وضو کیا اور وہ عذر (جس کی وجہ سے وہ معذور ہے) مسلسل ظہر کے آخر وقت تک رہا وضو نہ ٹوٹے گا (کیونکہ ابھی تک کسی فرض نماز

کا وقت نہیں گیا، البتہ اس عذر کے علاوہ وضوٹوٹنے کی کوئی اور وجہ پائی گئی تو وضوٹوٹ جائے گا)۔

دسویں دن اگر خونِ حیض رک جائے اور اگر چہ ابھی غسل نہ کیا ہو اس سے صحبت کرنا جائز ہے۔

(منھل الواردین، الفصل الثالث، بحر الرائق، باب الحیض)

البتہ وہ عورت جو دس دن سے پہلے پاک ہو جائے تو اس سے صحبت جائز نہیں مگر جبکہ اتنا وقت گزر جائے کہ جس میں نہا کر تکبیر تحریمہ کہہ سکے تو اتنی تاخیر کر کے بغیر غسل بھی صحبت کرنا جائز ہے۔

(منھل الواردین، الفصل الثالث، بحر الرائق، باب الحیض)

حیض سے پاک عورت نے رات کے وقت کپڑا رکھا مگر خون کا نشان اس پر صبح کے وقت دیکھا تو حیض کی ابتدا صبح کے وقت سے ہوگی۔

حیض والی عورت نے رات کو کپڑا رکھا، صبح کو خون کا نشان اس پر نہیں تھا تو اس کی پاکی کا حکم رات سے کیا جائے گا۔

(منھل الواردین، الفصل الثالث، بحر الرائق، باب الحیض)

نماز کے وقت میں عورت کو حیض آ گیا تو وہ نماز معاف ہوگئی اس کی قضا نہیں۔

(منھل الواردین، الفصل السادس، بحر الرائق، باب الحیض)

نماز کے اخیر وقت میں حیض والی عورت پاک ہو تو اس پر وہ نماز لازم ہے، پھر اگر دسویں دن پاک ہوئی تو اگر چہ نماز کا وقت پلک جھپکنے کے برابر باقی رہتا ہو اس کی قضا لازم ہے۔

(منھل الواردین، الفصل السادس، بحر الرائق، باب الحیض)

اگر دس دن سے پہلے پاک ہوئی تو نہا کر تکبیر تحریمہ کہنے کے بقدر وقت باقی

ہے تو قضا لازم ہے ورنہ نہیں۔

(منھل الواردین، الفصل السادس، بحر الرائق، باب الحیض)

حیض کے دنوں میں روزے کے مسائل:

روزہ دار عورت (دن کے شروع یا) آخر وقت میں حائضہ ہو جائے تو روزہ ختم اور اس کی قضا لازم ہوتی ہے (حیض آنے کے بعد وہ کھا پی بھی سکتی ہے)۔

(منھل الواردین، الفصل السادس، بحر الرائق، باب الحیض)

روزے میں حیض آنے کی وجہ سے فرض اور واجب روزے کی قضا لازم ہے، نفلی روزے کی قضا ضروری نہیں۔ (جیسا کہ صدر الشریعہ نے لکھا، مگر فتویٰ اس پر ہے کہ دونوں قضا کرے۔ ردالمحتار، کتاب الحیض)

(منھل الواردین، الفصل السادس، بحر الرائق، باب الحیض)

اگر نفل نماز کے دوران حیض آ جائے تو نماز ٹوٹ جائے گی اور اس کی قضا لازم ہوگی۔

(منھل الواردین، الفصل السادس، بحر الرائق، باب الحیض)

حیض والی عورت (رمضان المبارک میں) دن کو پاک ہو جائے کھایا پیا کچھ نہ ہو تو وہ روزہ اُسے کفایت نہیں کرے گا، البتہ اسے کھانا پینے سے رکنا بھی واجب ہے اور اس دن کا روزہ قضا کرنا بھی ضروری ہے۔

(الدر المختار، کتاب الصوم، باب یفسد الصوم وما لا یفسد)

اگر حیض والی عورت رات کو پاک ہوئی اور پھر اگر دسویں دن پاک ہوئی ہے تو دن کو اس کا روزہ صحیح ہوگا اگر چہ رات ختم ہونے میں ایک سیکنڈ ہی باقی ہو، اور اگر وہ عورت دس دن سے پہلے پاک ہوئی ہو تو رات کا اتنا وقت باقی ہو کہ وہ نہا سکے تو اس کا

روزہ درست ہوگا ورنہ نہیں۔

(منہل الواردین، الفصل الثالث)

طہر کی کم سے کم مدت:

عورت کی پاکی کی کم از کم مدت پندرہ دن ہے، پاکی کی اکثر مدت کی کوئی حد نہیں۔

(منہل الواردین، المقدمہ النوع الثانی)

بالفرض کسی عورت کو حیض سے پاک ہونے کے بعد پندرہ دنوں کے اندر خون آجائے تو وہ (حیض نہ ہوگا بلکہ) استحاضہ ہوگا۔

اگر پندرہ دن کے بعد خون آیا تو وہ حیض ہوگا بشرطیکہ وہ خون تین دنوں سے حقیقتاً یا حکماً کم نہ ہو جس کی تفصیل پہلے گزر چکی ہے۔

نفاس کے احکامات:

بچہ پیدا ہونے کے بعد جو خون عورت کو آتا ہے اس کو نفاس کہتے ہیں، نفاس کی کم مدت کی کوئی حد نہیں، البتہ زیادہ کی حد چالیس دن ہے۔

(منہل الواردین، المقدمہ النوع الثانی)

اگر کسی عورت کے جڑواں بچے پیدا ہوئے تو نفاس پہلے بچے سے ہی شروع ہوگا۔

(منہل الواردین، المقدمہ النوع الثانی)

اگر خام یعنی کچا بچہ پیدا ہو تو اس کے اگر بال ناخن وغیرہ ظاہر ہوں تو اس کا حکم بچہ کا ہے (لہٰذا اس کے پیدا ہونے کے بعد جو خون آئے گا وہ نفاس ہی کا ہوگا)۔

ولادت کے بعد اگر بالکل خون نہیں آیا تو امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک اس پر غسل واجب نہیں دوسرے ائمہ کے نزدیک غسل واجب ہے (لہٰذا احتیاط اسی میں ہے کہ غسل کرے)۔

جس عورت کو پہلی بار نفاس آیا ہو اس کی مدتِ نفاس چالیس دن ہوگی، مثلاً کسی عورت کو ولادت کے بعد پندرہ دن خون آیا پھر پندرہ دن پاک رہی پھر دس دن خون آیا تو یہ مکمل چالیس دن نفاس ہی کے ہوں گے۔

(منہل الواردین، الفصل الثانی)

کسی عورت کو پہلی بار (یعنی پہلے بچے کی ولادت پر) پندرہ دن نفاس آیا پھر پاک ہوگئی (یعنی اس کے بعد چالیس دن کے اندر خون نہیں آیا تو نفاس پندرہ دن ہوگا)

پھر اگر دوسرے بچے کا نفاس پندرہ دن سے زیادہ آیا تو سارے دن نفاس کے ہوں گے اگرچہ خون چالیس دن آئے، پہلے والے نفاس کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔

(منہل الواردین، المقدمہ النوع الثانی)

جو خون چالیس دن سے زیادہ ہو یا سابقہ عادت کے دنوں سے زیادہ آئے (جس کی تفصیل آگے آرہی ہے) یا وہ خون جو بچہ پیدا ہونے سے پہلے آئے یا عین پیدا ہوتے وقت آئے یہ سب استحاضہ کا خون ہے، اس حالت میں نماز روزہ منع نہیں۔

(عالمگیری باب السادس فی الدماء المختصۃ بالنساء فصل رابع)

(کتاب) ''صلوٰۃ مسعودی'' میں ہے کہ:

بچے کے اکثر اعضاء ماں کے پیٹ سے باہر آجائیں تو پھر خون نفاس ہوگا واللہ اعلم۔

(منہل الواردین، النوع الاول)

نفاس والی عورت کی سابقہ عادت مثلاً تیس دن تھی مگر اس بار پچاس روز خون آگیا تو جو خون عادت کے تیس دن سے زیادہ آیا وہ استحاضہ ہے۔

(منہل الواردین، الفصل الثانی)

ایک عورت کو پہلی دفعہ چالیس دن خون آیا پھر دوسری بار دس دن آیا پھر پاک ہوگئی تو اب اسے غسل کر کے نماز شروع کر دینی چاہیے۔

(عالمگیری کتاب الطہارت باب سادس فصل رابع)

مگر بہتر یہ ہے کہ چالیس دن تک شوہر اس کے قریب نہ جائے کیونکہ چالیس دن کے اندر اگر خون نظر آ جائے تو وہ سارے دن نفاس کے شمار ہوں گے لہٰذا اس دوران اگر خون نظر آئے تو چالیس دن تک نمازیں ترک کر دے پھر جب پاک ہو تو غسل کر کے نمازیں پھر شروع کرے، اور اگر ان دنوں میں روزہ رکھا ہو تو وہ قضا کرے کیونکہ درمیان میں جو پاکی کے دن گزرے ہیں وہ نفاس کے حکم میں ہیں ان میں روزہ جائز نہیں۔

ایک عورت کا بچہ پیدا ہوا، دس دن کے بعد پاک ہوگئی، چالیس دن تک خون نہیں آیا، پھر دوسری بار بچہ پیدا ہوا، دس دن خون آ کر رک گیا تو اب غسل کر کے نماز شروع کر دے، شوہر صحبت کرنا چاہے تو کر سکتا ہے، پھر تیسری بار بچہ پیدا ہوا مگر اس بار دس دن کے بعد بھی خون آتا رہا تو اسے نماز روزہ ترک کر دینا چاہیے، شوہر بھی صحبت نہ کرے، چالیس دن کے اندر جس وقت خون رکے خواہ بیس دن بعد یا تیس دن بعد یا چالیس دن بعد تو وہی عادت بن جائے گی اور گزشتہ تمام دن نفاس کے ہوں گے، اور اگر بالفرض چالیس دن بعد بھی خون آتا رہا تو مدتِ نفاس وہی پہلے دس دن ہوں گے بعد میں سارا استحاضہ شمار ہوگا، لہٰذا گزشتہ (تیس دن کی) نمازوں کی قضا کرے۔

(منہل الواردین، الفصل الثانی)

پہلی بار دس دن دوسری بار تیس دن نفاس آیا تو اب اس کی مدت نفاس تیس

دن ہوگی، بالفرض تیسری بار تیس دن سے زیادہ آ گیا تو نماز ترک کرے چالیس دن کے اندر جہاں رکے وہاں تک نفاس ہوگا، اگر چالیس دن سے بھی بڑھ جائے تو چالیسویں دن غسل کرے، تیس دن کے بعد جو نمازیں چھوٹیں انہیں قضا کرے، کیونکہ اس کی پچھلی قریب تر مدت تیس دن تھی۔

(منہل الواردین، الفصل الثانی)

یاد رکھیں! حیض ونفاس میں قاعدہ یہی ہے کہ (حیض) دس دن اور (نفاس) چالیس دن میں (سابقہ طریقے کے مطابق) پھرتے رہتے ہیں، تو جو قریب کی عادت ہے وہی اس کی مدت ہے، اگرچہ ہزار بار عادت بدلے۔

بالفرض اگر پہلی بار دس دن بعد خون رک گیا دوسری بار تیس دن بعد پھر تیسری بار دس دن بعد رک گیا یا کچھ زیادہ پر، مگر تیس دن سے کم ہو تو غسل کر کے نماز روزہ ادا کرے، مگر شوہر اس دوران صحبت نہ کرے، ممکن ہے کہ دوبارہ خون آ جائے، پھر اگر تیس یا چالیس دن تک خون ظاہر ہو جائے تو عادت وہی بن جائے گی۔

(عالمگیری کتاب الطہارت الباب السادس، و بحر الرائق باب الحیض)

اس دوران اگر روزے رکھے ہوں تو انہیں قضا کرے، کیونکہ نفاس کے ایام میں روزہ کا کوئی اعتبار نہیں، اگر ایام گزشتہ کے بعد خون نہیں آیا تو جو روزے رکھے ہیں وہ درست ہوں گے تو نفاس کے ایام وہی دس دن ہوں گے یا کچھ زیادہ جتنے دن خون دیکھا، اگر خون آیا مگر چالیس دن سے زیادہ ہو گیا تو مدت نفاس وہی تیس دن ہوں گے کیونکہ اس سے پہلے عادت تیس دن کی تھی، ان تیس دنوں کے اندر جو روزے رکھے ہیں وہ قضا کرنے ہوں گے۔

ضروری تنبیہ: ایامِ حیض میں عورتوں کا خون کبھی جاری رہتا ہے کبھی رک جاتا ہے، مگر ان رکے ہوئے دنوں میں بھی حکم حیض ہی کا ہوتا ہے، بعینہ اسی طرح نفاس کا بھی حکم ہے۔ (جیسا کہ تفصیل پیچھے گزر چکی)

(الدر المختار کتاب الطہارت)

اگر ان دنوں میں روزے رکھے ہوں یا شوہر نے صحبت کی ہو تو اُن روزوں کی قضا کرے اور شوہر کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے۔

ایامِ حیض کو یاد رکھیں:

ہر عورت پر لازم ہے کہ جن دنوں میں حیض سے ہو اُن ایام کو خوب یاد رکھے کہ کتنے دن تھے اور کونسا عشرہ تھا، مہینے کا پہلا، درمیانہ یا آخری۔

(منھل الواردین، الفصل الخامس)

کیونکہ اگر کسی وقت اس کا خون مسلسل شروع ہو جائے، رکے نہیں اور ایام حیض اسے بھول جائیں اور عشرہ بھی بھول جائے کہ کون سا تھا تو ایسی عورت کا حکم یہ ہے کہ وہ ہر نماز کے وقت میں نماز کے لیے غسل کرے اور صرف فرض نماز ادا کرے۔ (نفل نماز نہیں پڑھ سکتی)

(منھل الواردین، الفصل الخامس)

پھر جب تک پاک نہ ہو شوہر اس کے قریب نہیں جا سکتا، مرتے دم تک اس کے لئے یہی حکم ہے، اسی وجہ سے ان ایام کا یاد رکھنا عورت پر لازم ہے تاکہ اس ہلاکت میں نہ پڑ جائے۔

''شرح منیر'' میں ''صلوٰۃِ جلالی'' سے نقل ہے کہ:

جس عورت کے ایام گم ہو جائیں نماز کے ہر وقت کے لیے غسل کرے، صرف

فرض اور سنتیں ادا کرے، ان کے علاوہ کوئی اور نماز نہیں پڑھ سکتی، فرائض اور سنتوں میں صرف تین آیت کے بقدر قراءت کرے، قرآنِ مجید کو چھونا اور مسجد میں جانا اس کے لیے جائز نہیں۔

(منھل الواردین، الفصل الخامس)

اگر اس عورت کو صحت نہ ملے تو اسی طرح کرتی رہے، یہاں تک کہ آئسہ ہو جائے، آئسہ کی عمر بعض علماء کے نزدیک پچاس اور بعض کے نزدیک ساٹھ سال ہے۔

خونِ حیض کے رنگ:

(خالص سفید کے علاوہ جو رنگ بھی ہو) سرخ، سیاہ، تیز زرد، ہلکا زرد، سبز اور مٹیالا وغیرہ سب حیض ہیں۔

(عالمگیری باب السادس فی الدماء المختصۃ بالنساء فصل اول)

حائضہ اور نفاس والی کے لیے یہ کام منع ہیں:

نماز، روزہ، ہمبستری، مسجد میں جانا، طواف، تلاوتِ قرآن مجید، بغیر غلاف قرآنِ پاک کو چھونا (حدیث اور تفسیر اور فقہ کی کتابوں کو بلا حائل چھونا مکروہ ہے البتہ ان کے وہ مقامات جہاں آیات لکھی ہوں اور اس کاغذ کو جس پر قرآن پاک کی کوئی آیت لکھی ہوئی ہو ہاتھ لگانا حرام ہے) یہی احکام ہر جنبی (جس پر غسل فرض ہو) کے لیے ہیں۔

(منھل الواردین، الفصل السادس)

(خاوند بیوی صحبت کریں تو وہ جنبی کہلاتے ہیں یا سوتے میں احتلام ہو جائے یا کسی طرح بھی شہوت سے منی نکل آئے، یاد رہے: حالتِ جنابت میں روزہ رکھنا اور بیوی سے ہمبستری کرنا

جائز ہے)

حاملہ، مرضعہ اور حیض ونفاس والی عورت کے فضائل:

''صلوٰۃِ مسعودی'' میں ہے کہ:

آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''تین دن کا حیض عورت کے لئے ایک سال کے بخار سے بہتر ہے، اور حاملہ عورت کو ایک رات کا بخار ایک سال کی عبادت سے بہتر ہے، اور نفاس کا ایک دن اللہ تعالیٰ کی راہ میں چالیس دن جہاد کرنے سے بہتر ہے، دودھ پینے کے لیے بچے کا ماں کے پستان کو ایک بار چوسنا غلام آزاد کرنے سے بہتر ہے، اور اس کا سیر ہو کر دودھ پینا چالیس حج اور عمرے کرنے سے بہتر ہے اور جو عورت اپنے ایامِ حیض کو خوب یاد رکھے تو یہ (عمل) اس کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے''۔

(صلوٰۃ مسعودی فارسی باب بست وسوم در بیان حیض)

استحاضہ کے چند اسباب:

''صلوٰۃِ مسعودی'' میں ہے کہ استحاضہ کے چند اسباب ہیں:

۱) نامناسب اوقات میں (شوہروں سے) راضی رہنا اور مناسب اوقات میں (شوہروں سے) ناراض رہنا، ایسی عورتیں انتہائی ظالم ہیں، اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم فرماتا ہے کہ جب تک ان کے شوہر ان سے راضی نہ ہوں ان پر لعنت کرتے رہو۔

۲) غسل کرنے میں سستی اور تاخیر کرنا۔

۳) ایسی جگہ نہانا جہاں غیر محرم کی نظر پڑے۔

۴) غسل ایسی جگہ کرنا جہاں پیشاب کیا ہو۔

۵) حیض والے (خون آلودہ) کپڑے ایسی جگہ رکھنا جہاں غیر محرم کی نظر پڑے۔

ان ناپسندیدہ افعال کی نحوست سے استحاضہ کی بیماری میں عورتیں مبتلا ہوتی ہیں۔

(صلوٰۃ مسعودی فصل در بیان مسائل حیض)

مستحاضہ اور ضالّہ:

''مستحاضہ'' (استحاضے والی تو درحقیقت) وہ عورت ہوتی ہے جو ان مسائل کی عالمہ ہو یا اس کا شوہر عالم ہو، جو عورت نہ خود عالمہ ہو اور نہ اس کا شوہر عالم ہو تو وہ مستحاضہ نہیں بلکہ ضالّہ (گمراہ) ہے (کیونکہ جو عورت خود عالمہ ہوگی یا اس کا شوہر عالم ہوگا تو اسے علم ہوگا کہ ان دنوں میں اس پر نماز فرض ہے یا نہیں، روزہ رکھ سکتی ہے یا نہیں اور شوہر اس سے صحبت کر سکتا ہے یا نہیں، قرآنِ پاک کی تلاوت اور طوافِ کعبہ کر سکتی ہے یا نہیں، اگر علم نہیں ہوگا تو اس دوران نماز روزہ ترک کر بیٹھے گی اور دیگر گناہوں میں مبتلا ہو کر ضالّہ ٹھہرے گی)۔

ضالّہ کا ایک معنی یہ بھی ہو سکتا ہے کہ طوالتِ استحاضہ کی وجہ سے ممکن ہے کہ اسے ایامِ حیض بھول جائیں اور گم ہو جائیں تو اس لحاظ سے بھی ضالّہ ہے (یعنی ایامِ حیض کو گم کرنے والی)۔

مبتدءَ کے احکام:

(مبتدءَ اس عورت کو کہتے ہیں جو نویں سال یا اس سے زیادہ عمر میں پہلی بار خون دیکھے، اس مبتدءَ کو اگر مسلسل خون شروع ہو جائے تو اس کی حضرت مصنف رحمہ اللہ نے بیس صورتیں تحریر فرمائی ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔)

۱) اگر مبتدءَ کو دس دن حیض چودہ دن طہر پھر استحاضہ ہوا تو دس دن حیض بیس

دن طہر ہوگا۔

۲) اگر دس دن حیض پندرہ دن طہر پھر استحاضہ ہوا تو دس دن حیض پندرہ دن طہر ہوگا۔

۳) اگر مبتدہٗ حمل سے بالغہ ہوئی (یعنی اسے حیض نہیں آیا بلکہ) بچہ پیدا ہوا اور چالیس دن نفاس کا خون آیا پھر پندرہ دن پاک رہی پھر استحاضہ ہوا تو نفاس میں اس کی عادت چالیس دن ہوگی جبکہ حیض دس دن اور طہر پندرہ دن ہوگا۔

۴) اگر سولہ دن طہر دس دنحیض دیکھےپھر استحاضہ ہوا تو سولہ دنطہر دس دنحیض ہوگا۔

۵) اگر سترہ دن طہر دس دن حیض پھر استحاضہ ہوا تو سترہ دن طہر دس دن حیض ہوگا۔

۶) اگر دس دن حیض اٹھارہ دن طہر دیکھا تو دس دن حیض اور اٹھارہ دن طہر ہوگا۔

۷) اگر دس دن حیض انیس دن طہر پھر استحاضہ ہوا تو دس دن حیض انیس دن طہر ہوگا۔

۸) اگر دس دن حیض بیس دن طہر پھر استحاضہ ہوا تو دس دن حیض بیس دن طہر ہوگا۔

۹) اگر دس دن حیض اکیس دن طہر پھر استحاضہ ہوا تو بعض علماء فرماتے ہیں دس دن حیض اکیس دن طہر ہوگا، مگر بعض فقہا کا قول ہے کہ نو دن حیض اکیس دن طہر ہوگا۔

۱۰) اگر دس دن حیض بائیس دن طہر ہو تو بعض کے نزدیک یہی عادت ہوگی

بعض کے نزدیک آٹھ دن حیض بائیس دن طہر۔

۱۱) اگر دس دن حیض ستائیس دن طہر ہے تو کچھ فقہاء کے نزدیک یہی عادت ہوگی کچھ فقہاء کے نزدیک تین دن حیض اور ستائیس دن طہر ہوگا۔

۱۲) اگر دس دن حیض اٹھائیس دن طہر ہے تو دس دن حیض اٹھائیس دن طہر ہوگا اس میں سب کا اتفاق ہے۔

۱۳) اگر مبتدہٗ نے دس دن خون اور پندرہ دن طہر دیکھا پھر استحاضہ تو بعض کے نزدیک دس دن حیض اور سولہ دن طہر ہوگا بعض کے نزدیک دس دن حیض اور بیس دن طہر ہوگا (ان میں سے جس قول پر عمل کرے جائز ہے)

اگر مبتدہٗ نے دوبار موافق دیکھا پھر استحاضہ ہوا، یا موافق اور مخالف دیکھا پھر استحاضہ ہوا، یا موافق اور مخالف پھر موافق دیکھا اور بعد میں استحاضہ ہوا، یا دو موافق اور ایک مخالف دیکھا پھر استحاضہ ہوا یا تین مخالف دیکھے پھر استحاضہ ہوا (تو یہ کل پانچ صورتیں بنیں جن کی تفصیل آگے آرہی ہے)

۱۴) اگر دوبار تین دن حیض اور پندرہ دن طہر دیکھا پھر استحاضہ ہوا تو (جب تک استحاضہ ہوگا تو ہمیشہ) تین دن حیض اور پندرہ دن طہر ہوگا۔

۱۵) اگر پہلی بار تین دن حیض پھر پندرہ دن طہر دوسری بار چار دن حیض سولہ دن طہر دیکھا تو امام ابو یوسف کے نزدیک چار دن حیض اور سولہ دن طہر کی عادت ہوگی، مگر امام ابو حنیفہ اور امام محمد کے نزدیک استحاضہ کے پہلے سولہ دن نماز پڑھے بعد میں تین دن حیض اور پندرہ دن طہر کی عادت ہوگی۔

۱۶) اگر تین دن حیض پندرہ دن طہر پھر چار دن حیض سولہ دن طہر پھر تین دن

حیض اور پندرہ دن طہر دیکھا تو اس کی عادت تین اور پندرہ ہوگی اس میں تمام ائمہ کا اتفاق ہے۔

۱۷) اگر دو بار تین دن حیض اور پندرہ دن طہر دیکھا تیسری بار چار اور سولہ پھر استحاضہ ہوا تو امام ابو یوسف کے نزدیک اس کی عادت چار اور سولہ ہوگی، مگر امام اعظم رحمہ اللہ کے نزدیک شروع استحاضہ میں سولہ دن نماز پڑھے اس کے بعد اس کی عادت تین اور پندرہ کی ہوگی۔

۱۸) اگر پہلی بار تین اور پندرہ پھر چار اور سولہ پھر پانچ اور سترہ دیکھا تو اسکی عادت بالاتفاق چار اور سولہ ہوگی

۱۹) اگر پانچ اور سترہ، چار اور سولہ، تین اور پندرہ دیکھا تو ایک قول میں تین اور پندرہ اور دوسرے قول میں چار اور سولہ ہوں گے۔

۲۰) مبتدءَ نے تین دن خون دیکھا پھر تین سال پاک رہی پھر استحاضہ ہوا تو اس کی یہی عادت ہوگی بالفرض اسے طلاق ہوگئی تو اس کی عدت نو سال اور نو دن ہو گی۔

(منھل الواردین، الفصل الرابع، بحر الرائق، باب الحیض)

نفاس کب شروع ہوتا ہے:

اگر بچہ پیٹ میں مر گیا، پھر ٹکڑے ٹکڑے ہو کر نکلا تو جب تک اکثر بچہ نہ نکلے اس کے نفاس کا حکم نہیں ہوگا۔

(منھل الواردین، النوع الاول)

اگر دبر کے راستے سے آئے (یعنی پاخانے کے راستے سے) تو اس کے لئے

نفاس کا حکم نہیں ہوگا لیکن شوہر اس سے صحبت نہیں کر سکتا بوجہ شبہ کے، اگر ناف سے بچہ برآمد ہو تو اسے نفاس کا حکم ہوگا (یہی حکم آپریشن کا ہے)۔

(عمدۃ الرعایۃ علی شرح الوقایہ باب الحیض)

دوران زچگی بھی نماز معاف نہیں:

اگر نماز کا آخری وقت ہے، بچے کا سر باہر نکل آیا ہے، گڑھا کھود کر اس پر دیگچہ رکھے اس دیگچہ پر تختہ رکھے پھر اپنی مقعد اس دیگچے پر رکھے اور بچے کا سر دیگچے کے اندر رکھے، اور اگر وضو نہ کر سکے تو تیمم کرایا جائے تا کہ وہ اشارے سے نماز ادا کرے۔ اگر اس حالت میں نماز اپنے اوپر لازم نہ سمجھے تو بعض علماء کے نزدیک وہ کافرہ ہو جائے گی، مگر صحیح روایت میں کافرہ تو نہ ہوگی مگر عظیم گناہگار ہوگی، ہاں اگر نماز لازم سمجھے مگر سستی اور دشواری کی وجہ سے ادا نہ کرے تو فقط گناہگار ہوگی۔

(منھل الواردین، الفصل الاول)

کاتب الحروف فرماتے ہیں کہ دیگر دشواری کی حالتوں کو اس پر قیاس کر لینا چاہئے۔

حالتِ حیض میں حفظِ اوقات اور ذکر کے فضائل

''صلوٰۃ مسعودی'' میں ہے کہ:

حالتِ حیض میں نماز پڑھنا منع ہے مگر ذکر منع نہیں، تو حائضہ کو چاہیے کہ حیض کا وقت غفلت میں نہ گزارے بلکہ ہمیشہ زبان پر یہ ورد رکھے:

''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ وَّ اسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّی مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ

اِلَیْہِ"

ترجمہ: ہر حال میں اللہ کا شکر ہے اور میں ہر گناہ کی اللہ تعالیٰ سے جو میرا رب ہے مغفرت طلب کرتی ہوں اور اسی کی طرف توبہ کرتی ہوں۔

اللہ تعالیٰ (اس ورد کی برکت سے) اُسے آتش دوزخ سے نجات اور عذاب سے امان دے گا اور (بحفاظت) پل صراط سے گزار کر جنت میں پہنچا دے گا۔

فرمانِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ:

"جو عورت حالتِ حیض میں ہر نماز کے وقت ستر بار استغفار پڑھے، اللہ عزوجل اس کے اعمال نامہ میں ہزار رکعت کا ثواب لکھ دیتا ہے اور ستر گناہ معاف اور ستر درجات جنت میں بلند فرما دیتا ہے، اور اس عورت کے جسم پر جتنے بال ہوں اس کے ہر بال کے بدلے جنت میں ایک شہر تعمیر فرماتا اور استغفار کے جتنے حروف ہیں ہر حرف کے بدلے ایک نور عطا فرماتا ہے اور اس کے اعضاء میں جتنی رگیں ہیں ہر رگ کے بدلے اللہ عزوجل اس کے اعمال نامے میں حج وعمرے کا ثواب ثبت فرماتا ہے اور اگر وہ حیض سے پاک ہو کر دو رکعت نماز ادا کرے، ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد "قل ھو اللہ احد" (پوری سورۃ) تین بار پڑھے تو اللہ عزوجل اس کے صغیرہ وکبیرہ گناہ معاف فرما دیتا ہے، اور دوسرے حیض کے آنے تک اس کے گناہ نہیں لکھے جاتے اور ہر رکعت کی تعداد کے برابر شہید کے درجہ کا ثواب اس کے اعمال نامہ میں لکھا جاتا ہے اور اس کے اعضاء پر جتنے بال ہوتے ہیں ہر بال کے بدلے نور عطا فرماتا ہے، پھر اگر دوسرا حیض آنے سے پہلے موت آجائے تو شہید ہو کر مرے۔

(صلوٰۃ مسعودی، فصل در استمتاع)

اور یہ بات بھی اچھی طرح ذہن میں رکھنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کسی کے نیک کام کی رنج ومحنت کو ضائع نہیں فرماتا۔

حیض ونفاس کے یہ مسائل جو ذکر کئے گئے ہیں اکثر کتبِ متداولہ سے نقل کئے گئے، مثلاً "شرح وقایہ" "قدوری" "کنز" وغیرہ، اور کچھ مسائل "صلوٰۃ مسعودی" سے لیے گئے ہیں۔

جو عورت حیض ونفاس کے تفصیلی مسائل جاننا چاہتی ہے اس کو چاہیے "صلوٰۃ مسعودی" کا مطالعہ کرے کہ اس میں متقدمین اور متاخرین علماء کے رسائل سے اکثر مسائل اخذ کئے گئے ہیں۔

عدت کے فضائل ومسائل:

"صلوٰۃ مسعودی" کے آخر میں جہاں یہ ہے کہ "اب ہم عدت کے احکام بیان کرتے ہیں" وہیں یہ واقعہ بھی منقول ہے کہ:

"بنی اسرائیل میں ایک شخص فوت ہو گیا، اس کی ایک بیوی تھی، بیوی نے دوسری جگہ نکاح کا ارادہ کیا، کسی شخص نے اسے بتایا کہ تجھ پر عدت لازم ہے، عورت نے پوچھا کتنی عدت؟ اس شخص نے کہا کہ "یہ تو مجھے معلوم نہیں البتہ اتنا علم ہے کہ تجھ پر عدت لازم ہے" اس زمانے کے نبی پر وحی اتری کہ اس شخص کو خوشخبری دے دیجئے کہ اس نے ہماری ایک بندی کو کبیرہ گناہ سے بچالیا، جس کی وجہ سے ہم نے اس کے گناہوں کو معاف فرما دیا ہے"۔

(صلوٰۃ مسعودی، باب بست وپنجم عدت کے احکام)

جب عدت کے بارے میں معمولی علم اُس شخص کے لیے مغفرت کا سبب بن گیا تو معلوم ہوا کہ عدت کے مسائل کا جاننا گناہوں کا کفارہ ہے۔ (لہٰذا اب ہم عدت کے مسائل بیان کرتے ہیں۔)

نابالغ بچی، آئسہ (پچاس یا ساٹھ سال عمر والی) اور وہ عورت جسے کبھی حیض نہیں آیا ان تینوں کی عدتِ طلاق تین ماہ ہے۔

جن کو حیض آتا ہے انکی عدتِ طلاق تین حیض ہے۔

حاملہ عورت کی عدت وضعِ حمل ہے، خواہ عدتِ طلاق ہو یا عدتِ وفات۔

اگرچہ طلاق کے فوراً بعد بچہ پیدا ہو جائے تو اب وہ عورت دوسری جگہ بلا تاخیر نکاح کر سکتی ہے، اگر عورت حاملہ نہ ہو تو وفات کی عدت چار ماہ دس دن ہے۔

(عالمگیری کتاب الطلاق باب الثالث عشر فی العدۃ)

(اگر چاند کی پہلی تاریخ کو شوہر فوت ہوا تو چاند کے حساب سے چار مہینے دس دن شمار ہوں گے اور اگر کوئی اور تاریخ ہو تو ایک سو تیس دن عدت کے پورے کرنا ہوں گے)

عدت کے دوران گھر سے باہر نکلنا جائز نہیں اگرچہ کوئی عورت بیمار ہو جائے، دورانِ عدت کسی قسم کی زینت نہ کرے جیسے زیور پہننا، خوشبو، مہندی، تیل، سرمہ لگانا، بلا ضرورت نہانا، خوشبو والا صابن استعمال کرنا، باریک کنگھا کرنا، یہ سب ناجائز ہیں۔

(عالمگیری کتاب الطلاق باب الرابع عشر فی العدۃ)

(یاد رہے: نابالغ بچی کا شوہر فوت ہو جائے تو اس پر سوگ نہیں)

طلاق کے مسائل

اب طلاق کے مسائل بیان کیے جاتے ہیں کیونکہ جس عورت کو ان مسائل کا

علم نہ ہو اور اگر طلاق کی وجہ سے نکاح میں خلل واقع ہو گیا تو معلوم نہ ہو سکے گا کہ یہ ایک دوسرے پر حلال ہیں یا حرام۔

طلاقِ صریح:

"تجھے طلاق" یا "تو مطلقہ ہے" یا "میں نے تجھے طلاق دی" ان سب صورتوں میں ایک رجعی طلاق واقع ہو گی، خواہ ایک طلاقِ رجعی کی نیت کرے یا بائن کی یا ایک سے زیادہ کی، یا ان میں سے کسی چیز (کی بھی) نیت نہ کرے۔

(عالمگیری کتاب الطلاق باب الثالث، فصل الاول فی الطلاق)

(طلاق، تلاغ، طلاک، تلاکھ، تلاخ یا تلات یہ سب طلاقِ صریح کے الفاظ ہیں ان سے ایک رجعی طلاق ہو گی غلط لفظ ادا کرنے میں عالم اور جاہل برابر ہیں ہر حال میں طلاق ہو جائے گی، اگرچہ دھمکانے کی نیت سے کہے (ردالمحتار کتاب الطلاق باب الصریح))۔

"تیرے سر کو طلاق" یا "تیری گردن" یا "تیری شرمگاہ کو" یا "تیرے بدن" یا "چہرے" یا "تیرے نصف" یا "تہائی" یا "چوتھائی کو طلاق" تو طلاق واقع ہو جائے گی۔

"تیرے ہاتھ" یا "پاؤں کو طلاق" کہنے سے طلاق نہ ہو گی، تجھے "آدھی طلاق" یا "تہائی طلاق" کہا تو ایک طلاق ہو گی۔

(شرح الوقایہ کتاب الطلاق باب ایقاع الطلاق)

انگلیوں سے اشارہ کر کے کہا کہ تجھے اتنی طلاقیں تو جتنی انگلیوں سے اشارہ کیا اتنی طلاقیں واقع ہوں گی۔

(جوہرہ نیرہ باب الطلاق، ردالمحتار کتاب الطلاق)

طلاقِ کنایہ:

''طلاقِ کنایہ'' وہ طلاق ہے جس میں طلاق کا اور دوسری چیز کا احتمال بھی ہو، کنایہ میں جب تک نیت یا دلالتِ حال نہ ہو طلاق واقع نہیں ہوتی (دلالتِ حال سے مراد یہ ہے کہ پہلے طلاق کا ذکر ہو رہا تھا، یا غصہ کی حالت تھی، اس صورت میں کنایہ طلاق واقع ہو جاتی ہے)

(درمختار کتاب الطلاق باب کنایۃ)

''تجھے طلاقِ بائن'' یا ''سخت ترین طلاق''، ''فحش طلاق''، ''خبیث طلاق'' ''طلاقِ شیطان''، ''طلاقِ بدعت''، ''طلاق پہاڑ کی مانند'' یا ''ہزار کی مانند'' یا ''گھر کی پُری''، ''طلاقِ دراز'' ان سب لفظوں میں اگر نیت تین کی نہ کی ہو تو ایک طلاقِ بائن ہو گی اور اگر تین کی نیت کی تو تین ہوں گی۔

''میں نے تجھے رہا کیا'' کہا تو ایک بائن ہو گی۔

جا، نکل، روانہ ہو، کھڑی ہو، پردہ کر، دوپٹا اوڑھ، نقاب ڈال، دور ہو، تو جدا ہے، تو مثل میری ماں، بہن یا بیٹی کے ہے، (اگر کہے تو میری ماں بہن یا بیٹی ہے تو سوائے گناہ کے کچھ نہیں) ہر حلال مجھ پر حرام، تو مجھ پر مثل مردار یا خنزیر یا شراب کے ہے، تو آزاد ہے، میں نے تیرا پاؤں کھول دیا، میں تجھ سے دستبردار ہوں، یہ سب طلاقِ کنایہ کے الفاظ ہیں ان سے اگر طلاق کی نیت کی تو ایک طلاقِ بائن واقع ہو جائے گی، اگر تین کی نیت کی تو تین واقع ہو جائیں گی اور اگر طلاق کی نیت نہیں تھی تو طلاق نہیں ہو گی۔

(درمختار کتاب الطلاق باب کنایۃ)

بیوی کو طلاق کا اختیار دینا:

بیوی کو کہا ''خود کو اختیار کر'' اور نیت طلاق کا اختیار دینے کی کر لی، یا کہا تو

''اپنے نفس کو طلاق دے'' تو وہ عورت جب تک اس مجلس میں ہے خود کو طلاق دے سکتی ہے، البتہ وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی یا کوئی دوسرا کام شروع کر دیا تو طلاق کا اختیار نہ رہے گا، پہلی صورت میں اگر خود کو اختیار کر لیا تو طلاقِ بائن واقع ہو گی۔

(درمختار کتاب الطلاق باب کنایۃ، باب تفویض لطلاق)

بیوی کو کہا ''خود کو طلاق دے'' خواہ ایک طلاق کی نیت کرے یا کسی چیز کی نیت نہ کرے، جواباً بیوی نے کہا کہ میں نے خود کو طلاق دی تو ایک طلاقِ رجعی ہو گی، ہاں اگر مذکورہ صورت میں شوہر کی نیت تین طلاق کی تھی اور بیوی نے بھی خود کو تین طلاقیں دے دیں تو تین طلاقیں واقع ہو جائیں گی۔

(درمختار کتاب الطلاق باب کنایۃ، باب تفویض لطلاق)

شوہر نے کہا طلاق کا معاملہ تیرے ہاتھ میں ہے اور اس کی نیت تین طلاق کی ہے مگر بیوی نے ایک طلاق کو اختیار کیا تو ایک بائن طلاق واقع ہو گی۔

(ردالمحتار، کتاب الطلاق باب الامر بالید)

شوہر نے کہا جس وقت چاہے تو خود کو طلاق دے سکتی ہے تو اس عورت کو طلاق کا اختیار ہے جب چاہے دے سکتی ہے۔

(ردالمحتار، کتاب الطلاق، باب فصل فی المشیئۃ)

''سراجی'' میں ہے کہ ''میں نے چھوڑا'' یا ''تیرے پاؤں کھول دیئے'' یا ''تجھے رہا کیا'' ان تینوں صورتوں میں نیت کرنے سے ایک بائن طلاق واقع ہو گی۔

(سراجی کتاب الطلاق باب البائن والرجع)

(مگر موجودہ زمانے میں ''میں نے چھوڑا'' کہنے سے طلاق بائن واقع ہو جاتی ہے خواہ نیت ہو یا نہ ہو)

طلاق کے بعد دوسری طلاق کا حکم:

صریح طلاق دی پھر عدت کے اندر بائن طلاق دی یا صریح طلاق کے بعد پھر صریح طلاق دی یا پہلے بائن طلاق دی پھر صریح طلاق دی ان سب صورتوں میں دو طلاقیں ہونگی۔

اگر بائن طلاق کے بعد دوسری بائن طلاق عدت کے اندر دے دی تو ایک طلاق ہوگی۔

(ردالمحتار، کتاب الطلاق، باب الکنایات)

ہاں اگر مشروط بائن طلاق دے دی تو واقع ہو جائے گی (مثلاً کہے کہ تو اگر گھر گئی تو تجھے طلاقِ بائن پھر اسے بائن طلاق بھی دیدی تو گھر جانے سے دوسری طلاق واقع ہو جائے گی)

(درمختار، کتاب الطلاق، باب الکنایات)

طلاقِ رجعی سے رجوع کا طریقہ:

مرد بیوی کو ایک یا دو طلاقِ رجعی دے تو عدت میں بیوی سے رجوع کر سکتا ہے خواہ عورت راضی ہو یا نہ ہو، اس مطلقہ سے (رجوع کے لیے) صحبت کر سکتا ہے، اسے بوسہ دینے یا شرمگاہ کی طرف شہوت سے دیکھنے سے بھی رجوع ہو جاتا ہے، بہتر یہ ہے کہ زبانی رجوع کرتے وقت دو گواہ بنالے۔

(ردالمحتار باب الرجعۃ، شرح الوقایہ باب الرجعہ)

طلاقِ بائن کے بعد نکاح لازم ہے:

اگر طلاقِ بائن تین سے کم ہوں تو عدت کے اندر اور بعدِ عدت نکاح کر سکتا ہے، بغیر نکاح رجوع جائز نہیں۔

(ردالمحتار باب الرجعۃ، شرح الوقایہ باب الرجعہ)

تین طلاقوں کا حکم:

اگر عورت کو تین طلاقیں دے دیں تو اس سے دوبارہ نکاح جائز نہیں، البتہ عدت کے بعد وہ عورت کسی دوسرے مرد سے نکاح کرے اور وہ اس سے ہمبستری بھی کرے پھر وہ دوسرا شوہر طلاق دے یا فوت ہو جائے تو بعدِ عدت وہ عورت پہلے مرد سے نکاح کر سکتی ہے۔

(ردالمحتار باب الرجعۃ، شرح الوقایہ باب الرجعہ)

(آجکل یہ بیماری بعض نام کے سُنّیوں میں عام ہوگئی ہے کہ وہ وہابیوں غیر مقلدوں سے فتویٰ لے کر بغیر حلالہ اُسے شوہر کے پاس بھیج دیتے ہیں، یہ شرعاً زنا کے حکم میں ہے، بچے پیدا ہوں گے تو وہ ولد الزنا ہونگے، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمانِ غنی حضرت علی المرتضیٰ اور تمام صحابہء کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور چاروں ائمہ، امام ابوحنیفہ، امام شافعی، امام مالک، اور امام احمد بن حنبل کے نزدیک ایک مجلس میں دی ہوئی تین طلاقیں تین ہی شمار ہوتی ہیں، غیر مقلد وہابی کہتے ہیں کہ صحابہء کرام، چاروں امام، اور دیگر فقہا جاہل تھے، قرآن وحدیث کا انہیں علم نہیں تھا، ہمارا علم ان سب سے بڑھ کر ہے، ہماری بات مانو اُن کی بات نہ مانو۔ العیاذ باللہ!

مسلمانو! خدارا انصاف کرو! کہ جوان پاک ہستیوں پر اتنی بڑی تہمت لگائے، اُن کو جاہل قرار دے اور خود کو اُن کے مقابلے میں محقق ثابت کرے، تو ہم ان جیسوں کو محقق تو نہیں احمق اور مالیخولیا زدہ ضرور کہہ سکتے ہیں، یہ بد بخت ہمارے نزدیک اُن کے قدموں کی خاک کے برابر بھی نہیں ہو سکتے تو اُن سے ہمسری کا دعویٰ کیسے کر سکتے ہیں، خدا کے لیے ان کی بیہودہ باتوں میں آکر اپنے دین ودُنیا برباد نہ کریں۔)

ایلاء کا بیان

شوہر نے بیوی کو کہا کہ "خدا کی قسم میں کبھی تیرے نزدیک نہ آؤں گا" یایوں کہا

کہ "قسم بخدا میں چار ماہ تیرے قریب نہ آوں گا" اس کو ایلاء کہتے ہیں"۔

(عالمگیری کتاب الطلاق باب السابع فی الایلاء)

قسم اُٹھانے کے بعد چار ماہ تک بیوی کے قریب نہ گیا تو ایک طلاقِ بائن واقع ہو جائے گی، پھر اگر چار ماہ کے اندر اُس سے صحبت کر لی تو قسم کا کفارہ اس پر لازم ہے۔

(عالمگیری کتاب الطلاق باب السابع فی الایلاء)

(یعنی دس مساکین کو دو وقت کا سیر ہو کر کھانا کھلائے یا ان کو کپڑے کے جوڑے دے یا غلام آزاد کرے اور اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو تین روزے لگا تار رکھے)

اگر چار ماہ سے کم مدت پر قسم کھائے تو وہ ایلاء نہیں اس سے طلاق واقع نہیں ہوتی (اگر کوئی شخص بغیر قسم کھائے بیوی کے قریب چار ماہ نہ جائے تو محض اس وجہ سے بھی طلاق واقع نہیں ہوتی)

(ردالمختار، باب الایلاء)

طلاق کی اقسام:

حدیث شریف میں ہے کہ:

اللہ کے نزدیک مباح اور حلال چیزوں میں سب سے ناپسندیدہ چیز طلاق ہے"

(مشکوۃ باب الخلع والطلاق الفصل الثانی)

احسن طلاق:

احسن طلاق یہ ہے کہ جس طہر میں بیوی سے صحبت نہ کی ہو اس طہر میں صرف ایک طلاق دے۔

(ردالمختار، کتاب الطلاق)

مسنون اور حسن طلاق:

حسن طلاق یہ ہے کہ جس عورت کی ابھی رخصتی نہیں ہوئی اس کو ایک طلاق دے اگر چہ حالتِ حیض میں ہو۔

نیز وہ عورت جس کی رخصتی ہو چکی ہو اس کو تین ایسے طہروں میں جن میں صحبت نہ کی ہو، ہر طہر میں ایک ایک طلاق دے، یہ حکم اس عورت کے لیے ہے جسے حیض آ رہے ہوں اور اگر وہ عورت ابھی نابالغ بچی ہے یا حاملہ ہے یا آئسہ ہے (یعنی پچپن یا ساٹھ سال عمر کی) تو ہر ماہ میں ایک طلاق دے یہ مسنون طلاق ہے۔

(ردالمختار، کتاب الطلاق)

طلاقِ بدعت:

اگر دو یا تین طلاقیں بیک وقت یا دو طلاقیں ایک طہر کے مختلف اوقات میں دے پھر اس میں رجوع بھی نہ کرے یا ایسے طہر میں طلاق دے جس میں بیوی سے صحبت کی ہو یا مدخولہ کو حالتِ حیض میں طلاق دے یہ سب طلاقِ بدعت کی اقسام ہیں۔

جس عورت کو حالتِ حیض میں طلاق دے اس سے رجوع کر لینا مستحب ہے مگر اصح (صحیح ترین) قول میں رجوع کرنا واجب ہے۔

(ردالمختار، کتاب الطلاق)

خلع کے مسائل

زوجین کے درمیان نزاع اور مخالفت چل رہی ہے، بیوی کہتی ہے میں تجھے اتنا اتنا مال دیتی ہوں تو مجھے طلاق دے دے، یہ لڑائی جھگڑا مسلسل جاری رہے تو اس

صورت میں مرد کے لیے مال لے کر طلاق دے دینا جائز ہے، اس کو خلع کہتے ہیں، اس سے طلاقِ بائن واقع ہوتی ہے۔

پھر اگر قصور مرد کا ہو تو معاوضہ لینا اس کے لیے مکروہ ہے، اگر عورت قصوروار ہو تو حق مہر سے زیادہ لینا مرد کے لیے مکروہ ہے۔

(عالمگیری باب الثامن فی الخلع)

(آجکل جو یہ رواج عام ہو چکا ہے کہ بذریعہ عدالت یکطرفہ خلع کرا لیتے ہیں پھر بعد عدت دوسری جگہ نکاح کر دیتے ہیں ہم اہلِ سنت وجماعت احناف کے نزدیک اس سے طلاق واقع نہیں ہوتی، کیونکہ خلع میں شوہر کی رضامندی شرط ہے اور حاکم اگر شوہر کی رضامندی سے خلع کر دے تو پھر وہ شرعاً درست ہے، ایسے یکطرفہ فیصلوں پر جو دوسرے نکاح ہو رہے ہیں وہ نکاح پر نکاح ہو رہے ہیں جو شرعاً انتہائی شدید جرم ہے جو لوگ اس نکاح کو حلال سمجھ کر کرتے ہیں ان کے اپنے ایمان اور نکاح بھی خطرے میں پڑ جاتے ہیں، العیاذ باللہ!)

طلاق کے کچھ مزید متفرق مسائل:

اگر مرد بیوی کو کہے ''تو طلاق والی ہے'' بیوی نے کہا کتنی اس نے کہا ''تین'' تو تین طلاقیں واقع ہو جائیں گی، بیوی کو کہا ''تجھے طلاق'' پھر سانس لینے کے بعد کہا ''تین'' تو تین ہوں گی۔

(الردالمحتار، کتاب الطلاق باب الکنایات)

مرد نے کہا حوض میں مچھلیوں کی تعداد کے برابر تجھے طلاق اور حوض میں کوئی مچھلی نہیں تو ایک طلاق ہوگی۔

(الردالمحتار، کتاب الطلاق باب الصریح، بحرالرائق، کتاب الطلاق)

عورت نے طلاق مانگی مرد نے کہا تجھے پچاس طلاق بیوی نے کہا مجھے تین کافی ہیں، شوہر نے کہا تین تجھے اور باقی تیری سوکن کو تو سوکن پر طلاق واقع نہیں ہوگی۔

(بحرالرائق، کتاب الطلاق)

بیوی نے کہا مجھے طلاق دے، طلاق دے، طلاق دے اس نے جواب دیا میں نے تجھے طلاق دی تو تین واقع ہو جائینگی۔

بیوی نے کہا مجھے تین طلاقیں دے اس نے کہا تجھے طلاق تو ایک واقع ہوگی ہاں اگر اس نے تین کی نیت کی تو تین ہونگی، اور اگر یوں کہا کہ میں تجھے طلاق دیتا ہوں تو تین واقع ہوں گی۔

(الدرالمختار، کتاب الطلاق غیر مدخول بھا)

شوہر نے کہا اگر میں نے یہ کام کیا ہو تو دخترِ بختیار کو طلاق، بیوی کا نام نہیں لیا مگر اس کے باپ کا نام بختیار ہے، اگر کہے میری مراد اپنی بیوی نہیں تو (بصورتِ حلف) طلاق نہ ہوگی۔

کہا کہ اپنی بیوی زینب دختر زید کو طلاق جبکہ اس کی بیوی کا نام زینب نہیں تو شرعاً طلاق نہ ہوگی، اگر اس کا نام زینب ہے مگر باپ کا نام کچھ اور ہے تو طلاق پھر بھی نہ ہوگی اگرچہ نیت کرے۔

(بحرالرائق، کتاب الطلاق)

بیوی نے کہا مجھے طلاق دے شوہر نے جواب دیا ''پکڑ'' یا کہا ''دی ہوئی پکڑ'' تو پہلی صورت میں نہ ہوگی دوسری صورت میں نیت سے واقع ہوگی۔

اکراہ اور جبر کی طلاق:

حاکم یا کسی بدمعاش نے قید یا ضربِ شدید کی دھمکی دیکر جبراً کہا کہ لکھدے

کہ اگر میں فلاں کام نہ کروں تو بیوی کو تین طلاق اگر اس نے وہ کام کرلیا تو شرعاً اس کی بیوی پر طلاق نہ ہوگی۔

(ردالمختار، کتاب الطلاق مطلب فی الاکراہ علی التوکیل)

کسی نے بیوی سے کہا تجھے آج اور کل طلاق تو دو رجعی طلاقیں ہونگی، اگر یوں کہا کہ تجھے کل اور آج طلاق تو ایک طلاق ہوگی بشرطیکہ وہ مدخولہ ہو۔

(منحۃ الخالق علی بحر الرائق فصل فی اضافۃ الطلاق الی الزمان)

نشے میں طلاق

اگر نشہ آور چیز کھائی پھر نشے کی حالت میں بیوی کو طلاق دے دی تو طلاق ہو جائے گی اگر جانتا ہو کہ یہ چیز نشہ آور ہے، دوسرے علماء فرماتے ہیں جانتا ہو یا نہ جانتا ہو دونوں صورتوں میں ہو جائے گی۔

(درمختار، کتاب الطلاق)

طلاق کی کچھ مزید صورتیں:

ایک شخص نے بیوی کو دو طلاقیں دیں، کسی نے پوچھا تو نے بیوی کو تین طلاقیں دی ہیں، جواب دیا ہاں! اگر اس کی بیوی نے یہ جواب نہیں سنا تو شوہر کے لیے وہ بیوی بغیر حلالہ کے حلال ہے اگر بیوی نے یہ سوال جواب سن لیا تو شوہر کے لیے اب حلال نہیں رہی۔ (لہٰذا عورت خود کو شوہر کے سپرد نہ کرے)

(الفتوی الخیریہ، کتاب الطلاق)

اگر بہ نیتِ طلاق شوہر نے کہا کہ ''تو میرے لیے کچھ نہیں'' یا ''میرے تیرے درمیان نکاح نہ تھا'' یا کہا ''میں تجھے بیوی بنا کر نہیں لایا'' ان صورتوں میں طلاق نہیں

ہوگی۔ ''تیرے اور میرے درمیان نکاح نہیں ہے'' یا ''تو میری بیوی نہیں ہے'' کہنے سے اگرچہ نیت طلاق کی ہو طلاق نہ ہوگی۔

(البحر الرائق، کتاب الطلاق باب الکنایات)

ایک شخص سفر پر جانا چاہتا ہے ساس نے اس کا دامن پکڑ کر کہا کہ ''جب تک میری بیٹی کو طلاق نہ دے گا میں دامن نہ چھوڑوں گی'' اس نے کہا ''تیری بیٹی کو تین طلاق'' ابھی گھر سے باہر نہیں آیا تھا کہ کہا ''میری مراد منکوحہ نہیں بلکہ تیری دوسری بیٹی جو میری منکوحہ نہیں وہ مراد ہے'' تو دیانۃً تصدیق کیا جائے گا قضاءً نہیں (یعنی بیوی کو اگر اس سوال وجواب کا علم نہ ہو تو اس کی تصدیق کی جائے گی، ورنہ نہیں۔)

(البحر الرائق، کتاب الطلاق باب الطلاق)

شوہر نے کہا اگر چھ ماہ کا خرچہ زینب کو نہ دوں تو زینب خود کو طلاق دے سکتی ہے، (پھر وہ سفر پر چلا گیا اور) اس نے سفر سے کچھ رقم بھیجی مگر وہ چھ ماہ کے خرچے کو کافی نہیں تھی، اس صورت میں جب چھ ماہ مکمل ہوں گے تو اس کی بیوی کو طلاق کا اختیار حاصل ہوگا۔

ایک شخص کی دو بیویاں ہیں زینب اور حفصہ، اس نے زینب کو بلایا، حفصہ نے کہا جی! مرد نے کہا تجھے طلاق، تو شرعاً حفصہ کو طلاق ہو جائے گی، اگر مرد نے کہا میں نے زینب کو طلاق کی نیت کی تھی نہ کہ حفصہ کی، تو زینب بھی مطلقہ ہو جائے گی۔

(البحر الرائق، کتاب الطلاق، باب الطلاق)

خاوند نے کہا مجھے گھر والی (پر طلاق) کی قسم یہ کام نہ کروں گا، (پھر وہی کام کیا تو) اس کام کے کرنے سے اس کی بیوی مطلقہ ہو جائے گی۔

ایک شخص نے کہا کہ اگر زید اپنی بیٹی مجھ سے بیاہ دے تو میری بیوی کو طلاق، پھر اگر اس نے زید کی بیٹی سے نکاح کرلیا تو طلاق نہ ہوگی۔

(رمزالحقائق باب التعلیق)

ایک شخص نے دوسرے کو بہ نیتِ طلاق کہا کہ میں نے اپنی بیوی تجھے بخش دی تو طلاق ہوجائے گی۔

(البحرالرائق، کتاب الطلاق باب الکنایات)

جس عورت کی ابھی رخصتی نہیں ہوئی (یعنی غیر مدخولہ ہو) اس کو رجعی طلاق دے تو وہ بھی بائن کے حکم میں ہوگی (لہٰذا دوبارہ نکاح ضروری ہے صرف رجوع کرلینا جائز نہیں)

(عالمگیری، کتاب الطلاق، فصل السادس فی الرجعۃ)

دو عادل (نیک سیرت) گواہوں نے قاضی کے سامنے گواہی دیتے ہوئے زینب کو کہا کہ ''تیرے شوہر نے تجھے تین طلاقیں دے دی ہیں'' پھر اگرچہ اس کا شوہر غائب ہو تو وہ عدت گزارنے کے بعد دوسرے شخص سے نکاح کرسکتی ہے۔

بیوی کو کہا کہ میں دو ماہ سے تجھے طلاق دے چکا ہوں، بیوی بھی اس کی تصدیق کرتی ہے تو اقرار کے وقت سے عدت لازم ہوگی نہ کہ وقتِ طلاق سے۔

(جوہرہ نیرہ کتاب العدۃ)

زید نے کہا کہ جب تک میں ملتان میں ہوں اگر میں یہ کام کروں تو بیوی کو طلاق، پھر وہ دہلی (یا کسی دوسرے شہر) چلا گیا پھر واپس ملتان آکر اس نے وہی کام کیا تو اب طلاق نہ ہوگی۔

(الدرالمختار و ردالمحتار، کتاب الطلاق، باب التعلیق)

زید نے عمرو کو کہا مجھے تیرے ساتھ کام ہے میرا کام کردے، اس نے وعدہ کیا کہ تیرا کام کردوں گا، زید نے اس کو کہا کہ قسم اٹھا اس نے طلاق کی قسم کھائی (کہ اگر یہ کام نہ کروں تو میری بیوی کو طلاق) پھر زید نے کہا کہ میری حاجت یہ ہے کہ تو اپنی بیوی کو طلاق دے دے، اگر عمرو طلاق نہ دے تو مشروط طلاق واقع نہ ہوگی۔

خاوند، بیوی میں جھگڑا ہوگیا، بیوی کہتی ہے تو نے مجھے تین طلاقیں دے دی ہیں، شوہر کہتا ہے میں نے ساتھ ہی ''ان شاءاللہ'' کہا تھا (طلاق کے فوراً بعد ان شاءاللہ کہنے سے طلاق نہیں ہوتی) تو اس صورت میں حلف اٹھالینے کے بعد عورت کی بات مانی جائے گی۔

(الدرالمختار و ردالمحتار، کتاب الطلاق، باب التعلیق)

مرد کہتا ہے کہ ''اگر تو گھر میں ہے یا میرے سامنے ہے تو تجھے تین طلاق'' عورت کہتی ہے کہ بغیر کسی شرط کے تو نے طلاق دی ہے تو راجح قول یہی ہے کہ شوہر کی بات مانی جائے گی۔

(بحرالرائق، باب التعلیق)

مسائلِ نکاح:

(دو مردوں یا ایک مرد دو عورتوں کی موجودگی میں) ایجاب و قبول سے نکاح منعقد ہوجاتا ہے (پھر اس کی کئی صورتیں ہیں) مثلاً عورت کہے کہ ''میں نے اپنی ذات سے تیرا نکاح کیا'' مرد نے قبول کیا، یا عورت کا ولی یا وکیل کہے ''میں نے تیرا نکاح فلانی عورت سے کیا'' وہ کہے ''قبول کیا'' یا مرد عورت کو کہے ''تو اپنا نکاح مجھ سے کردے'' یا لڑکی کے ولی یا وکیل کو کہے کہ ''فلانی عورت کا نکاح مجھ سے کردے'' وہ کہے کہ ''میں

نے نکاح کر دیا'' (اگرچہ وہ وکیل یا ولی اس کا معنی نہ سمجھتا ہو) یا ولی یا وکیل لڑکی کو کہے کہ ''تو نے خود کو فلاں کے نکاح میں دے دیا'' کہا ''دے دیا'' (''میں نے دے دیا'' نہیں کہا) یا مرد کو کہا ''تو نے قبول کیا'' کہا ''قبول کیا'' (''میں نے قبول کیا'' نہیں کہا) ان سب صورتوں میں نکاح ہو جائے گا۔

اگر بجائے نکاح کے تملیک یا صدقہ یا بیع یا شراء، (کے الفاظ) بہ نیتِ نکاح کہے تو بھی نکاح منعقد ہو جائیگا۔

(شرح الوقایہ کتاب النکاح)

نکاح اگر آمنے سامنے ہو تو دونوں کا ایک دوسرے کے الفاظ کو سننا شرط ہے، بوقتِ ایجاب وقبول دو مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں کا موجود ہونا بھی ضروری ہے، وہ گواہ ان الفاظ کو بیک وقت سنیں، گواہ آزاد، عاقل اور بالغ ہوں، جدا جدا نہ سنیں، چنانچہ ایک گواہ نے صبح کو ایجاب وقبول سنا دوسرے نے ظہر کے وقت یا ایک نے ایک جگہ سنا دوسرے نے دوسری جگہ سنا تو ان سب صورتوں میں نکاح نہ ہوگا۔

(بحر الرائق، باب التعلیق)

اصیل، ولی اور وکیل کسے کہتے ہیں:

ناکح (دولہا) اور منکوحہ (دولہن) کو اصیل اور ان کے سرپرست کو ولی کہتے ہیں۔

(ولی بالترتیب یوں ہیں) بیٹا اور باپ، دادا، پھر بھائی پھر بھتیجا پھر اس کا بیٹا پھر چچا، پھر چچا کا بیٹا، پھر چچا کا پوتا (بشرطیکہ یہ سب آزاد، عاقل، بالغ مسلمان ہوں) پھر ماں پھر دیگر قریبی رشتے دار۔

اگر ایک شخص دونوں طرف سے متولی ہو مثلاً ناکح چچا زاد ولیِ اقرب ہے تو وہ روبرو گواہان کہہ دے کہ میں نے چچا کی بیٹی زینب کا نکاح خود سے کر دیا تو نکاح منعقد ہو جائے گا بشرطیکہ بچی نابالغہ ہو، اگر وہ بالغہ ہے تو پھر نکاح اس کی اپنی اجازت پر موقوف ہوگا۔

(بحر الرائق، باب التعلیق، باب الولی والکفوء)

یا وہ شخص اصیل اور وکیل ہو، چنانچہ عورت نے کسی کو اپنے نکاح کا وکیل بنایا تو وہ وکیل خود سے نکاح کر لے، یا دونوں طرف سے ولی ہو یا وکیل ہو، یا ایک جانب سے ولی اور دوسری جانب سے وکیل ہو (ان سب صورتوں میں ایک شخص کی طرف سے نکاح منعقد ہو جائے گا)

اگر ولی، نابالغ لڑکے یا لڑکی کا نکاح کر دے تو شرعاً جائز ہے اجازت لینے کی حاجت نہیں، باپ یا دادا نابالغ کا نکاح کر دے تو بالغ ہونے کے بعد اس کو فسخ کا اختیار نہیں، البتہ باپ، دادا کے علاوہ کوئی دوسرا ولی نکاح کر دے تو بالغ ہوتے ہی فوراً نکاح فسخ کر دے تو حاکم کے فیصلے سے نکاح فسخ ہو جائے گا، اگر بالغ ہوتے ہی فوراً نکاح فسخ نہیں کیا تو پھر اسے خیارِ فسخ (نکاح فسخ کرنے کا اختیار) نہ رہے گا۔

کنواری بالغہ اور بیوہ بالغہ کا نکاح جبراً جائز نہیں، اجازت لیتے وقت اگر کنواری بالغہ لڑکی خاموش رہے یا ہنسے یا بغیر آواز روئے تو یہ اس کے راضی ہونے کی علامت ہے بشرطیکہ ولی اقرب اس سے اجازت طلب کرے جیسے باپ اور دادا، اور اگر غیر ولی اجازت طلب کرے تو لڑکی کے لیے زبانی اجازت دینا ضروری ہے۔

(بحر الرائق، باب التعلیق، باب الولی والکفوء)

ان عورتوں کا بیان جن سے نکاح حرام ہے:

مرد پر ان عورتوں سے نکاح کرنا حرام ہے۔

اپنی اصل یعنی ماں، نانی، دادی وغیرہ اور فرع مثلاً بیٹی، پوتی، نواسی وغیرہ، بہنیں اور ان کی اولاد، بھتیجیاں، پھوپھی اور خالہ، باپ کی پھوپھی اور خالہ، ماں کی پھوپھی اور خالہ، اور مذکورہ تمام رشتے جو دودھ کی وجہ سے ہوں، چنانچہ نسبی بہن کی رضاعی بیٹی، رضاعی بہن کی نسبی بیٹی اور رضاعی بہن کی رضاعی بیٹی، مزنیہ (جس سے زنا کیا ہو) کی بیٹی، ممسوسہ (جس کو شہوت سے ہاتھ لگائے) اور ماسہ (جو عورت بشہوت کسی کو ہاتھ لگائے) ان دونوں کی فروع یعنی بیٹیاں، نواسیاں، پوتیاں، جس عورت کی فرجِ داخل کی طرف شہوت سے نظر کی ہو اس کی اولاد اور مذکورہ عورتوں کے اصول بھی اور باپ دادے کی بیویاں (سب حرام ہیں)۔

(شرح الوقایہ کتاب النکاح)

ایسی دو عورتوں کو نکاح میں جمع کرنا (حرام ہے) کہ اگر ان میں سے کسی کو مرد فرض کریں تو دوسری سے نکاح جائز نہ ہو، جیسے پھوپھی اور بھتیجی، خالہ اور بھانجی۔

(درمختار، کتاب النکاح فصل فی المحرمات)

متعہ جائز نہیں:

اگر نکاح میں مدت مقرر کرے (خواہ تھوڑی یا زیادہ) یا گواہان موجود نہ ہوں تو نکاح ناجائز ہے۔

(درمختار، کتاب النکاح فصل فی المحرمات)

حق مہر کے احکام:

اگر بوقتِ نکاح حق مہر کا ذکر نہ کرے تو نکاح جائز اور مہرِ مثل لازم ہے۔

(الہدایہ باب المہر)

حق مہر مقرر کیا مگر رخصتی سے پہلے طلاق دے دی تو نصف مہر ادا کرے، اگر رخصتی کے بعد طلاق دے تو پورا مہر ادا کرنا لازم ہے۔

(شرح الوقایہ، باب المہر)

اگر مہر معین نہیں کیا اور رخصتی سے پہلے طلاق دے دی تو تین کپڑے، قمیص، دوپٹہ، چادر (پاجامہ) دے۔

(الہدایہ باب المہر)

خلوتِ صحیحہ کسے کہتے ہیں:

خاوند بیوی تنہا ایک کمرے میں جمع ہوں اور کوئی چیز ہمبستری سے مانع نہ ہو، (مثلاً حیض ونفاس یا کوئی ایسا مرض جو مانع دخول ہو یا رمضان کا روزہ یا حج یا عمرہ کا احرام) تو ایسی خلوت کو دخول کا حکم ہے (یعنی ایسی خلوت کے بعد اگر طلاق دے دی تو پورا حق مہر لازم ہوگا) بشرطیکہ اسے علم ہو کہ یہ میری بیوی ہے۔

(عالمگیری و درالمختار، کتاب النکاح باب المہر)

اگر اس شرط پر نکاح کیا کہ دوسری عورت سے نکاح نہ کرے گا، یا وطن سے دور نہ رکھے گا تو ان شرائط پر عمل کرے یا نہ کرے نکاح میں خلل نہیں آتا۔

(ردالمحتار باب المحرمات)

رضاعت کے مسائل:

امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک مدتِ رضاعت (حرمتِ رضاعت ثابت

ہونے کے لئے) ڈھائی سال ہے، یعنی اس مدت کے اندر جو بچہ کسی عورت کا دودھ پئے، تھوڑا یا زیادہ تو حرمتِ رضاعت ثابت ہوجاتی ہے، ڈھائی سال سے زیادہ عمر میں دودھ پئے تو حرمتِ رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔

(ھدایہ، کتاب الرضاع)

مُرضِعہ (دودھ پلانے والی) اس بچے کی ماں اور شوہر اس کا باپ بن جاتا ہے بشرطیکہ اسی شوہر سے دودھ ہو بالفرض اگر شوہر سے اولاد نہیں ہوئی مگر دودھ اتر آیا ہے تو دودھ پینے سے مرضعہ کا شوہر باپ نہ بنے گا نہ اس شوہر کی (دوسری کسی بیوی کی) اولاد اس رضیع (دودھ پینے والے) پر حرام ہوگی۔

(جوہرہ باب الرضاع)

حقیقی بھائی کی رضاعی بہن اور رضاعی بھائی کی حقیقی بہن حلال ہے، اسی طرح رضاعی بھائی کی عینی بہن، عینی بھائی کی رضاعی بہن، پدری بھائی کی پدری بہن، مادری بھائی کی پدری بہن، رضاعی بھائی کی پدری بہن، رضاعی بھائی کی مادری بہن، پدری بھائی کی رضاعی بہن، مادری بھائی کی رضاعی بہن، رضاعی بھائی کی رضاعی بہن یہ سب حلال ہیں۔

(شرح الوقایہ کتاب الرضاع)

جو رشتے نسب سے حرام ہیں وہی رشتے رضاع سے بھی حرام ہیں، مگر حقیقی بھائی یا حقیقی بہن کی ماں کہ یہ نسب میں حرام ہے (کیونکہ وہ یا تو اس کی ماں ہوگی یا باپ کی موطوءہ اور دونوں حرام) اور رضاع میں (چونکہ حرمت کی کوئی وجہ نہیں لہذا) حرام نہیں اور اس کی تین صورتیں ہیں۔

۱) حقیقی بہن بھائی کی رضاعی ماں۔

۲) رضاعی بہن بھائی کی حقیقی ماں۔

۳) رضاعی بہن بھائی کی رضاعی ماں۔

یہ (مذکورہ بالا) تینوں حلال ہیں۔

اور مزید یہ کہ نسبی (حقیقی) بیٹے کی بہن سے نکاح جائز نہیں مگر رضاعی بیٹے کی بہن سے نکاح جائز ہے اس کی بھی تین صورتیں ہیں:

۱) رضاعی بیٹے کی نسبی بہن

۲) نسبی بیٹے کی رضاعی بہن

۳) رضاعی بیٹے کی رضاعی بہن۔

اور اسی طرح نسبی بیٹے کی جدہ (دادی یا نانی) سے نکاح جائز نہیں مگر رضاعی بیٹے کی جدہ سے نکاح جائز ہے، خواہ نسبی بیٹے کی رضاعی جدہ ہو خواہ رضاعی بیٹے کی نسبی جدہ ہو، خواہ رضاعی بیٹے کی رضاعی جدہ ہو۔

(شرح الوقایہ کتاب الرضاع)

اور دیگر یہ کہ نسبی چچا اور پھوپھی کی ماں اور نسبی ماموں اور خالہ کی ماں سے نکاح جائز نہیں مگر رضاعی چچا اور پھوپھی کی ماں اور رضاعی ماموں اور خالہ کی ماں سے نکاح جائز ہے۔

ان مذکورہ بالا تینوں صورتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ مرضعہ (دودھ پلانے والی) اور اس کا شوہر، رضیع (مدت رضاعت میں دودھ پینے والے) پر حرام ہوجاتے ہیں۔

(شرح الوقایہ کتاب الرضاع)

نسب میں جو رشتے حرام ہیں وہی رشتے مرضعہ اور اس کے شوہر کے اس بچے

پر حرام ہیں جس نے دودھ پیا، چنانچہ رضیع کی اولاد مرضعہ اور اس کے شوہر پر حرام ہے، رضیع کا شوہر یا بیوی مرضعہ اور اس کے شوہر پر حرام ہیں، ان کے علاوہ باقی رشتے رضیع کی طرف سے مرضعہ اور اس کے شوہر پر حلال ہیں جیسا کہ تفصیل گرز چکی۔

کسی شاعر نے کہا ہے

از جانب شیر دہ ہمہ خویش شوند
وز جانب شیر خوردہ زوجان وفروع

یعنی مرضعہ کی جانب سے سب خویش (رشتہ دار) بن جاتے ہیں اور رضیع کی جانب سے خاوند بیوی اور فروع (اولاد) سب رشتہ دار بن جاتے ہیں۔

اگر عورت کا دودھ، پانی یا دوائی میں ملا کر بچے کو دیا تو دیکھا جائے گا اگر زیادہ دودھ ہے تو رضاع ثابت ہوگا ورنہ نہیں۔

بالفرض مرد کا دودھ اتر آئے تو اس سے رضاع ثابت نہیں ہوگا۔

کسی عورت نے اپنی کمسن سوکن کو دودھ پلا دیا تو دونوں شوہر پر حرام ہو جائیں گی۔

امام مالک رضی اللہ عنہ کے نزدیک ایک عادلہ عورت کی شہادت سے رضاع ثابت ہو جاتا ہے مگر امامِ اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک دو مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی سے رضاع ثابت ہوتا ہے۔

(الحدایہ، کتاب الرضاع)

تعددِ نکاح کے کچھ مسائل:

ایک مرد کے لیے چار عورتوں سے نکاح جائز ہے، بشرطیکہ چاروں کے پورے پورے حقوق ادا کرے، عدل وانصاف اور مساوات کرے، اگر عدل ومساوات نہیں کر سکتا تو صرف ایک سے نکاح جائز ہے۔

(القرآن، سورۃ النساء، آیت 3)

اگر مہر اور نفقہ کی قدرت رکھتا ہو تو شوہر پر لازم ہے کہ نفقہ اور سکونت کے لیے دونوں کو جگہ اور پہننے کے لیے کپڑے مہیا کرے اگر چہ ایک بیوی کمسن ہو۔

اگر دونوں دولت مند ہیں تو فراخ نفقہ دے، اگر دونوں تنگدست ہیں تو تنگدستی کا خرچہ ادا کرے، اگر ایک تنگدست اور دوسری دولت مند ہو تو دونوں کو درمیانہ نفقہ ادا کرے اگر چہ بیوی باپ کے گھر ملنے گئی ہو یا شوہر کے گھر میں بیمار ہو۔

جو عورت شوہر کی نافرمان بن کر گھر سے باہر چلی جائے تو اس کا نفقہ لازم نہیں، ہاں مہرِ معجّل شوہر نہ دے رہا ہو اور وہ اس وجہ سے روٹھ کر چلی جائے تو پھر نفقہ لازم ہے۔

اگر شوہر کو نفقہ (خرچہ) دینے کی قدرت نہ ہو تو صرف اس وجہ سے تفریق (دونوں میں جدائی کرنا) جائز نہیں، وہ عورت قرض لیکر خرچ کرے اور وہ قرض شوہر ادا کرے گا۔

مرد پر لازم ہے کہ بیوی کو علیحدہ کمرہ دے جس میں اس کے خویش واقربا نہ رہتے ہوں اور نہ ہی اس میں اس کی دوسری بیوی کی اولاد رہتی ہو، ہاں اگر بیوی راضی

ہوتو کوئی حرج نہیں۔

گھر میں سے ایک کمرہ، جس کی چابی اور تالا علیحدہ ہو، دے دینا بھی اس کے لیے کافی ہے۔

ساس سسر اور بیوی کی دوسرے شوہر سے جو اولاد ہے ان کو مرد اپنے گھر آنے سے منع کر سکتا ہے کیونکہ وہ مکان خاوند کی ملکیت ہے البتہ ان کو بیوی کے دیکھنے اور بولنے سے منع نہیں کر سکتا۔

بعض علماء فرماتے ہیں ہر ہفتے مذکورہ حضرات اس کی بیوی کو ملنے آئیں یا بیوی ان کی ملاقات کے لیے جائے تو شوہر منع نہیں کر سکتا البتہ باقی رشتہ دار سال میں ایک بار آسکتے ہیں۔

(شرح الوقایہ، باب النفقہ)

نان ونفقہ کے مسائل:

بچہ اگر غریب ہو تو اس کا نفقہ باپ پر لازم ہے، ہاں اگر غنی ہے تو اسی کے مال سے خرچہ کیا جائے گا۔

بچے کو دودھ پلانا ماں پر لازم نہیں، مگر جبکہ دوسری کوئی دودھ پلانے والی نہ ہو اور بچے کے مرنے کا اندیشہ ہو (تو پھر لازم ہے)۔

اگر ماں دودھ نہ پلا سکے تو باپ پر لازم ہے کہ دودھ کے لیے کسی مرضعہ کو اجرت پر رکھے جو اس بچے کو ماں کے پاس دودھ پلائے۔

اپنی بیوی نکاح میں ہو یا طلاق رجعی کی عدت میں ہو اسے (دودھ پلانے کے

لئے) اجرت پر لینا جائز نہیں، البتہ عدت گزر جانے کے بعد اجرت پر لینا جائز ہے، بلکہ دوسری عورتوں کی بہ نسبت اسے اجرت پر لینا بہتر ہے، ہاں اگر دوسروں سے زیادہ اجرت لے تو پھر نہیں۔

ماں باپ، اجداد (دادا، نانا وغیرہ) اور جدات (دادی، نانی وغیرہ) کا نفقہ مرد (اولاد، مثلاً بیٹے، پوتے) پر لازم ہے (نہ کہ عورت یعنی بیٹی، پوتی پر) بشرطیکہ وہ (والدین یا اجداد) غریب ہوں اگرچہ وہ (غیر حربی) کافر ہوں۔

ہر ذی رحم محرم فقیر نابالغ کا، اور عورت کا اگرچہ وہ بالغہ ہو مگر غریب ہو، اور نابینا مرد کا، اور جاماندہ (اپاہج) کا نفقہ بھی اسی کے ذمے ہے۔

مطلقہ عورت کی عدت کا نفقہ اور سکنیٰ (رہائش) مرد پر لازم ہے۔

(شرح الوقایہ، باب النفقہ)

رجعی طلاق ہو یا بائن یا مغلظہ، دورانِ عدت اس کے لیے گھر سے باہر نکلنا جائز نہیں۔

(شرح الوقایہ، باب العدۃ)

البتہ جس کا شوہر مر گیا ہو اور اس کے نفقہ کا کوئی بندوبست نہ ہو، تو نان ونفقہ کے لیے وہ دن اور رات کا کچھ حصہ گھر سے باہر جا سکتی ہے اور اگر نان ونفقہ موجود ہو تو پھر نہیں جا سکتی۔

خاوند بیوی مکہ جا رہے تھے راستے میں شوہر مر گیا یا اس کو تین طلاقیں دے دیں تو اس جگہ سے بیوی کے گھر تک شرعی مدتِ مسافت (۹۲ کلومیٹر) یا اس سے کم ہو تو وہ اپنے گھر واپس آجائے اور اگر اس سے زیادہ ہو تو چاہے واپس آجائے یا پھر وہیں

رہے (اور عدت پوری کرے) خواہ کوئی دوسرا محرم ہمراہ ہو یا نہ ہو۔

جہاں طلاق ہوئی یا شوہر مرا وہ اگر شہر ہو تو پھر ہر حال وہیں عدت گزارنا لازم ہے، بشرطیکہ محرم ہمراہ ہو، صاحبین کے نزدیک اگر محرم ساتھ ہو تو عدت سے پہلے نکلنے میں کوئی حرج نہیں۔

کم سن بچوں کی پرورش کا حق ماں کو ہے مگر اس پر جبر نہیں، بشرطیکہ ماں مرتدہ، فاسقہ یا بدچلن نہ ہو۔

(شرح الوقایہ، باب العدۃ)

ماں کے بعد نانی کو حقِ پرورش ہے، پھر پرنانی، پھر دادی پھر حقیقی بہن پھر مادری بہن، پھر پدری بہن، پھر خالہ، بعض فرماتے ہیں کہ بہن سے خالہ بہتر ہے، اس کے بعد پھوپھی بشرطیکہ یہ سب عورتیں آزاد ہوں اگرچہ ذمیہ ہوں، پھر اگر ذمیہ ہوں تو اس وقت تک حضانت (پرورش) کر سکتی ہیں جب تک وہ بچہ مانوس نہ ہو۔

مذکورہ عورتیں اگر غیر محرم سے نکاح کر لیں تو حق حضانت نہیں رہتا، محرم سے نکاح کرنے سے حقِ حضانت لوٹ آتا ہے۔

اگر مذکورہ عورتوں میں سے کوئی نہ ہو تو حقِ حضانت محرم عصبہ کے لیے ہے، جیسے باپ، دادا، چچا۔

(الھدایہ، باب الحضانہ)

چچازاد بھائی اگرچہ عصبہ ہے مگر محرم نہیں۔

جب بچہ خود کھانے پینے اور کپڑے خود پہننے لگے اور استنجا بھی خود کرنے لگے تو حقِ حضانت ختم ہو جاتا ہے، اس کی عمر تقریباً سات سال بنتی ہے۔

بچی جب تک حائضہ نہ ہو ماں یا نانی کے پاس رہے اور دیگر عورتوں کے پاس شہوت کو پہنچنے کی عمر تک رہ سکتی ہے۔

(شرح الوقایہ،، باب الحضانہ)

وہ چیزیں جن کو دفن کرنے کا حکم ہے:

جسم سے متعلقہ سات چیزیں ہیں جنہیں دفن کرنا سنت ہے۔

۱) (رحم کا) وہ غلاف جس میں بچہ ہوتا ہے

۲) ختنہ کا پردہ (یعنی کھال)

۳) حیض والے کپڑے

۴) سر اور زیر ناف کے بال

۵) ناخن

۶) خون

۷) دانت

(عالمگیری کتاب الکراہیۃ باب التاسع عشر فی الختان)

عورتوں کے چند مخصوص احکامات:

عبادات و معاملات کھانے، پینے، پہننے، بولنے، سونے، چلنے، بیٹھنے اور اُٹھنے میں مرد اور عورت میں کوئی فرق نہیں مگر چند باتوں میں فرق ہے جنہیں ہم ذکر کرتے ہیں اور کچھ کا ذکر پہلے ہو چکا۔

نماز میں حالتِ قیام میں عورت ہاتھ سینہ پر رکھے۔

(نور الایضاح باب فی سنن الصلوٰۃ)

دورانِ نماز عورت کو سارا جسم چھپانا فرض ہے مگر ہاتھ ، پاؤں اور چہرے کا چھپانا ضروری نہیں۔

(نور الایضاح فصل شروط الصلوٰۃ وارکانہا)

تکبیر تحریمہ کہتے وقت کندھوں تک ہاتھ اُٹھائے۔

سجدہ میں بازو پہلوؤں سے اور پیٹ ران سے اور سرین زمین سے چپکی ہوئی ہو مگر مرد ایسا نہ کرے۔

تشہد میں عورت سرین پر بیٹھے۔

(نور الایضاح باب فی سنن الصلوٰۃ)

مردوں کے لیے نماز باجماعت ادا کرنا سنت ہے مگر فتنے سے بچنے کے لیے عورتوں کو حکم ہے گھر میں پڑھیں۔ (بلکہ مردوں کی ہر باجماعت نماز مثلاً جمعہ، عیدین وغیرہ میں بھی عورتوں کی حاضری مکروہ ہے)

تنہا عورتیں باجماعت نماز پڑھیں تو یہ بھی مکروہ ہے، اور اگر جماعت کریں تو امامت کرنے والی ان کے درمیان میں کھڑی ہو مردوں کی طرح آگے کھڑی نہ ہو۔

(نور الایضاح، یسقط حضور الجماعۃ)

عورتیں اعتکاف گھر کی مسجد (جو جگہ نماز کے لئے معین کی گئی ہو) میں بیٹھیں۔

(نور الایضاح، باب الاعتکاف)

صاحبین کے نزدیک عورتوں کے لئے تکبیراتِ تشریق کہنا واجب ہے۔

(ھدایۃ فصل فی تکبیرات التشریق)

جس محفل میں شرکت کرنا دین اور علمِ دین میں ترقی اور حصولِ ثواب کا سبب ہو وہاں عورتوں کے لیے حاضر ہونا واجب ہے بشرطیکہ کسی قسم کا خوفِ فتنہ نہ ہو۔

جمعہ اور عیدین عورتوں پر واجب نہیں بلکہ گھر میں عبادت کرنا بہتر ہے۔

(نور الایضاح، باب الجمعہ والعیدین)

سورج گہن کی نماز حضرتِ عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اقتدا میں گھر کے اندر ادا کی۔

(نسائی شریف باب قعود علی المنبر بعد صلوٰۃ الکسوف)

عورتیں بھی سفر میں نماز مردوں کی طرح قصر کریں۔

مردوں کی طرح عورتوں پر بھی نمازِ تراویح سنت ہے۔

(نور الایضاح فصل فی صلوٰۃ التراویح)

مردوں ہی کی طرح مسواک کرنا، بغل اور زیرِ ناف کے بال صاف کرنا اور ناخن کاٹنا بھی سنت ہے۔

نقصانِ عقل کی وجہ سے دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کے برابر ہے۔

(ریاض الصالحین، باب الاستغفار)

حالتِ حیض ونفاس میں نماز روزہ کا ترک ان کے دین کا نقصان ہے۔

(اسی لیے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں کو ناقصات العقل والدین فرمایا ہے)

کچھ روزمرہ کے آداب:

عورتوں کے آداب سے ہے کہ جلد بازی اور دلیری کے کاموں سے پرہیز کریں، مگر دینی کاموں اور امور خانہ داری میں جلدی کریں۔

کثرت سے خیرات کریں کیونکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں کو

کثرت سے خیرات کرنے کا حکم فرمایا ہے۔

(ریاض الصالحین، باب الاستغفار)

ریشم اور سونا چاندی نیز عصفرانی (زعفرانی) رنگ عورتوں کے لیے حلال ہے مگر مردوں کے لیے یہ چیزیں حلال نہیں۔

(الھدیۃ کتاب الکراھیۃ فصل فی اللبس)

سونے چاندی کے برتن دونوں کے لیے حرام ہیں۔

(ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ)

بچوں کو سونے چاندی کے زیور اور ریشم پہنانا ماں باپ پر حرام ہے۔

(عالمگیری، کتاب الکراہیہ، باب التاسع فی اللبس)

مرد کے ناف سے زانو تک مردوں کے لیے نظر کرنا حرام ہے۔

(الھدایہ، عالمگیری، کتاب الکراہیہ، باب التاسع فی اللبس)

محرم عورتوں (مثلاً بیٹی، ماں، بہن، بھانجی، بھتیجی، خالہ، پھوپھی وغیرہ) کا سر، چہرہ، سینہ، پنڈلی اور بازو شہوت نہ ہو تو ان اعضاء کا دیکھنا جائز ہے، اور اگر شہوت ہو تو بالکل ناجائز ہے۔

(عالمگیری، کتاب الکراہیہ، باب الثامن فی ما یحل)

ان کے علاوہ باقی اعضاء کا دیکھنا قطعاً جائز نہیں۔

(الھدایہ وردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ)

اجنبیہ عورت کا چہرہ اور ہتھیلیاں دیکھنا جائز ہے بشرطیکہ شہوت نہ ہو۔

(الدرالمختار کتاب الحظر والاباحۃ)

عورت کا جسم عورت کے لیے ناف سے زانو تک دیکھنا اور چھونا ناجائز ہے۔

(الھدایۃ، کتاب الکراھیۃ فصل فی الوطء والنظر)

اسی طرح اجنبی مرد اور محرم کے ناف سے زانو تک نہیں دیکھ سکتے باقی اعضاء دیکھ سکتی ہے بشرطیکہ شہوت نہ ہو۔

(عالمگیری، کتاب الکراہیہ، باب الثامن فی ما یحل)

البتہ خاوند بیوی ایک دوسرے کا پورا جسم دیکھ سکتے ہیں۔

(الدرالمختار، کتاب الحضر والاباحت فصل فی النظر والمس)

مرد حضرات ایسی خوشبو استعمال کریں جس کا رنگ ظاہر نہ ہو جیسے کستوری اور عنبر، خواتین وہ خوشبو استعمال کریں جس کا رنگ ظاہر ہو نہ کہ خوشبو، جیسے مہندی کا پھول اور زعفران۔

(ترمذی باب ماجاء فی طیب الرجال والنساء)

حاصلِ کلام یہ ہے کہ زینت اور رنگدار خوشبو عورتوں کے لیے جائز ہے۔

پس یہ بات ہمیشہ یاد رکھیں کہ تمام مردوں اور عورتوں پر لازم ہے کہ ہر وقت خوفِ خدا دل میں رکھیں اور ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی میں کوشاں رہیں اور خدا تعالیٰ کی یاد سے غافل نہ ہوں اور فتنہ وفساد سے دور رہیں، ضروری شرعی احکام کے حصول میں سرگرم رہیں، دینی یا دُنیوی کام میں خود کو مصروف رکھیں، اول تو گناہوں سے بچیں اور اگر بتقاضائے بشریت کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو آئندہ نہ کرنے کا عزم کریں (اور نادم ہو کر توبہ کریں) رب تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہوں اور اس کے قہر و

غضب سے بے غم بھی نہ ہوں۔

اِعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ وَاَنَّهُ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْم

جان لو کہ یقیناً اللہ عزوجل سخت عذاب والا ہے اور یقیناً وہ بخشنے والا رحم فرمانے والا ہے۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

(انٹرنیٹ استعمال کرنے والے حضرات ''حضرت خواجہ عبید اللہ ملتانی چشتی قادری'' کی کتب کو فیس بک کے اس ایڈریس پر بھی پڑھ سکتے ہیں)

https://www.facebook.com/

HazratKhawajaUbaidullahMultaniChishtiQadri

وہم فرمود خدائی تعالی کہ تیار کردم برای بندگان خود کہ نیکو کارانند آنچہ نہ چشمی دیدہ و نہ گوشے شنیدہ و نہ خطرۂ آن در ہیچ دل آدمی گذشتہ وہم فرمود خدای تعالی کہ عزت و بزرگی ہر دو جادر منند پس کسے کہ از من برگشد اینہا را عذاب کنم اورا وہم فرمود خدای تعالی کہ من بی نیاز تر شریکان ہستم از شرک کسی کہ عملی کند کہ در عملی شریک بیارد دران عمل بمن غیر مرا بگذارم اورا و شرک اورا وہم فرمود خدای تعالی کہ من نزدیک گمان بندہ ام کہ بمن گمان می برد من با بندہ خودم چون یاد کند مرا اگر یاد کند مرا در نفس خود یاد کنم اورا در نفس خود و اگر یاد کند مرا در جماعتہ یاد کنم اورا در جماعتہ کہ نیکو تر است ازان جماعتہ وہم آن حضرت فرمود کہ ہر کار ابن آدم زیادہ میگردد ثواب آن ہر نیکوئی بدہ چند آن تا ہفتصد زیادتی فرمود خدائی تعالی مگر روزہ کہ بدرستی کہ روزہ برای من است و من جزای او وہم کہ میگذارد خواہش نفس خود و طعام خود از برای من مر روزہ دار را دو فرحت است یک فرحت نزد فطر روزہ و دوم فرحت نزد لقائی پروردگار خود

وہم در مشکوة ست از ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ گفت ابو ہریرہ کہ در آمد مردی
بر اہل خود پس چون دید آنچہ بایشان بود از حاجت بیرون خانہ رفت
پس چون دید زن برخاست سوی آسیا پس داشت او را تا کہ کار کند بان
و برخاست سوی تنور پس افروخت پس از ان گفت کہ ای خداوند تعالیٰ روزی
دہ ما را پس دید ناگاہ کاسہ بزرگ پر بود و رفت سوی تنور پس
یافت او را پر پس آمد شوہر زن پس گفت آیا رسیدہ آید پس من
چیزی را از ان گفت بلی از پروردگار خود و برخاست مرد سوی آسیا
پس برداشت او را پس این حکایت ذکر کردند برای آن حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم پس آن حضرت فرمود کہ خبردار باشید اگر نہ برداشتے
آسیا را ہمیشہ میگشتے تا روز قیامت وہم از آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمود
کہ فرمود خدای تعالیٰ کہ چون بندہ را مبتلا سازم بدو چشم او پس از ان
صبر کرد عوض آن دو چشم او را بہشت دہم وہم فرمود خدای
تعالیٰ کہ چون دوست دارد بندہ لقائی مرا دوست دارم لقائی
او را پس چون مکروہ بندارد لقای مرا مکروہ بندارم لقای او را

وہم در مشکوة ست از ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ گفت ابو ہریرہ کہ در آمد مردی
بر اہل خود پس چون دید آنچہ بایشان بود از حاجت بیرون خانہ رفت
پس چون دید زن برخاست سوی آسیا پس داشت او را تا کہ کار کند بان
و برخاست سوی تنور پس افروخت پس از ان گفت کہ ای خداوند تعالیٰ روزی
دہ ما را پس دید ناگاہ کاسہ بزرگ پر بود و رفت سوی تنور پس
یافت او را پر پس آمد شوہر زن پس گفت آیا رسیدہ آید پس من
چیزی را از ان گفت بلی از پروردگار خود و برخاست مرد سوی آسیا
پس برداشت او را پس این حکایت ذکر کردند برای آن حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم پس آن حضرت فرمود کہ خبردار باشید اگر نہ برداشتے
آسیا را ہمیشہ میگشتے تا روز قیامت وہم از آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمود
کہ فرمود خدای تعالیٰ کہ چون بندہ را مبتلا سازم بدو چشم او پس از ان
صبر کرد عوض آن دو چشم او را بہشت دہم وہم فرمود خدای
تعالیٰ کہ چون دوست دارد بندہ لقائی مرا دوست دارم لقائی
او را پس چون مکروہ بندارد لقای مرا مکروہ بندارم لقای او را
وہم ذمہ.

وہم فرمود خدائی تعالی کہ تیار کردم برای بندگان خود کہ نیکوکار اند
آنچہ نہ چشمی دیدہ و نہ گوشی شنیدہ و نہ خطرۂ آن در ہیچ دل آدمی
گذشتہ وہم فرمود خدای تعالی کہ عزت و بزرگی ہر دو چادر من اند پس کسی
کہ از من بر کشد اینہا را عذاب کنم او را وہم فرمود خدای تعالی کہ من
بی نیاز تر شریکان ہستم از شرک کسی کہ عملی کند کہ عملا شریک سازد در آن
عمل من غیر مرا بگذارم او را و شرک او را وہم فرمود خدای تعالی کہ من
نزدیک گمان بندہ ام کہ بمن گمان می برد من با بندۂ خودم چون یاد کند
مرا اگر یاد کند مرا در نفس خود یاد کنم او را در نفس خود و اگر یاد کند
مرا در جماعۃ یاد کنم او را در جماعۃ کہ نیکو تر است از آن جماعۃ
وہم آن حضرت فرمود کہ ہر کار ابن آدم زیادہ میکرد د ثواب آن
ہر نیکوئی بدہ چند آن تا ہفتصد زیادتی فرمود خدائی تعالی مگر روزہ
کہ بدرستی کہ روزہ برای من است و من جزای او دہم کہ میکند ارد خواہش
نفس خود و طعام خود از برای من مر روزہ دار را دو فرحۃ است
یک فرحۃ نزد فطر روزہ و دوم فرحۃ نزد لقائی پروردگار خود

والبتہ بوی دہن روزہ دار خوشبو تر و پاکیزہ تر است نزد خدای
از خوشبوی مشک و روزہ سپر است از آتش دوزخ پس چون باشد
روز روزۂ یکی از شما پس باید کہ بد نگوید و آواز بلند نیازی و
بیہودگی نکند پس اگر کسی بد گوید او را یا کار زار کند با و پس باید
کہ بگوید کہ من روزہ دارم وہم پیغمبر فرماید خدای تعالی بیرون نمی آرم
کسی را از دنیا کہ می خواہم آمرزش او را تا آنکہ محو سازم ہر گناہی
کہ در وانست و بر گردن اوست بمرض در بدن او و تنگ در روزی
او وہم پیغمبر فرماید خدای تعالی ای فرزند آدم فارغ باش برای
بندگی من پر سازم سینۂ ترا از غنی و بند کنم فقر ترا و اگر چنین نکنی
پر سازم دست ترا از شغل و بند نسازم فقر ترا وہم پیغمبر فرماید خدای
تعالی کہ ہمیشہ است بندۂ من کہ نزدیک میشود سوی من بنوافل تا آنکہ
دوست دارم او را پس می باشم گوش او کہ می شنود با و چشم
او کہ می بیند با و و دست او کہ حملہ میکند با و و پای او کہ
میرود با و و البتہ اگر سوال میکند مرا البتہ می دہم او را

پناہ

وچون پناه میگیرد بمن البته پناه میدهم اورا و هم فرمود خدای تعالی ای
ابن آدم مریض شده بودم پس مریض پرسی نکردی مرا گفت بنده ای پروردگار
من چگونه مریض پرسی کنم ترا حال آنکه تو پروردگار عالم هستی فرمود خدای تعالی
آیا نه دانستی اینکه مریض شد بنده من فلان تو مرض پرسی او نکردی آیا ندانستی
اینکه اگر می پرسیدی اورا البته می یافتی مرا نزد او و ای ابن آدم طعام خواسته
بودم از تو پس مرا طعام ندادی گفت ای پروردگار من چگونه طعام دهم
ترا حال آنکه تو پروردگار عالم هستی گفت حق تعالی آیا ندانستی که فلان بنده
من از تو طعام خواست پس تو طعام ندادی اورا آیا ندانستی بدرستی اگر
طعام می دادی اورا البته می یافتی این منزد نزد من ای ابن آدم از تو
آب خواسته بودم مرا آب ندادی گفت ای پروردگار من چگونه آب دادمی
ترا حال آنکه تو پروردگار عالم هستی گفت حق تعالی آب خواست از تو بنده
من فلان پس آب ندادی اورا آیا ندانستی اینکه اگر اورا آب می
دادی می یافتی این منزد نزد من و هم فرمود خدای تعالی ای بندگان
من شما همه گمراه هستید مگر کسی که راه نمایم اورا پس طلب هدایت.

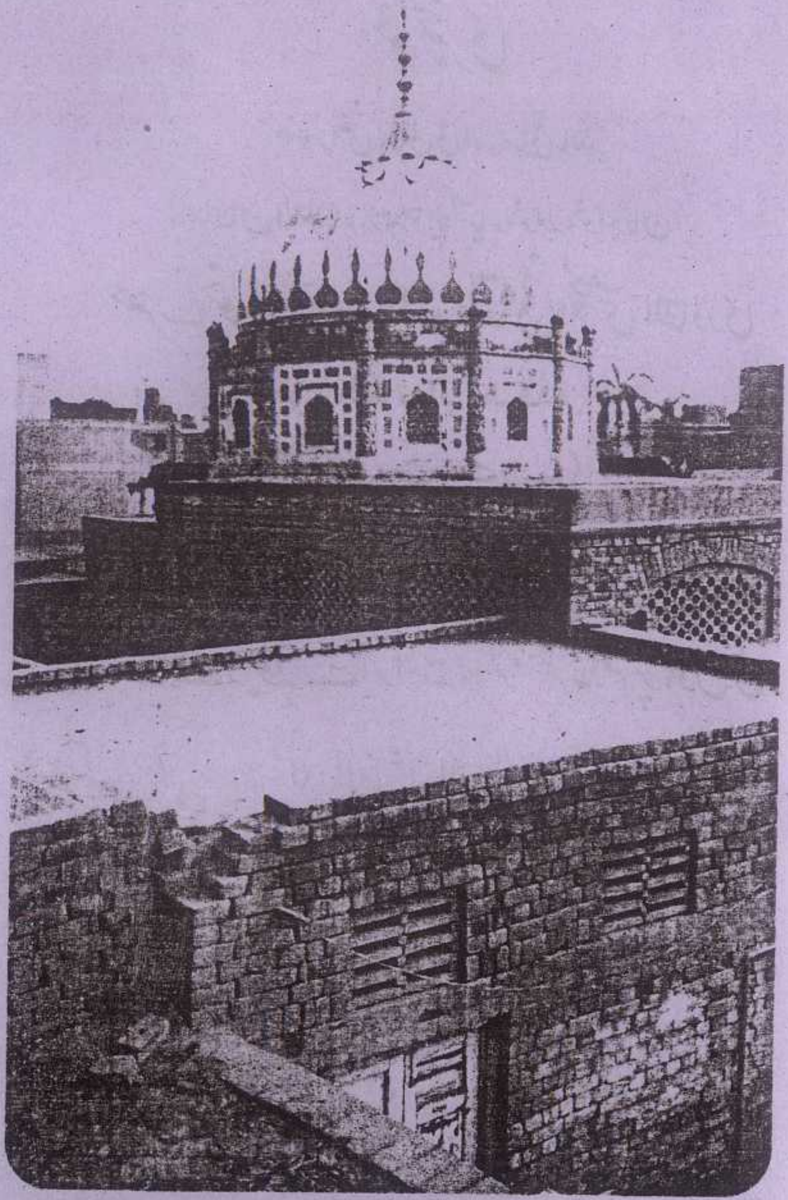

خوشخبری

حضورِ اعلیٰ، فانی فی اللہ، باقی باللہ

سلطان العلماء، زبدۃ الاتقیاء، خواجہ خواجگان

حضرت **خواجہ عبید اللہ ملتانی** الچشتی القادری

نوَّرَ اللّٰہُ تعالیٰ مَرقَدَہ

(المعروف پیر خاصے والے)

کی دیگر نادر و نایاب تصانیف بھی عنقریب

ترجمے کے زیور سے آراستہ ہو کر منظرِ عام پر ہوں گی

اور ان شاء اللہ العزیز

ادارہ ہٰذا کی طرف سے طبع کی جائیں گی

مکتبہ ''فیضانِ سنت''

نزد پیپل والی مسجد اندرون بوہڑ گیٹ ملتان شریف

0306-7305026, 0311-1958386

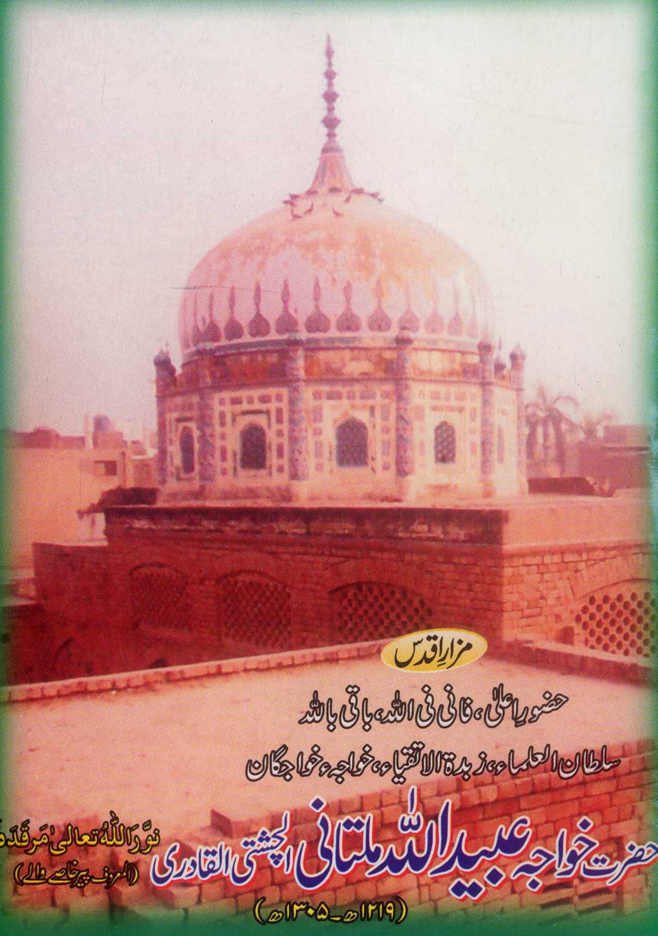

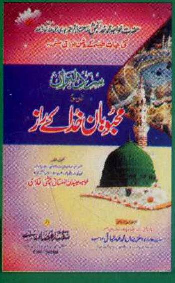

فیضان سنت **مکتبة المدینه** کی مطبوعات، علماء اہلسنت کی عربی اردو تصانیف تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان کے طلباء وطالبات کے نصاب کی کتب، سوالیہ وحل شدہ پرچہ جات، قرآن پاک ترجمہ قرآن کنزالایمان عمامہ شریف اور مفید اسلامی کتب کا مرکز

مکتبہ "فیضانِ سنت"

نزد پیپل والی مسجد اندرون بوہڑ گیٹ ملتان 0306-7305026